یااللہ — یارحمٰن — یارحیم

قائم شدہ : ۱۹۶۰ء

بانی: محمدنذیرمرحوم

اردو عوام کا بے باک ترجمان

Estd. 1960

روزنامہ اردو ٹائمز ممبئی

Vol.No. 65, Issue No.270 — www.urdutimesdaily.com — R.N.I. Regn.No. 6187 / 60

جلدنمبر:۶۵ ☆شمارہ نمبر ۲۷۰، بروز اتوار، ۲۹رستمبر ۲۰۲۴، ۲۵ربیع الاول ۱۴۴۶ھ ☆قیمت ۶روپے ☆صفحات ۱۲

Regd. No. MCW/64/2015-2017. Sunday 29th September 2024, Price Rs.6/-, Pages : 12 — The URDU TIMES Daily, Mumbai

اپنے کاروبار کو فروغ دینے کیلئے

روزنامہ اردو ٹائمز ممبئی

کلاسیفائیڈ اشتہارات

کی اسکیم سے فائدہ اٹھائیں

رابطہ قائم کریں

+91 7666439019

حزب اللہ کے سربراہ حسن نصر اللہ جاں بحق

حزب اللہ نے کردی تصدیق، کہا۔۔فلسطین کی حمایت جاری رہے گی

بیروت (ایجنسی) اسرائیلی فوج کے ترجمان لیفٹیننٹ کرنل نداوشوشانی نے ایکس پر ایک پوسٹ میں کہا ہے کہ نصر اللہ مارا گیا ہے۔ اے ایف پی کی رپورٹ کے مطابق اسرائیلی فوج کے ترجمان ڈیوڈ ابراہم نے کہا کہ حزب اللہ کے سربراہ جمعہ (27 ستمبر 2024) کو لبنان کے دارالحکومت بیروت میں ایک فضائی حملے میں مارے گئے۔ حزب اللہ نے اپنے رہنما حسن نصر اللہ کی ہلاکت کی تصدیق کر دی ہے۔ حزب اللہ نے خود ایک بیان جاری کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس کے رہنما نصر اللہ اب ان میں نہیں رہے۔ بیان میں مزید کہا گیا ہے کہ حزب اللہ کی قیادت دشمنوں کا مقابلہ کرنے، غزہ اور فلسطین کی حمایت کرنے اور لبنان اور اس کے ثابت قدم اور باعزت عوام کے دفاع کے لیے قربانیوں اور شہداء سے بھری راہ میں سب سے اعلیٰ، مقدس اور قیمتی شہید بن جائے گی۔ حزب اللہ نے نصر اللہ کے قتل کی تصدیق کرتے ہوئے مزید کہا کہ مجاہدین اور اسلامی مزاحمت کے فاتح ہیروز کے لیے آپ شہید سید کی امانت ہیں۔ آپ حملے کے خلاف ناقابل تسخیر ڈھال تھے۔ ہمارے قائدین اپنی عظمت، ان کے خیالات، احساسات، خطوط اور مقدس وژن کے ساتھ آج بھی ہمارے درمیان موجود ہیں۔ اسرائیل مسلسل حزب اللہ کے دہشت گردوں کو نشانہ بنا رہا ہے اور ان کے ٹھکانوں کو فضائی حملوں سے تباہ کر رہا ہے۔ ادھر اسرائیل نے بڑا دعویٰ کیا ہے کہ حزب اللہ کے سربراہ نصر اللہ کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ اسرائیلی ڈیفنس فورس نے ٹویٹر پر پوسٹ کرتے ہوئے کہا کہ اب حسن نصر اللہ دنیا میں دہشت نہیں پھیلا سکیں گے۔ حسن نصر اللہ 32 سال تک تنظیم کے سربراہ رہے۔ اسرائیلی فوج کے ترجمان لیفٹیننٹ کرنل نداوشوشانی نے ایکس پر ایک پوسٹ میں کہا ہے کہ نصر اللہ مارا گیا ہے۔ اے ایف پی کی رپورٹ کے مطابق اسرائیلی فوج کے ترجمان ڈیوڈ ابراہم نے کہا کہ حزب اللہ کے سربراہ جمعہ (27 ستمبر 2024) کو لبنان کے دارالحکومت بیروت میں ایک فضائی حملے میں مارے گئے۔ حسن نصر اللہ کو مارنے والے آپریشن کا نام نیو آرڈر تھا۔ نصر اللہ کی ہلاکت کے دعوے کے بعد اسرائیلی فوج نے کہا کہ "جو بھی اسرائیل کو دھمکی دیتا ہے، ہم جانتے ہیں کہ اس تک کیسے پہنچنا ہے، یہ ہماری صلاحیت کی انتہا نہیں ہے۔" ٹائمز آف اسرائیل کی رپورٹ کے مطابق اسرائیلی فوج کا کہنا تھا کہ انہوں نے ایک روز قبل حزب اللہ کے ہیڈ کوارٹر پر حملہ کیا تھا جہاں حسن نصر اللہ بھی موجود تھے۔ اسرائیلی فوج بیروت سمیت کئی علاقوں پر مسلسل حملے کر رہی ہے۔ آئی ڈی ایف نے بیروت کے دحیہ شہر میں رہنے والے لوگوں سے کہا ہے کہ وہ فوری طور پر علاقہ خالی کر دیں۔ آئی ڈی ایف کا کہنا ہے کہ حزب اللہ ان مقامات کو اسرائیل پر حملے کے لیے استعمال کر رہی ہے۔ اسرائیلی نیوز چینل کے مطابق اس فضائی حملے میں نصر اللہ کے علاوہ ان کی بیٹی زینب بھی ماری گئی۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق نصر اللہ کی بیٹی کی لاش کمانڈ سینٹر سے ملی جس پر اسرائیل نے حملہ کیا تھا۔ اس سے قبل جمعے کی شب اسرائیل نے حزب اللہ کے ہیڈ کوارٹر پر میزائل داغا تھا جس میں 6 افراد ہلاک اور 90 افراد زخمی ہوئے تھے۔

نرملا سیتارمن کے خلاف ایف آر درج کرنے کا حکم

انتخابی بانڈ کے ذریعہ جبراً وصولی کا الزام، ۱۰ر اکتوبر کو سماعت ہوگی

بنگلورو (ایجنسی) بنگلورو کی ایک عدالت نے مرکزی وزیر مالیات نرملا سیتارمن کے خلاف جبراً وصولی کے الزام میں ایف آئی آر درج کرنے کا حکم دیا ہے۔ بنگلورو میں عوامی نمائندوں کی خصوصی عدالت نے یہ حکم انتخابی بانڈ کے ذریعہ جبراً وصولی کے الزام کے سلسلے میں دیا ہے۔ جناادھیکار سنگھرش پریشد (جے ایس پی) کے شریک صدر آدرش ایّر نے بنگلورو میں عوامی نمائندوں کی خصوصی عدالت میں شکایت درج کر کے مرکزی وزیر نرملا سیتارمن کے خلاف کارروائی کرنے کا حکم دینے کی مانگ کی تھی۔ انہوں نے شکایت کی تھی کہ انتخابی بانڈ کے ذریعہ ڈرا دھمکا کر جبراً وصولی کی گئی۔ عرضی پر سماعت کرتے ہوئے عدالت نے بنگلورو کے تلک نگر پولیس اسٹیشن کو انتخابی بانڈ کے ذریعہ جبراً وصولی کے معاملے میں ایف آئی آر درج کرنے کا حکم دیا ہے۔ اے سی ایم ایم عدالت نے ایک حکم جاری کر کے شکایت کی ایک کاپی اور ریکارڈ تھانے کو بھیجنے کی بھی ہدایت دی ہے۔ ایف آئی آر التوا میں ہونے کے سبب سماعت 10 تاریخ کے لیے ملتوی کردی گئی ہے۔ نرملا سیتارمن کے ساتھ ساتھ بی جے پی کے قومی صدر جے پی نڈا، بی جے پی کے ریاستی صدر بی وائی وجندر، بی جے پی رہنما نلن کمار کتیل، مرکزی اور ریاستی بی جے پی دفاتر اور ای ڈی محکمہ کے خلاف بھی شکایت درج کرائی گئی ہے۔ غور طلب ہے کہ مرکزی حکومت نے 2018 میں انتخابی بانڈ منصوبہ شروع کیا تھا اور اس کا مقصد سیاسی پارٹیوں کو دیے جانے والے نقد عطیہ کی جگہ لینا تھا، تاکہ سیاسی فنڈنگ میں شفافیت میں اصلاح ہو سکے۔ انتخابی بانڈ کے ذریعہ سیاسی پارٹیوں کو فنڈ دیا جاتا تھا لیکن اس کا خلاصہ نہیں کیا جاتا تھا۔

یوپی سنبھالا نہیں جارہا اور کشمیر میں جھوٹ بول رہے ہیں یوگی آدتیہ ناتھ: اجے رائے

لکھنؤ (ایجنسی): کانگریس کے اتر پردیش ریاستی صدر اجے رائے نے یوپی کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کے جموں و کشمیر میں دئے گئے حالیہ بیان پر سخت ردعمل ظاہر کیا ہے۔ سی ایم یوگی نے ایک عوامی جلسے میں دعویٰ کیا تھا کہ "بی جے پی کی واپسی کے بعد پی او کے (پاک مقبوضہ کشمیر) ہندوستان کا حصہ بننے والا ہے۔" اجے رائے نے اس بیان کو جھوٹا قرار دیتے ہوئے کہا کہ بھارتیہ جنتا پارٹی اور اس کے لیڈر صرف بڑی بڑی باتیں کرتے ہیں، جبکہ یوپی میں جنگل راج کا ماحول ہے۔

حسن نصر اللہ کی شہادت کا انجام اسرائیل کی تباہی پر ہوگا، نائب ایرانی صدر

تہران (ایجنسی): ایران کے نائب صدر اوّل محمد رضا عارف نے کہا ہے کہ حسن نصر اللہ کی شہادت کا نتیجہ اسرائیل کی تباہی کی صورت نکلے گا۔ ایرانی خبر ایجنسی کے مطابق محمد رضا عارف نے کہا کہ ہم قابض اسرائیل کو خبردار کرتے ہیں کہ حزب اللہ کے سیکرٹری جنرل سید حسن نصر اللہ کی شہادت اسرائیل کی تباہی کا باعث بنے گی۔ دریں اثنا ایران کے نائب صدر برائے اسٹریٹیجک امور محمد جواد ظریف نے سماجی رابطوں کی ویب سائٹ ایکس پر لکھا کہ حسن نصر اللہ کی شہادت کے بعد اسرائیلی جارحیت کے خلاف مزاحمت مزید مضبوطی سے جاری رہے گی۔ انہوں نے کہا کہ خطے اور دنیا میں افراتفری پھیلانے کا اسرائیلی منصوبہ ناکام ہوگا، انہوں نے حسن نصر اللہ کو ظلم کے خلاف جنگ کی علامت قرار دیتے ہوئے دنیا بھر کے آزادی پسندوں کو انکی شہادت پر تعزیت پیش کی۔ یاد رہے کہ حزب اللہ کے سربراہ سید حسن نصر اللہ لبنان کے دارالحکومت بیروت میں جمعہ کو اسرائیلی فضائی حملے میں شہید ہو گئے تھے۔

گجرات میں سومناتھ مندر کے قریب ہنگامہ

صبح ساڑھے تین بجے گھروں پر بلڈوزر کارروائی، 135 افراد زیر حراست

احمد آباد (ایجنسی) گجرات کے گیر سومناتھ ضلع میں سومناتھ مندر کے پاس بلڈوزر کارروائی ہوئی جس میں زبردست ہنگامہ والا ماحول دیکھنے کو ملا۔ سومناتھ مندر کے پاس موجود سرکاری زمین پر بڑے علاقہ میں ناجائز قبضہ تھا جس کو ہٹانے کے لیے ہفتہ کے روز مہم چلائی گئی۔ اس مہم کے دوران تقریباً 135 افراد کو حراست میں لیے جانے کی خبریں سامنے آرہی ہیں۔ یہ کارروائی ہفتہ کی علی الصبح (تقریباً 3.30 بجے) شروع ہوئی جو دیر تک چلتی رہی۔ آج ہوئی بلڈوزر کارروائی سے متعلق ضلع انتظامیہ کی طرف سے بیان جاری کیا گیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ سومناتھ مندر والی جگہ، ویراول کے پربھاس پاٹن میں سرکاری اراضی پر ناجائز ڈھانچوں کو ہٹانے کے لیے چلائی گئی مہم کے لیے سینکڑوں پولیس اہلکاروں کو تعینات کیا گیا تھا۔ انتظامیہ کا کہنا ہے کہ تجاوزات ہٹانے کی مہم کے دوران مذہبی ڈھانچوں اور کنکریٹ کے گھروں کو منہدم کر دیا گیا۔ دی گئی جانکاری کے مطابق علاقہ سے 60 کروڑ روپے قیمت کی تقریباً 15 ہیکٹیر سرکاری اراضی کو قبضہ سے آزاد کرایا گیا۔ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ تجاوزات ہٹانے کی اس کارروائی کے لیے 52 ٹریکٹرس، 58 بلڈوزرس، 2 کرین، 5 ٹرک، 2 ایمبولنس اور 3 فائر بریگیڈ کی گاڑیوں کا استعمال کیا گیا۔ سینئر پولیس اور ضلع انتظامیہ کے افسران کے ساتھ ہی 788 پولیس اہلکار اور ریاستی ریزرو پولیس فورس کے جوانوں کی تعیناتی بھی کی گئی تھی۔ اتنا ہی نہیں، 3 پولیس سپرنٹنڈنٹ، 4 ڈپٹی پولیس سپرنٹنڈنٹ، 12 انسپکٹر، 24 ڈپٹی انسپکٹر، ایڈیشنل ضلع مجسٹریٹ، سب ڈویژنل مجسٹریٹ اور ایگزیکٹیو مجسٹریٹ بھی موجود تھے۔

ہریانہ میں کانگریس کی حکومت بنے گی: کماری شیلجا

فتح آباد (ایجنسی): کانگریس کی رکن اسمبلی کماری شیلجا نے ہریانہ کے فتح آباد میں ایک انتخابی جلسے سے خطاب کرتے ہوئے عوام سے کانگریس امیدوار کے حق میں ووٹ دینے کی اپیل کی۔ اس موقع پر میڈیا سے بات کرتے ہوئے کماری شیلجا نے کہا کہ یہ عوامی اجتماع بتاتا ہے کہ ہریانہ میں اس بار کانگریس کی حکومت بننے جارہی ہے۔ انہوں نے کہا، "عوام کی حمایت مل رہی ہے اور ہم مکمل اکثریت کے ساتھ حکومت بنانے جارہے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ نئی حکومت کے قیام میں اس علاقے کو بھی شمولیت ملے گی، جس سے ترقیاتی کام تیز رفتار سے ہوں گے۔ انہوں نے مزید کہا کہ مرکزی حکومت مرکزی تفتیشی ایجنسیوں کا غلط استعمال کر رہی ہے اور عدالت نے بھی اس پر سخت تبصرہ کیا ہے۔

مہاراشٹر میں اسمبلی انتخابات ۲۶ر نومبر سے قبل ہونگے

چیف الیکشن کمشنر نے الیکشن کی تیاریوں کے مکمل کرنے کی بات کہی، ووٹنگ فیصد بڑھانے پرزور، انتظامیہ کو مستعد رہنے کی ہدایت

ممبئی (اسٹاف رپورٹر) مہاراشٹر میں اسمبلی انتخابات کی تاریخوں کے حوالے سے ایک نئی تازہ کاری سامنے آئی ہے۔ مہاراشٹر میں اسمبلی انتخابات کی تیاریوں کا جائزہ لینے آئے چیف الیکشن کمشنر راجیو کمار نے ممکنہ وقت دیا ہے۔ چیف الیکشن کمشنر نے کہا کہ مہاراشٹر اسمبلی کی میعاد 26 نومبر کو ختم ہو رہی ہے۔ اس لیے اس سے پہلے الیکشن مکمل کرانا ہوں گے۔ مسٹر کمار نے ذکر کیا کہ سیاسی جماعتوں نے دیوالی جیسے تہواروں کو ذہن میں رکھتے ہوئے انتخابات کی تاریخوں کا اعلان کرنے کی درخواست کی ہے۔ تمام سیاسی جماعتوں نے ہم سے کہا ہے کہ انتخابات کی تاریخوں کا اعلان کرتے وقت آنے والے تہواروں پر غور کریں۔ مجھے یقین ہے کہ مہاراشٹر جمہوریت کے تہوار میں فعال طور پر حصہ ڈالے گا۔ مسٹر کمار نے ووٹروں کے امیدواروں کے مجرمانہ پس منظر کے بارے میں آگاہ ہونے کی اہمیت کو دہرایا، سیاسی جماعتوں پر زور دیا کہ وہ ایسے امیدواروں کو میدان میں اتارنے کے لیے واضح وضاحت فراہم کریں۔ انہوں نے یہ بھی نوٹ کیا کہ انتخابی مہم کے دوران استعمال ہونے والے ہیلی کاپٹروں کی اچھی طرح جانچ پڑتال کی جائے گی تاکہ مہاراشٹر میں بغیر کسی لالچ کے انتخابات کو یقینی بنایا جاسکے۔ انہوں نے سوشل میڈیا پر جعلی خبروں اور ڈیپ فیک ٹیکنالوجی کے استعمال کے خلاف وارننگ بھی جاری کی اور مجرموں کے خلاف سخت کارروائی کا وعدہ کیا۔ انہوں نے انتخابات میں شہری ووٹروں کی بے حسی پر بھی تشویش کا اظہار کیا۔ ممبئی میں انتخابی تیاریوں کا جائزہ لیتے ہوئے چیف الیکشن کمشنر راجیو کمار نے کہا کہ مہاراشٹر میں 288 حلقے ہیں۔ ان میں ST حلقہ 25 اور ST حلقہ 29 شامل ہیں۔ ریاست میں کل ووٹر 9.59 کروڑ ہیں۔ ان میں مرد ووٹر 4.59 کروڑ اور خواتین ووٹر 64.4 کروڑ ہیں۔ پہلی بار 18-19 سال کی عمر کے ووٹروں کی تعداد 19.48 لاکھ ہے۔ ان میں کافی جوش و خروش ہے۔ چیف الیکشن کمشنر راجیو کمار نے کہا کہ مہاراشٹر اسمبلی انتخابات میں زیادہ سے زیادہ ووٹنگ کو یقینی بنانے کی کوشش کی جارہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ممبئی اور اس کے آس پاس کے علاقوں جیسے قلابہ، ممبا دیوی، کلیان میں لوک سبھا انتخابات میں سب سے کم ووٹنگ ہوئی ہے۔ اس کے لیے یومیہ اجرت کمانے والے اور غیر منظم شعبے کے دیگر لوگوں کو انتظامیہ کو بتانا چاہیے کہ انہیں ووٹنگ کے دن تنخواہ کی چھٹی ملے گی۔ انہوں نے کہا کہ ہماری کوشش ہوگی کہ مہاراشٹر اسمبلی انتخابات میں زیادہ سے زیادہ نامزدگی اور ووٹنگ کو یقینی بنایا جائے۔ ہم نے مہاراشٹر حکومت سے ان افسروں کا تبادلہ کرنے کو کہا ہے جنہوں نے موجودہ پوسٹنگ میں تین سال سے زیادہ کام کیا ہے۔ اس کی تعمیل رپورٹ طلب کی گئی ہے۔

• مختصر مگر اہم:

- رام مندر کی افتتاحی تقریب پر راہل گاندھی کا ناچ-گانا تبصرہ، بی جے پی میں شدید غم و غصہ
- وقف (ترمیمی) بل 2024 پر میٹنگ کے دوران جھگڑا: اسد الدین اویسی اور ٹی ایم سی ایم پی کلیان بنرجی کے خلاف مقدمہ درج۔
- حزب اللہ سربراہ کی موت کے بعد ایشیا میں نیا بحران: ایرانی سپریم لیڈر کی اپیل، "تمام مسلمان متحد ہو جائیں۔
- ممبئی یونیورسٹی سینیٹ انتخابات میں یوواسینا کا کلین سویپ: آدتیہ ٹھاکرے کی قیادت میں تمام 10 نشستوں پر فتح، بی جے پی کی حمایت یافتہ اے بی وی پی کو شدید دھچکا۔
- اتراکھنڈ میں بین المذاہب جوڑے کے معاملے پر شدید کمیونل جھڑپیں، 100 سے زائد افراد کے خلاف مقدمہ درج۔
- بھارتی قونصل خانے نے او سی آئی کارڈ ہولڈرز پر نئی پابندیوں کی خبروں کو مسترد کر دیا، 2021 گزٹ کے تحت حقوق بدستور برقرار۔
- بمبئی ہائی کورٹ کا بڑا فیصلہ: شادی شدہ عورت نکاح کے بہانے ریپ کا دعویٰ نہیں کر سکتی، ملزم کو ضمانت فراہم۔
- تامل ناڈو کے وزیر اعلیٰ ایم کے اسٹالن نے اپنے بیٹے ادھیانیدی کو اپنا نائب مقرر کیا۔
- غالانت: نصر اللہ کا قتل اسرائیل کی تاریخ کی اہم ترین کارروائیوں میں سے ایک ہے۔
- تمل ماہی گیروں کو سری لنکا سے رہا کرائیں، راہل گاندھی نے مرکزی وزیر خارجہ کو لکھا خط
- بائیڈن کا نصر اللہ کے قتل پر بیان ان کی اسرائیل کی پالیسی کے مطابق ہے
- ناسا کا مشن سنیتا ولیمز اور بچ ولمور کو آئی ایس ایس کی طرف واپس لانے کے لیے روانہ
- دفن راز: ہاتھرس کے گھر سے 30 سال بعد قتل کا شکار شخص کی ہڈیاں برآمد۔
- نیپال میں سیلاب اور مٹی کے تودے: کم از کم 38 افراد ہلاک، 29 لاپتہ
- جنوبی افریقہ کے مشرقی کیپ میں دو فائرنگ کے واقعات: 17 افراد ہلاک، 15 خواتین شامل، پولیس کی تصدیق۔

• آصف خان

ہریانہ انتخابات کے لیے کانگریس کا منشور جاری

25 لاکھ تک مفت علاج، خواتین کو ماہانہ 2 ہزار روپے دینے کا وعدہ

چنڈی گڑھ (ایجنسی) کانگریس نے ہفتے کے روز چنڈی گڑھ میں ہریانہ اسمبلی انتخابات 2024 کے لیے اپنا منشور جاری کر دیا، جس میں مختلف طبقات کے لیے خصوصی مراعات کا اعلان کیا گیا ہے۔ منشور کے مطابق 25 لاکھ روپے تک کا مفت علاج فراہم کیا جائے گا اور خواتین کو ہر ماہ 2 ہزار روپے دیے جائیں گے۔ اس کے علاوہ، ستلج-یمنا لنک نہر سے پانی لینے کا وعدہ بھی منشور میں شامل ہے۔ خیال رہے کہ یہ منشور کانگریس کے قومی صدر ملکارجن کھڑگے کی قیادت میں تیار کیا گیا اور اسے 'سات وعدے- پکے ارادے' کے نام سے جاری کیا گیا ہے۔ منشور میں کہا گیا ہے کہ کانگریس نے سابقہ حکومت میں کیے گئے وعدوں کو پورا کیا اور اس مرتبہ بھی عوام کی فلاح و بہبود کے لیے کام کیا جائے گا۔ کانگریس نے اپنے منشور میں ہریانہ کے لوگوں کو معیاری تعلیم، نوجوانوں کو روزگار، اور بہتر صحت کی سہولیات دینے کے وعدے کیے ہیں۔ اس میں کسان کمیشن کا قیام، کم از کم امدادی قیمت (ایم ایس پی) کی گارنٹی، اور محروم طبقات کو 100 مربع گز زمین دینے کا وعدہ شامل ہے۔

"دھکے مار کر نکالیں گے باہر"

ہمنتا بسوا سرما نے جھارکھنڈ میں NRC کو نافذ کرنے کے بارے میں کیا کہا؟

رانچی (ایجنسی) جھارکھنڈ میں این آر سی پر ہمنتا بسوا سرما: آسام کے وزیر اعلیٰ اور بی جے پی کے جھارکھنڈ کے انتخابی شریک انچارج ہمنتا بسوا سرما نے ہفتہ 28 ستمبر کو اعلان کیا کہ اگر بی جے پی اقتدار میں آتی ہے تو جھارکھنڈ میں قومی شہری رجسٹریشن (این آر سی) کو نافذ کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ جن لوگوں کے نام این آر سی میں نہیں ہوں گے انہیں بنگلہ دیش دھکیل دیا جائے گا۔ ہمنتا بسوا سرما نے کہا، "این آر سی کے عمل کے دوران ہر ایک کو اپنا فریق پیش کرنے کا موقع ملے گا۔ اگر کوئی اپنے ہندوستانی ہونے کا ثبوت فراہم کرنے میں ناکام رہا تو اسے قانونی عمل کے ذریعے بنگلہ دیش بھیج دیا جائے گا۔ آسام کے سی ایم نے کہا، "یہ اس وقت سے اہم ہے جب بنگلہ دیشی اور روہنگیا لوگوں کو جھارکھنڈ میں ووٹر لسٹ میں شامل کیا گیا ہے۔ اگر آپ کا نام 2024 یا 2021 میں ہے، تو پہلے آپ کے نام کی تصدیق کہاں ہوگی؟ انہوں نے مزید کہا کہ ووٹر لسٹ کی 2001 سے مکمل جانچ پڑتال کی جائے گی۔ اگر کوئی ثابت کر دے کہ اس کا نام پہلے تھا تو کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔ بصورت دیگر انہیں ٹریبونل کے سامنے اپنی شہریت ثابت کرنی ہوگی۔ انہوں نے کہا، "یہ ایک بہت ہی سائنسی عمل ہے۔ اسے سپریم کورٹ نے منظوری دے دی ہے۔ صرف ان لوگوں کی جانچ کی جائے گی جو ووٹر لسٹ میں نئے ہوں گے۔ جو قبائلی اور جھارکھنڈ کے مقامی لوگ ہیں، ان کے ساتھ انصاف نہیں کیا جائے گا۔ "جھارکھنڈ کی بدلتی آبادی پر بحث کرتے ہوئے، ہمنتا بسوا سرما نے کہا، پہلے پاکور میں ہندو ایم ایل اے ہوا کرتے تھے، لیکن اب ہندو لوگ الیکشن بھی نہیں لڑتے۔" انہوں نے یہ بھی کہا کہ ہائی کورٹ جے ایم ایم حکومت سے دراندازوں کے مسئلے پر سوالات کر رہی ہے، جس کا کوئی جواب نہیں دیا جارہا ہے۔ ہمنتا بسوا سرما نے کہا کہ جھارکھنڈ سے دراندازوں کو ہٹانے کے لیے این آر سی ضروری ہے۔ جو شہریت کا ثبوت فراہم کرنے سے قاصر ہیں انہیں قانونی کارروائی کے ذریعے واپس بھیج دیا جائے گا۔ آسام کے تناظر میں انہوں نے کہا کہ پہلے مرحلے میں 14-15 لاکھ لوگ غیر ہندوستانی پائے گئے ہیں۔ انہوں نے سپریم کورٹ سے درخواست کی ہے کہ انہیں ایک بار اور طریقہ کار کرنے کی اجازت دی جائے، تاکہ تعداد میں مزید اضافہ کیا جا سکے۔ واضح رہے کہ ہیمنت بسوا سرما مسلم مخالف بیان بازی کیلئے مشہور ہیں۔ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ مسلمانوں کے خلاف بولنے سے ان کا ہندو ووٹنگ تناسب بڑھ جائے گا لیکن ان کے بیانات کو اب آسام کے زیادہ تر ہندو پسند نہیں کر رہے ہیں کیونکہ وہ بھی نفرت انگیز باتوں کو سمجھ چکے ہیں۔

بی جے پی نے جموں و کشمیر کو اپنے مفاد کے لیے سیاسی شطرنج کا مہرہ بنادیا: پرینکا گاندھی

سری نگر (ایجنسی) جموں و کشمیر میں اسمبلی انتخاب کی سرگرمیاں اب اپنے آخری مراحل میں داخل ہو چکی ہیں۔ دو مرحلہ کی پولنگ ہو چکی ہے اور آخری مرحلہ کی پولنگ یکم اکتوبر کو ہونے والی ہے۔ اس درمیان کانگریس جنرل سکریٹری پرینکا گاندھی نے جموں و کشمیر کا دورہ کیا اور ایک انتخابی جلسہ کے دوران پُرزور انداز میں بی جے پی کو تنقید کا نشانہ بنایا۔ انھوں نے عوام سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ "جموں و کشمیر ملک کا اعلیٰ مقام ہے۔ قدرت نے آپ کو خوبصورتی، وسائل، بڑے بڑے روحانی گرو دیے، جو یہاں سے چلے اور ملک و بیرون ملک میں مذہب اور امن کی بات کی۔ لیکن بی جے پی کے لیڈروں نے جموں و کشمیر کو اپنے سیاسی شطرنج کا مہرہ بنا دیا ہے۔ جموں و کشمیر کے لوگوں کے لیے پالیسیاں نہیں بنتیں، جو بنتی بھی ہیں وہ ملک میں سیاست کرنے کے لیے بنائی جاتی ہیں۔ اپنی تقریر کو آگے بڑھاتے ہوئے پرینکا گاندھی نے کہا کہ "بی جے پی کی حکومت میں 683 دہشت گردانہ حملوں میں تقریباً 260 جوان شہید ہوئے اور 160 شہریوں کی جان چلی گئی۔ 150 سال سے جاری دربار کوچ کی روایت کو بھی ختم کر دیا گیا۔ یہ آپ کا وقار تھا، جسے ختم کر دیا گیا۔ آپ سے ریاست کا درجہ چھینا تو کہا گیا کہ اس سے بڑا فائدہ ہوگا۔ میں جاننا چاہتی ہوں کہ اس سے کیا فائدہ ہوا؟" وہ مزید کہتی ہیں کہ "بی جے پی کہتی ہے اپنے گھروں میں اسمارٹ میٹر لگوائیے۔ جس میں 10 گنا بجلی بل آتا ہے۔ ہر جگہ ٹیکس لگا دیا۔ آپ کی زمینیں چھینیں گے، آپ سے ٹیکس لیں گے اور کام کرانے کے بدلے رشوت بھی دینی پڑتی ہے۔ اس حکومت میں عوام کی سماعت ہی نہیں ہے۔"

JOINT VEDA CAPSULES

آیورویدک

Pain Killer Capsules

amazon Flipkart

پر بھی دستیاب ہے!

جوائنٹ ویدا کیپسول

یہ کیپسول بہت موثر اور آیورویدک ہے۔ اگر آپ جوڑوں کے درد سے پریشان ہیں اور اس کا علاج کرتے کرتے تھک گئے ہیں اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ آپ جتنا زیادہ علاج کرتے ہیں، وقتی فائدہ تو ہوتا ہے، لیکن مسئلہ بڑھتا ہی جاتا ہے۔ یہاں تک کہ آپ کا چلنا بھی مشکل ہو جاتا ہے اور سیڑھیاں چڑھنا بھی ناممکن لگتا ہے۔ اگر پین کلر کا استعمال کیا جائے تو یہ اور بھی زیادہ مہلک ثابت ہوتا ہے اور گردے پر بھی برا اثر پڑتا ہے اور مریض جلد بڑھاپے کا شکار ہو جاتا ہے اور مختلف مسائل کا شکار ہو جاتا ہے۔ جوائنٹ ویدا ایک آیورویدک پین کلر کیپسول ہے۔ جو قدرتی طور پر مرض کو ٹھیک کرتا ہے، درد سے آرام دیتا ہے اور جوڑوں کو ٹھیک کرتا ہے۔ یہ مکمل حل فراہم کرتا ہے اور جوڑوں کے درد، ارتھرائٹس اور اوسٹیوارتھرائٹس جیسی پرانی بیماریوں میں بھی بہت اچھا کام کرتا ہے۔ وہ بھی بغیر کسی سائیڈ ایفیکٹ کے، اس کے ساتھ جوائنٹ ویدا کا تیل استعمال کریں تو یہ سونے پر سہاگا ہوگا۔ کم از کم 6-8 ہفتوں تک 2-2 کیپسول دن میں دو بار لیں اور فرق دیکھیں۔ اسے انگریزی ادویات کے ساتھ بھی لیا جاسکتا ہے۔

Customer Care Mumbai +91 702 175 0814

سبھی میڈیکل اسٹورس پر دستیاب

PROPERTY MARKET™

Ghar Aapka, Zimmedari Humari

NOW IN NERAL

KYA AAPKA BUDGET KAM HAI ?

INTEREST FREE EMI PE GHAR LELO

STARTING PRICE 13.99 LACS

www.propertymarket.net.in

info@propertymarket.net.in

88791 50194 / 76664 39019

مودی حکومت کی پالیسیوں نے ملک کے نوجوانوں کا مستقبل تباہ کردیا ہے: کھڑگے

ہندوستان کا ہر نوجوان، جس کا روزگار آپ کی حکومت نے چھیننے کا کام کیا ہے وہ الیکشن بہ الیکشن بی جے پی کو ہرانے کا واحد کام کرے گا: کانگریس صدر

نئی دہلی، (یواین آئی) کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے نے ہفتہ کو کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی نوجوان مخالف ہیں اور ان کی پالیسیوں نے نوجوانوں کے لیے روزگار کے کوئی مواقع پیدا نہیں کئے ہیں، جس کی وجہ سے ملک کے نوجوان برباد ہو گیا ہے۔ مسٹر کھڑگے نے آج یہاں کہا، "ملک میں بے روزگاری سے بڑا کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ نوجوانوں کے مستقبل کو برباد کرنے میں مودی جی کا سب سے بڑا تعاون ہے۔ اگر ہم پی ایل ایف ایس کے حالیہ اعداد و شمار کو باریک بینی سے دیکھیں تو تمام تر کوششوں کے باوجود یہ حکومتی ڈیٹا نوجوانوں کی بے بسی کو چھپا نہیں پا رہا ہے۔" انہوں نے وزیر اعظم سے سوال کرتے ہوئے کہا، "مسٹر نریندر مودی جی کو بتانا چاہیے۔ کیا 2023-24 میں نوجوان بے روزگاری 10.2 فیصد کی خطرناک سطح پر نہیں ہے؟ رنگ برنگے نعرے دینے اور فوٹو سیشن کرنے کے بجائے مودی جی نے نوجوانوں کو نوکریاں دینے کے لئے کیا کیا۔ کیا یہ سچ نہیں ہے کہ جن خواتین کے پاس مستقل آمدنی کی ملازمت ہے ان کی تعداد اب سات برسوں میں سب سے کم ہو کر محض 15.9 فیصد رہ گئی ہے؟" کانگریس صدر نے کہا، "کیا دیہاتوں میں ان پیڈ نوکری کرنے والی خواتین کی تعداد 2017-18 کے 51.9 فیصد سے بڑھ کر اب 67.4 فیصد نہیں ہوئی ہے، جو دیہی بے روزگاری کو ظاہر کرتی ہے؟ مینوفیکچرنگ سیکٹر پر روزانہ ڈھنڈورا پیٹنے والی مودی حکومت نے پچھلے سات برسوں میں روزگار میں اضافہ کیوں نہیں کیا ہے۔ یہ اعداد و شمار 2017-18 میں 15.85 فیصد سے کم ہو کر اب 11.4 فیصد کیسے رہ گیا؟ انہوں نے کہا کہ مسٹر مودی کو یاد رکھنا چاہئے کہ ہندوستان کا ہر نوجوان، جس کا روزگار آپ کی حکومت نے چھیننے کا کام کیا ہے، وہ الیکشن بہ الیکشن بی جے پی کو ہرانے کا واحد کام کرے گا۔

'جموں کشمیر میں اگلی سرکار کانگریس اور نیشنل کانفرنس الائنس کی ہوگی'

جموں، (یواین آئی) سینئر کانگریس لیڈر غلام احمد میر کا کہنا ہے کہ جموں و کشمیر میں اگلی سرکار کانگریس اور نیشنل کانفرنس الائنس کی ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ انتخابات کے تیسرے مرحلے میں بھی لوگ بی جے پی کو ووٹ نہیں دیں گے۔ موصوف لیڈر نے ان باتوں کا اظہار ہفتے کے روز یہاں بشناہ میں نامہ نگاروں کے ساتھ بات کرنے کے دوران کیا۔ انہوں نے کہا: 'جموں و کشمیر میں دس برسوں کے بعد اسمبلی الیکشن ہو رہے ہیں پہلے لوگوں کے دلوں کے میں یہی سوال ہے کہ اتنے عرصے کے بعد کیوں الیکشن ہو رہے ہیں'۔ ان کا کہنا تھا: 'اس کے بعد ان دس برسوں کے دوران جموں و کشمیر کو دو حصوں میں منقسم کرکے یونین ٹریٹری بنا دیا گیا لوگوں کی نوکریاں، سٹیٹ سبجیکٹ چھین لئے گئے اور بے روزگاری آسمان چھونے لگی'۔ انہوں نے کہا: 'بی جے پی نے ترقی کا کوئی کام نہیں کیا صرف پرانے پروجیکٹوں کو ہی نئے نام دئے گئے'۔ مسٹر میر نے کہا: 'لوگ انتخابات کے پہلے اور دوسرے مرحلے کی طرح تیسرے مرحلے میں بھی بی جے پی کو ووٹ نہیں دیں گے'۔ انہوں نے کہا کہ جموں و کشمیر میں کانگریس اور نیشنل کانفرنس الائنس کی سرکار بن جائے گی۔ ان کا کہنا تھا کہ ضرورت پڑنے پر ہم خیال اور اچھے امیدواروں کو اپنے ساتھ ملایا جا سکتا ہے۔

لڑکی کا مذہب تبدیل کرنے والا نوجوان گرفتار

بھنڈ، (یواین آئی) مدھیہ پردیش کے ضلع بھنڈ کے ڈبوہ تھانہ علاقے میں پولیس نے ایک نوجوان کو گرفتار کیا ہے جو لڑکی کا مذہب تبدیل کرکے شادی کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ پولیس ذرائع کے مطابق ضلع کے سب ڈویژن لہار کے ڈبوہ تھانہ علاقہ کے رہنے والے ملزم نے اتر پردیش کے کانپور دیہات میں آم کا باغ کرایہ پر لیا تھا۔ وہاں سے وہ لڑکی کو منا کر اپنے گاوں لے آیا۔ اس نے 12 اگست کو لڑکی کے ساتھ لیوان ریلیشن شپ بھی لی تھی۔ گزشتہ روز نکاح کی اطلاع ملنے پر ڈبوہ پولیس موقع پر پہنچ گئی، نکاح رکوا کر ملزم کو گرفتار کر لیا۔ لڑکی کو ون اسٹاپ سینٹر بھیج دیا گیا ہے۔ آج لڑکی کو اس کے اہل خانہ کے حوالے کر دیا جائے گا۔

بستر: دو اسمگلروں سے 25 لاکھ کا گانجہ ضبط

جگدل پور، (یواین آئی) چھتیس گڑھ کے بستر ضلع کی نگرنار پولیس نے ایک بڑی کامیابی حاصل کرتے ہوئے ایک کار میں 251.500 کلوگرام گانجے کی ایک بڑی کھیپ کے ساتھ دو بین ریاستی اسمگلروں کو گرفتار کیا ہے جس کی قیمت 25.15 لاکھ روپے ہے۔ نگرنار تھانہ انچارج ٹامیشور چوہان نے ہفتہ کو بتایا کہ شبری ندی کے گاڑا گھاٹ سے ماچکوٹ تیریہ کے راستے بستر کی طرف بڑی مقدار میں گانجہ کی اسمگلنگ کرنے کی مخبر کی اطلاع کی بنیاد پر نگرنار پولس ٹیم نے جمعہ کو ایک سفید رنگ کی فارچیونر کار نمبر ایچ آر 20 اے ڈی 0059 میں گانجہ لے جانے والے دو اسمگلروں کو گرفتار کیا ہے۔ پولیس کے مطابق گاوں ماچکوٹ چوک کے قریب ناکہ بندی کر کے گاڑیوں کی چیکنگ کی جا رہی تھی۔ اس دوران فارچیونر کار کو روک کر کار میں گانجہ کے ساتھ ملزم نوین کمار سینی (28) اور یوگیش کمار پونیا (26) دونوں ساکن جیند ہریانہ کو پکڑا گیا۔ جب فارچیونر کار کی تلاشی لی گئی تو ڈکی سے کل 48 پیکٹ میں 251.500 کلوگرام گانجہ برآمد ہوا۔

موڈا معاملے میں وزیر اعلیٰ سدارامیا کے خلاف سی بی آئی کی جانچ کیلئے ہائی کورٹ میں عرضی داخل

بنگلورو، (یواین آئی) میسور اربن ڈیولپمنٹ اتھارٹی (ایم یو ڈی اے) گھوٹالہ کیس میں عرضی گزار سنیہموئی کرشنا کی نمائندگی کرنے والے ایڈوکیٹ وسنت کمار نے ہفتہ کو بتایا کہ کرناٹک ہائی کورٹ میں ایک رٹ پٹیشن دائر کی گئی ہے جس میں موڈا معاملے کی مرکزی تفتیشی بیورو (سی بی آئی) سے جانچ کرانے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ یہ درخواست خصوصی عدالت کے حکم کے بعد دائر کی گئی ہے جس میں کرناٹک لوک آیکت کو ہدایت دی گئی ہے کہ وہ وزیر اعلیٰ سدارامیا کی طرف سے ان کی اہلیہ پاروتی کو 56 کروڑ روپے کی 14 جگہوں کے الاٹمنٹ میں شامل بے ضابطگیوں کی تحقیقات کرے اور تین ماہ کے اندر رپورٹ پیش کرے۔ مسٹر کمار نے آج یہاں نامہ نگاروں سے کہا "ہمارے مؤکل سنیہموئی کرشنا کے وکیل کے طور پر میں نے کرناٹک ہائی کورٹ میں ایک رٹ پٹیشن دائر کی ہے جس میں موڈا کیس کی سی بی آئی تحقیقات کا مطالبہ کیا گیا ہے۔" اگرچہ اس کیس کو تحقیقات کے لیے لوک آیکت کو بھیجا گیا ہے، لیکن ہم منصفانہ تحقیقات کو یقینی بنانے کے لیے اس کیس کو سی بی آئی کے حوالے کرنے کے لیے ہائی کورٹ کی ہدایات پر عمل کر رہے ہیں۔" ان واقعات کے درمیان بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کی جانب سے مسٹر سدارامیا پر استعفیٰ دینے کا دباؤ بڑھتا جا رہا ہے، لیکن انہوں نے استعفیٰ دینے سے انکار کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا "الیکٹورل بانڈ کے معاملے سے متعلق وزیر خزانہ نرملا سیتارمن اور دیگر کے خلاف بھی ایف آئی آر درج کی گئی ہیں۔ اگر مجھے ایف آئی آر کی بنیاد پر استعفیٰ دینا چاہئے تو محترمہ سیتارمن اور دیگر کو بھی استعفیٰ دینا چاہئے۔" وزیر اعلیٰ نے مزید کہا 7 اے کے مطابق انہیں تین ماہ کے اندر انکوائری کرانے اور رپورٹ پیش کرنے کو کہا گیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ محترمہ نرملا سیتارمن کے خلاف ایف آئی آر درج کی گئی ہے۔ کیا انہیں اپنا استعفیٰ بھی نہیں دینا چاہئے؟ انہوں نے انتخابی بانڈز کا حوالہ دیتے ہوئے وزیر اعظم نریندر مودی اور سابق وزیر اعلیٰ ایچ ڈی کمار سوامی کے استعفیٰ کا بھی مطالبہ کیا۔

کولگام انکاونٹر: 4 فوجی اور پولیس آفیسر زخمی، آپریشن جاری

سری نگر (یواین آئی) جنوبی ضلع کولگام کے آدیگام دیوسر گاوں میں سیکورٹی فورسز اور ملی ٹینٹوں کے مابین شدید گولیوں کا تبادلہ جاری ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ ملی ٹینٹوں کی ابتدائی فائرنگ میں پولیس آفیسر اور چار فوجی زخمی ہوئے جنہیں علاج ومعالجہ کی خاطر نزدیکی ہسپتال منتقل کیا گیا۔ اطلاعات کے مطابق ہفتے کی صبح سیکورٹی فورسز نے مصدقہ اطلاع موصول ہونے کے بعد کولگام کے آدیگام دیوسر علاقے کو محاصرے میں لے کر تلاشی آپریشن شروع کیا۔ ذرائع کے مطابق جوں ہی سلامتی عملے کے اہلکار مشتبہ مقام کے نزدیک پہنچے تو وہاں پر موجود ملی ٹینٹوں نے سیکورٹی فورسز پر اندھا دھند فائرنگ شروع کر دی چنانچہ سیکورٹی فورسز نے بھی پوزیشن سنبھال کر جوابی کارروائی کا آغاز کیا جس دوران شدید گولیوں کا تبادلہ شروع ہوا۔ ذرائع نے بتایا کہ ابتدائی فائرنگ میں ایڈیشنل سپرانٹنڈنٹ آف پولیس (اے ایس پی) اور فوج کے چار جوان زخمی ہوئے جنہیں علاج ومعالجہ کی خاطر فوری طور پر نزدیکی ہسپتال منتقل کیا گیا۔ سیکورٹی فورسز نے دیوسر کولگام اور اس کے ملحقہ علاقوں کو سیل کر کے فرار ہونے کے سبھی راستوں پر پہرے بٹھا دئے ہیں۔ باوثوق ذرائع کے مطابق علاقے میں دو سے تین ملی ٹینٹ موجود ہو سکتے ہیں۔ آخری اطلاعات موصول ہونے تک علاقے میں شدید گولیوں کا تبادلہ جاری تھا۔

اگر مسلمان ملک میں عدل و انصاف ہر طبقے تک پہنچانے میں کامیاب ہو جائیں تو

تمام شعبوں میں اپنی کامیابی کا جھنڈا لہرا سکتے ہیں: مولانا فضل الرحیم مجددی

نئی دہلی، (یواین آئی) مسلمانوں پر عدل و انصاف قائم کرنے پر زور دیتے ہوئے آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ کے جنرل سکریٹری مولانا فضل الرحیم مجددی نے کہا کہ اگر مسلمان ملک میں عدل و انصاف ہر طبقے تک پہنچانے میں کامیاب ہو جائیں تو تمام شعبوں میں اپنی کامیابی کا جھنڈا لہرا سکتے ہیں۔ یہ انہوں نے جامعۃ الہدایہ جے پور میں منعقدہ مسلم پرسنل لاء بورڈ کے دو روزہ تربیتی و مشاورتی اجلاس سے کلیدی خطاب کرتے ہوئے کہی۔ انہوں نے مسلم پرسنل لاء بورڈ کے سابق صدر قاضی مجاہد الاسلام قاسمی کی بات نقل کرتے ہوئے کہ اگر ہم مکمل دیانتداری کے ساتھ قیام عدل کا فریضہ انجام دیتے رہے تو مجھے قوی امید ہے کہ ایک وقت ایسا آئے گا کہ اس ملک میں انصاف کا کام مسلمانوں کے سپرد کر دیا جائے گا۔ کہا کہ مسلمانوں کو زمین پر انصاف قائم کرنے کے لئے بھیجا ہے، اس پر ضرور غور کرنا چاہئے کہ ہم اس میں کتنا کامیاب ہوئے ہیں۔ مولانا قاضی مجاہد الاسلام قاسمیؒ کی وہ بات بالکل سچ ثابت ہوگی اگر ہم اس سمت میں کوشش کریں۔ انہوں نے کہا کہ مسلم پرسنل لاء بورڈ کی قیام عدل کی کوشش قابل تعریف ہے، دسمبر 2013 میں بطور آرگنائزر مولانا تبریز عالم کی تقرری سے مولانا عتیق احمد بستوی کو ایک مظبوط معاون مل جانے سے نظام قضاء کو منظم، مستحکم اور مؤثر بنانے میں سہولت ہوئی، جس کے نتیجہ میں پچھلے دس سالوں میں بورڈ کے نظام قضاء میں سب سے زیادہ ترقی ہوئی ہے اور بورڈ کا یہ شعبہ سب سے زیادہ فعال شعبوں میں سے ایک ہے۔ انہوں نے کہا کہ آپ (قاضی) عام انسان یا عام عالم کے مانند نہیں ہیں، آپ عہدۂ قضاء پر فائز ہیں، آپ کا مرتبہ بلند ہے، آپ اپنے کاموں میں اللہ کے نائب ہیں، آپ کی زندگی نبوی زندگی کا نمونہ ہونی چاہئے، بہت سے ایسے کام جو گرچہ شرعاً ممنوع نہیں ہیں، بہت سے لوگوں کے لئے اس کے کرنے میں کوئی حرج بھی نہیں ہے، مگر چونکہ آپ عہدہ قضاء کے عظیم منصب پر فائز ہیں آپ کو ان سے محتاط رہنا ہوگا، خاص طور سے زن اور زر کے معاملہ میں حد درجہ احتیاط ضروری ہے، آپ کی ایک غلطی اور ایک چوک صرف آپ ہی کو نہیں بلکہ پورے نظام قضاء کو متاثر کر سکتی ہے، آپ دار القضاء کے اندر اور باہر ہمیشہ قضاۃ کے لئے بیان کئے

گئے آداب اور اوصاف کا لحاظ رکھیں، آپ کی ذات اور آپ کے کام سے اسلام کے نظام عدل پر لوگوں کے اعتماد میں اضافہ ہونا چاہئے۔ مولانا مجددی نے کہا کہ بورڈ کے تحت اس وقت ملک کی 14 ریاستوں میں کل 92 دار القضاء کام کر رہے ہیں، سب سے زیادہ تعداد مہاراشٹر میں 42 اور اتر پردیش میں 21 دار القضاء ہیں، آئندہ ہمیں ان ریاستوں پر مزید توجہ دینے کی ضرورت ہے، جہاں یہ نظام وہاں کی مسلم آبادی کے تناظر میں بہت کم ہے یا جہاں ابھی منظم نظام قضاء موجود نہیں ہے، کشمیر میں ایسے مسائل بہت ہیں جس کے لئے شرعی قاضی کا ہونا ضروری ہے، جبکہ وہاں کوئی منظم شرعی نظام انصاف نہیں ہے، اسی طرح جنوبی ہند کی ریاستوں کیرلا، تملناڈ اور آندھرا پردیش وغیرہ میں نظام قضاء کو وسعت دینے کی ضرورت ہے، مجھے امید ہے کہ مولانا عتیق احمد بستوی اور مولانا تبریز عالم اور دیگر حضرات اس پر خصوصی توجہ دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ دار القضاء جہاں شرعی ضرورتوں کو پورا کرتا ہے، وہیں ہمارے ملک کی عدالتوں کا بھی معاون و مددگار ہے، ان کا بوجھ ہلکا کرتا ہے، الحمد للہ بورڈ کے دار القضاؤں میں مجموعی اعتبار سے باقاعدہ رجسٹرڈ معاملات کی تعداد سالانہ تقریبا پانچ ہزار ہے، یہ وہ معاملات ہیں جو باقاعدہ رجسٹرڈ ہوئے، جو معاملات زبانی افہام وتفہیم سے حل ہو گئے وہ اس کے علاوہ ہیں، ان میں سے زیادہ تر مقدمات عائلی نوعیت کے ہوتے ہیں اگر یہ مقدمات سرکاری عدالتوں میں جاتے تو ہر معاملہ میں کم از کم چار سے پانچ مقدمات سرکاری عدالتوں میں درج ہوتے، جس کے نتیجہ میں سالانہ سرکاری عدالتوں میں بیس ہزار مقدمات مسلمانوں کے درج ہوتے، مقدمات کی اتنی بڑی تعداد کا حل ہونا اور دس ہزار فیملی کا اپنے تنازعات میں شریعت کو نافذ کرنا بہت بڑی حصولیابی ہے۔ مولانا مجددی نے تربیت قاضی کے حوالے سے کہا کہ پہلا قضاۃ کا اجلاس اپریل 2018 میں اسی جامعہ میں منعقد ہوا تھا، بعض وجوہات کی وجہ سے دوبارہ یہ سعادت نہیں ملی اور آج آپ تمام حضرات کی دعاؤں سے دوبارہ یہ توفیق اللہ نے بخشی۔ انہوں نے کہا کہ امت میں اجتماعیت، ان کی دینی و شرعی شیرازہ بندی، شرعی نظام زندگی کا قیام بانیٔ جامعۃ الہدایہ کے مقاصد میں سے ایک اہم مقصد تھا، آج کا یہ پروگرام بھی انہیں مقاصد کی ایک اہم کڑی ہے۔ اس اجلاس کی صدارت مولانا خالد سیف اللہ رحمانی صدر مسلم پرسنل لا بورڈ نے کی جب کہ نظامت کے فرائض تبریز عالم قاسمی آرگنائزر دار القضا نے انجام دئے۔ اس اجلاس سے خطاب کرنے والوں میں مفتی انظار عالم، مفتی محمد جعفر ملی، مفتی انور و دیگر شامل تھے، مفتی عتیق بستوی کنوینر دار القضا کا تحریری پیغام پڑھا گیا۔ جس میں انہوں نے دار القضا کو ریڑھ کی ہڈی قرار دیا۔

شادی سے ناخوش بیوی نے شوہر پر چاقو سے کیا حملہ

رائسین، (یواین آئی) مدھیہ پردیش کے ضلع رائسین کے سلوانی تھانہ علاقے میں شادی سے ناخوش ایک خاتون نے چلتی موٹر سائیکل پر اپنے شوہر پر چاقو سے حملہ کر دیا جس کی وجہ سے وہ شدید زخمی ہو گیا، اسے اسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔ واقعہ کے بعد ملزمہ بیوی کو گرفتار کر لیا گیا۔ پولیس ذرائع کے مطابق ضلع کے سلوانی میں اپنی شادی سے ناخوش ایک خاتون سنگیتا نے سسرال سے کل شام بائک پر لے کر آ رہے شوہر ارون کیوٹ کی گردن پر اچانک چاقو سے حملہ کر دیا۔ اطلاع ملنے پر اہل خانہ نے زخمی کو سول اسپتال سلوانی پہنچایا جہاں ابتدائی طبی امداد کے بعد نوجوان کو تشویشناک حالت میں ڈسٹرکٹ اسپتال ریفر کر دیا گیا۔ پولیس کے مطابق نرمداپورم سے رخصت کرا کر لا رہے چلتی موٹر سائیکل پر ہی بیوی سنگیتا نے اپنے بیگ سے چاقو نکال کر شوہر کی گردن پر جان لیوا حملہ کر دیا، جس میں شوہر شدید زخمی ہو گیا۔ اطلاع ملنے پر سلوانی پولیس نے ارون کیوٹ کی رپورٹ پر مقدمہ درج کر کے اس کی بیوی سنگیتا کیوٹ کو گرفتار کر لیا ہے۔ سنگیتا کیوٹ نے پولیس کو بتایا کہ وہ ابھی شادی نہیں کرنا چاہتی تھی، اس کے گھر والوں نے زبردستی شادی کرائی تھی اور وہ شادی سے خوش نہیں تھی۔ اس کی شادی دو ماہ قبل بابئی ضلع نرمداپورم میں ہوئی تھی۔

ریچارج کے پیسے نہ دینے پر نوجوان نے باپ کو قتل کر دیا

جش پور، (یواین آئی) چھتیس گڑھ کے ضلع جش پور میں موبائل ریچارج کے پیسے نہ دینے پر ایک بیٹے نے اپنے باپ پر کلہاڑی سے حملہ کر دیا۔ مداخلت پر آنے والی سوتیلی ماں کو بھی بری طرح زدوکوب کر دیا۔ کلہاڑی کے وار سے زخمی باپ دم توڑ گیا۔ واقعہ کی اطلاع پر پتھل گاوں پولیس نے ملزم کو حراست میں لے لیا ہے۔ موصولہ اطلاع کے مطابق سائیں ناتھ ٹرکی (52) بیٹے رنجیت ٹرکی (30) اور دوسری بیوی سوتی ٹرکی کے ساتھ پتھل گاوں تھانہ علاقے کے چھور پیہری گاوں میں رہتا تھا۔ چند روز قبل ملزم رنجیت نے مزدوری کر کے کچھ پیسے کمائے تھے اور اپنے والد کو اپنی مزدوری کی کمائی ہوئی رقم ان کو رکھنے کی اجازت دے دی تھی۔ گزشتہ روز بیٹے نے اپنے والد سے موبائل ری چارج کرنے کے لیے رقم کا مطالبہ کیا۔ والد نے کہا کہ اس کے پاس ابھی پیسے نہیں ہیں، انہوں نے کہا کہ جیسے ہی انتظام ہو جائے گا وہ رقم دے گا۔ اس سے ناراض ہو کر وہ اپنے والد سے جھگڑنے لگا۔ جھگڑے کے دوران بیٹے نے کلہاڑی سے باپ پر جان لیوا حملہ کر دیا، جس کی وجہ سے اس کی موت ہو گئی۔ یہی نہیں، اس نے مداخلت کرنے آئی سوتیلی ماں کو بری طرح مارا اور زخمی کر دیا۔ ایف ایس ایل کی ٹیم کو موقع پر پہنچ کر تحقیقات کر رہی ہے۔ ملزم نوجوان رنجیت کو حراست میں لے لیا گیا ہے۔

اٹاوہ: ڈیوٹی پر تعینات خاتون ریل اہلکار کا ویڈیو گیم کھیلتے ویڈیو وائرل

اٹاوہ: (یواین آئی) دہلی ہاوڑا ریل شاہراہ کے سب سے اہم ریلوے جنکشن اتر پردیش کے اٹاوہ میں ریلوے ٹریک پر آن ڈیوٹی خاتون ریلوے ریل ملازمین کا ویڈیو گیم کھیلنے کا ویڈیو وائرل ہونے سے ہلچل مچ گیا ہے۔ اٹاوہ جنکشن ریلوے اسٹیشن کے سپرنٹنڈنٹ پورنمل بینا نے ہفتہ کو یہاں بتایا کہ وائرل ویڈیو کے بارے میں ان کو کوئی جانکاری نہیں ہے۔ ریلوے ٹریک پر کون خواتین لوڈو کھیل رہی تھیں۔ اس بارکی جانکاری نہیں ہے۔ اصل میں وائرل ویڈیو میں خاتون ملازم اپ ڈیوٹی کے دوران موبائل پر گیم کھیلتی دکھائی دی۔ اٹاوہ ریلوے اسٹیشن مال گودام کے نزدیک ریلوے ٹریک کا معاملہ بتایا جا رہا ہے۔ ویڈیو میں دکھ رہی چاروں خواتین ٹریک پر مرمت کا کام کرنے والی بتائی جا رہی ہے۔ وائرل ویڈیو میں صاف صاف دیکھا جا رہا ہے کہ دہلی ہاوڑا ریلوے ٹریلوے ٹریک کی دہلی جانے والی اپ لائن پر مرمت کا کام کرنے والی چار ریلوے خاتون ملازمین ٹرک کے درمیان بیٹھ کر موبائل پر لوڈو گیم کھیلتی نظر آ رہی ہے۔ وائرل ویڈیو میں صاف صاف سنا جا رہا ہے کہ ویڈیو گیم کھیلنے والی یہ ملازم خود اپنے منہ سے بیان کر رہی ہے۔ ویڈیو بنانے والے شخص نے ریلوے ملازمین کا اس حرکت کو اپنے موبائل فون میں ویڈیو بنا کر قید کر لیا۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ ریلوے ٹریک پر کیا کر رہی ہے تو انہوں نے صاف طور پر کہا کہ ہم ٹریک پر کام کرنے آئے ہیں۔ لوڈو نہ کھیلیں تو کیا کریں۔

چھتیس گڑھ: جعلی بینک برانچ کھول کر لوگوں کو دھوکہ دینے کا معاملہ سامنے آیا

سکتی، (یواین آئی) چھتیس گڑھ کے ضلع سکتی کے مالکھروڈا تھانہ علاقے کے گاوں چھپورہ میں اسٹیٹ بینک آف انڈیا (ایس بی آئی) کی فرضی شاخ کھول کر گاوں والوں کو دھوکہ دینے کا معاملہ سامنے آنے کے بعد مبینہ بینک منیجر تھانے سے فرار ہو گیا ہے۔ تحقیقات کے لیے موقع پر پہنچی پولیس ٹیم پانچ ملازمین سے پوچھ گچھ کر رہی ہے۔ تفصیلات کے مطابق چھپورہ گاوں کے وسیھاوی کمپلیکس میں ایس بی آئی بینک کی شاخ کھولی گئی ہے۔ مذکورہ بینک کے جعلی ہونے کا شک کرتے ہوئے گاوں والوں نے مالکھروڈا پولیس اسٹیشن میں شکایت کی، جس پر تھانہ انچارج راجیش پٹیل نے مین برانچ سکتی کے بینک حکام سے پوچھ گچھ کی۔ اس کے بعد بینک افسر اور پولیس ٹیم موقع پر پہنچی اور پولیس ٹیم کو دیکھ کر مبینہ بینک منیجر موقع سے فرار ہو گیا جس کے بعد پولیس بینک میں کام کرنے والے پانچ ملازمین سے پوچھ گچھ کر رہی ہے۔ اس حوالہ سے ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس راما پٹیل نے بتایا کہ گزشتہ روز جعلی اسٹیٹ بینک کی چھپورہ برانچ کی اطلاع ملتے ہی پولیس نے فوری طور پر کارروائی کرتے ہوئے جائے وقوعہ پر چھاپہ مارا اور جعلی بینک کھلنے کا جیسے ہی پتہ چلا ایف آئی آر درج کر کے معاملہ کی تحقیقات شروع کر دی گئی ہے۔

کشمیر میں موسم میں بتدریج بہتری

کسانوں سے فصل کٹائی دوبارہ شروع کرنے کی صلاح

سری نگر، (یواین آئی) وادی کشمیر میں برف و باراں کے مختصر مرحلے کے بعد موسم بتدریج بہتر ہو رہا ہے اور اس دوران کسانوں سے کہا گیا ہے کہ وہ اپنے کھیت کھلیانوں میں فصل کٹائی اور دیگر کام دوبارہ شروع کر سکتے ہیں۔ متعلقہ محکمے کے ایک ترجمان نے بتایا کہ وادی میں 28 ستمبر کو موسم مجموعی طور پر خشک رہنے کا امکان ہے تاہم بعد دوپہر کہیں کہیں ہلکی بارشیں ہو سکتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بعد ازاں وادی میں 29 ستمبر سے 6 اکتوبر تک موسم مجموعی طور پر خشک رہنے کا امکان ہے۔ محکمے نے اپنی ایڈوائزری میں کسانوں سے سے کہا ہے کہ وہ اپنے کھیت کھلیانوں میں فصل کٹائی اور دیگر کام دوبارہ شروع کر سکتے ہیں۔ دریں اثنا ناساز گار موسمی صورتحال کے باوجود وادی میں گلمرگ کو چھوڑ کر شبانہ درجہ حرارت معمول سے زیادہ ریکارڈ ہوا ہے۔ گرمائی دارالحکومت سری نگر میں کم سے کم درجہ حرارت 13.8 ڈگری سینٹی گریڈ ریکارڈ ہوا ہے جو معمول سے 4.0 ڈگری سینٹی گریڈ زیادہ ریکارڈ ہوا تھا۔ وادی کے شہرہ آفاق سیاحتی مقام گلمرگ جہاں کے افروٹ علاقے میں گذشتہ روز سیزن کی پہلی برف باری ہوئی، میں کم سے کم درجہ حرارت 6.8 ڈگری سینٹی گریڈ ریکارڈ کیا گیا جو معمول سے 0.1 ڈگری سینٹی گریڈ کم ریکارڈ ہوا تھا۔ وادی کے دوسرے مشہور سیاحتی مقام پہلگام میں کم سے کم درجہ حرارت 9.7 ڈگری سینٹی گریڈ ریکارڈ کیا گیا جو معمول سے 4.1 ڈگری سینٹی گریڈ زیادہ ریکارڈ ہوا تھا۔ سرحدی ضلع کپوارہ میں کم سے کم درجہ حرارت 13.0 ڈگری سینٹی گریڈ ریکارڈ کیا گیا جو معمول سے 4.4 ڈگری سینٹی گریڈ زیادہ ریکارڈ ہوا تھا۔ گیٹ وے آف کشمیر کے نام سے مشہور قصبہ قاضی گنڈ میں کم سے کم درجہ حرارت 10.8 ڈگری سینٹی گریڈ ریکارڈ کیا گیا جو معمول سے 2.5 ڈگری سینٹی گریڈ زیادہ ریکارڈ ہوا تھا۔

بی جے پی لیڈر نے ٹرین کے آگے کود کر خودکشی کر لی

جانجگیر - چمپا (یواین آئی) چھتیس گڑھ کے سینئر بی جے پی لیڈر اور اپوزیشن کے سابق لیڈر نارائن چندیل کے بھائی شیکھر چندیل نے نامعلوم وجوہات کی بنا پر کل دیر رات جانجگیر ریلوے اسٹیشن کے قریب ٹرین کے سامنے آ کر خودکشی کر لی۔ خودکشی کی وجوہات معلوم نہیں ہو سکیں۔ پولیس کو کوئی خودکشی نوٹ نہیں ملا، واقعے کے بعد آر پی ایف اور جی آر پی کے اعلیٰ پولیس افسران موقع پر پہنچ گئے، رات دیر گئے تک قریبی لوگوں کو خودکشی کی اطلاع ملی، جس کے بعد بڑی تعداد میں لوگ موقع پر پہنچ گئے۔ پولیس نے لاش کو پوسٹ مارٹم کے لیے ڈسٹرکٹ اسپتال بھیج دیا ہے۔ پولیس نے خودکشی کی وجوہات جاننے کے لیے اہل خانہ سے پوچھ گچھ شروع کر دی ہے۔ اس ہائی پروفائل کیس میں پولیس تمام پہلوؤں سے تفتیش کر رہی ہے، خودکشی کا امکان ہے۔ شیکھر چندیل (50) سابق اپوزیشن لیڈر نارائن چندیل کے چھوٹے بھائی تھے۔ شیکھر چندیل بی جے پی میں سرگرم سیاست کے ساتھ ساتھ اسکاوٹ گائیڈ کے ضلع کمشنر تھے۔

جموں و کشمیر میں پہلی بار بی جے پی مکمل اکثریت کیساتھ حکومت بنائے گی: مودی

جموں، (یواین آئی) وزیر اعظم نریندر مودی نے ہفتہ کو کہا کہ جموں و کشمیر میں تاریخی انتخابات ہو رہے ہیں، کیونکہ پہلی بار مرکز کے زیر انتظام علاقے میں مکمل اکثریت کے ساتھ بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کی حکومت بنے گی۔ مسٹر مودی نے یہ بھی کہا کہ ستمبر 2016 میں ہونے والی سرجیکل اسٹرائیکس نے ہندوستان کے دشمنوں کو ہلا کر رکھ دیا ہے اور اب کوئی بھی ملک کے خلاف سازش کرنے کی جرات نہیں کرے گا کیونکہ دہشت گردی کے آقا جانتے ہیں کہ مودی انہیں کہیں بھی مار سکتے ہیں"۔ جموں میں ایک بہت بڑی انتخابی ریلی سے خطاب کرتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا کہ یہ ان کی آخری انتخابی ریلی ہے، کیونکہ جموں و کشمیر میں انتخابات یکم اکتوبر کو ختم ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ آج 28 ستمبر پاکستان کے خلاف تاریخی سرجیکل اسٹرائیک کی برسی ہے۔ اسی دن ہم نے دشمنوں کو ان کے گھروں میں گھس کر مارا اور دنیا کو دکھایا کہ یہ نیا ہندوستان ہے، جسے اب ہلکے میں نہیں لیا جا سکتا۔ انہوں نے کہا کہ 2016 کی سرجیکل اسٹرائیکس نے دہشت گردی کے آقاؤں کو سب سے بڑا سبق سکھایا ہے کیونکہ اب کوئی ہندوستان کی خودمختاری کو ہاتھ لگانے کی جرات نہیں کر سکتا۔ وزیر اعظم نے کہا کہ" 2016 کی سرجیکل اسٹرائیک نے دہشت گردی کے حامیوں کو یہ سبق سکھایا ہے کہ کوئی بھی ہندوستان کی خودمختاری کو ہاتھ لگانے کی جرات نہیں کرے گا۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ اگر کوئی بھارت کے خلاف کچھ کرے گا تو مودی سرکار انہیں چھپنے کی جگہ نہیں دے گی اور انہیں سبق سکھائے گی۔ اس بیان میں وزیر اعظم نے یہ بھی یاد دلایا کہ 2016 کی سرجیکل اسٹرائیکس نے دنیا کو دکھا دیا ہے کہ ہندوستان اپنی خودمختاری کی حفاظت کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے اور اپنے دشمنوں کے خلاف سخت کارروائی کر سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ کانگریس اتنی گر گئی ہے کہ اس نے سرجیکل اسٹرائیک کے ثبوت مانگے۔

انہوں نے پوچھا کیا وہ ووٹ دینے کے لائق ہیں؟ انہوں نے کہا کہ آج مجاہد آزادی بھگت سنگھ کا یوم پیدائش بھی ہے۔ انہوں نے کہا کہ آج میں اس شہید ہیرو کو خراج عقیدت پیش کرتا ہوں۔ مسٹر مودی نے کہا کہ گزشتہ چند ہفتوں کے دوران انہوں نے انتخابی ریلیوں سے خطاب کے لیے جموں و کشمیر کے مختلف حصوں کا سفر کیا۔ انہوں نے کہا کہ "میں جہاں بھی گیا، لوگوں میں بی جے پی کے تئیں کافی جوش و خروش دیکھا۔" جموں و کشمیر کے لوگ کانگریس، پیپلز ڈیموکریٹک پارٹی (پی ڈی پی) اور نیشنل کانفرنس (این سی) سے تھک چکے ہیں۔"

نوبیاہتا خاتون نے پھانسی لگا کر خودکشی کر لی

بھنڈ، (یواین آئی) مدھیہ پردیش کے ضلع بھنڈ کے دھوڑ گاوں میں ایک نوبیاہتا خاتون نے پھانسی لگا کر خودکشی کر لی۔ پولیس نے موقع پر پہنچ کر لاش کو پھندے سے نکال کر پوسٹ مارٹم کے لیے لہار بھجوا دیا۔ آج لاش کو حتمی جانچ کے بعد لواحقین کے حوالہ کر دیا گیا۔ تھانہ لہار کے مطابق دھوڑ گاوں کی رہنے والی رنجنا جاٹو (22) کی شادی ایک سال قبل ہوئی تھی۔ دونوں میاں بیوی صوبہ گجرات میں رہتے اور کام کرتے تھے۔ حال ہی میں شوہر ستی وان اپنی بیوی رنجنا کے ساتھ گاوں آیا تھا۔ اب دونوں دوبارہ کاروبار پر جانے کے لیے تیار ہو رہے تھے۔ کل شام دونوں میاں بیوی گھر میں اکیلے تھے، جب رنجنا نے اپنی 6 ماہ کی بیٹی کو اپنے شوہر ستی وان کے گود میں یہ کہہ کر رکھا وہ کھانا بنانے جا رہی ہے ستیہ وان اپنی چھ ماہ کی بیٹی کے ساتھ گھر سے باہر آیا۔ جب وہ واپس آیا تو گھر میں تالا لگا ہوا تھا۔ جب بار بار پکارنے کے باوجود گیٹ نہ کھلا، اور شکوک و شبہات کا اظہار کیا گیا، کسی طرح وہ گھر کے اندر گیا تو دیکھا کہ اس کی بیوی پھندے سے لٹک رہی ہے۔ پولیس معاملہ کی تحقیقات کر رہی ہے۔

اڈیشہ میں بس الٹنے سے 4 تیرتھ یاتری ہلاک، 45 زخمی

بالاسور، (یواین آئی) اوڈیشہ کے جلیشور میں جمعہ کی دیر رات نیشنل ہائی وے 60 پر ایک بس کے الٹنے سے ایک خاتون سمیت چار یاتریوں کی موت ہو گئی اور 45 دیگر زخمی ہو گئے۔ پولیس نے ہفتہ کو بتایا کہ یہ حادثہ جلیشور پولیس اسٹیشن کے حدود کے تحت چلنتی چک کے قریب دوپہر تقریباً 12:45 بجے پیش آیا۔ اتر پردیش سے 57 مسافروں کو لے کر پوری جانے والی سیاحوں کی بس سڑک سے پھسل کر 20 فٹ نیچے کھیت میں گر گئی۔ زخمیوں کو مقامی جی کے بھٹار اسپتال میں داخل کرایا گیا ہے، جہاں ان میں سے 14 کو بعد میں ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر اسپتال منتقل کیا گیا، جہاں وہ سرجری اور آرتھوپیڈک وارڈز میں زیر علاج ہیں۔ انہوں نے کہ حادثے کے وقت زیادہ تر مسافر سو رہے تھے۔ شبہ ظاہر کیا جا رہا ہے کہ ڈرائیور گاڑی سے کنٹرول کھو بیٹھا جس کی وجہ سے یہ واقعہ پیش آیا۔ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سدھا کر نائک نے بتایا کہ اس واقعے میں تین افراد کی موقع پر ہی موت ہو گئی، جب کہ ایک کی موت ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر اسپتال لے جانے کے دوران ہوئی۔

کانگریس ہماچل کے وزیر کو وزارت سے برخاست کرے

ملک میں جہاں جہاں سیکولر پارٹیاں زیر اقتدار ہیں، وہیں اگر سیکولر حکومتوں کے وزیر بی جے پی و آر ایس ایس کی پالیسی پر مبنی بیان دے کر فسطائی طاقتوں کو اکسائیں گی تو حالات مزید کشیدہ ہوں گے: ایس پی لیڈر آصف صدیقی

پرتاپ گڑھ، (یواین آئی) سماج وادی پارٹی کے سینئر لیڈر آصف صدیقی نے ہماچل کانگریس حکومت کے وزیر وکرمادتیہ کے آر ایس ایس و بی جے پی کی پالیسی پر مبنی بیان کی سخت الفاظ میں مذمت کرتے ہوئے انہیں وزارت سے برخاست کرنے کا مطالبہ کیا۔ دیگر سیکولر پارٹیاں بھی فسطائی ذہنیت کے لیڈران کا مشاہدہ کر انہیں باہر کا راستہ دکھائے جس سے جمہوریت و آئین کی پاسداری کو یقینی بنایا جا سکے، انہوں نے سیکولر پارٹیوں کے آر ایس ایس ذہنیت کے لیڈران پر تبصرہ کرتے ہوئے مذکورہ تاثرات کا اظہار کیا۔ صدیقی نے کہا کہ آج ملک میں جمہوریت و آئین کی پاسداری کی وقت کی اہم ضرورت ہے۔ فسطائی طاقتیں ملک میں افرہ تفری کا ماحول بنا کر ملک کی سب سے بڑی اقلیت کو نشانہ بنا رہی ہیں، کہیں ہجومی تشدد تو کہیں لو جہاد کے نام پر ملک میں مسلمانوں کو زدوکوب کیا جا رہا ہے۔ اور بی جے پی کی صوبائی و مرکزی حکومتیں فسطائی طاقتوں کی حوصلہ آفزائی کرنے میں مصروف ہیں، ایسے حالات میں ملک میں جہاں جہاں سیکولر پارٹیاں زیر اقتدار ہیں، وہیں اگر سیکولر حکومتوں کے وزیر بی جے پی و آر ایس ایس کی پالیسی پر مبنی بیان دے کر فسطائی طاقتوں کو اکسائیں گی تو حالات مزید کشیدہ ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ ہماچل کانگریس حکومت کے وزیر وکرمادتیہ نے جس طرح سے آر ایس ایس و بی جے پی پر مبنی پالیسی پر بیان دے کر فسطائی طاقتوں کو اکسا کر شملہ کی سنجولی مسجد و منڈی مسجد پر انہدامی کارروائی کا اشارہ کیا، اس سے وہاں فسطائی طاقتیں سرگرم ہوئی اور مسجد کے خلاف احتجاج شروع کر دیا، اور حماچل حکومت تماشائی نظر آ رہی ہے، اور محبت کی دوکان

چلانے کا نعرہ دینے والے راہل گاندھی بھی تماشائی نظر آ رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کانگریس کی تاریخ کسی سے پوشیدہ نہیں ہے، کانگریس کے اقتدار میں بابری مسجد میں مورتی رکھوائی گئی، اور فسطائی طاقتوں نے آخر بابری مسجد کو منہدم کر دیا۔ کانگریس اقتدار میں میرٹھ، بھاگل پور و نیلی آسام تک فسادات کا سلسلہ چلتا رہا، اور ملیانہ کے مسلمانوں کے اجتماعی قتل کو کبھی بھلایا نہیں جا سکتا ہے۔ کانگریس پارٹی میں آج بھی فرقہ پرست طاقتیں سرگرم ہیں، اور وقت وقت پر اپنا رنگ دکھاتی رہتی ہیں۔ آصف صدیقی نے کہا کہ سیکولر پارٹیاں جب مسلمانوں کا ووٹ لینا ہوتا ہے تو وہ ایسا ہمدردی کا اظہار کرتی ہیں، جیسے ان سے زیادہ کوئی ہمدرد ہی نہیں ہے، اور اقتدار حاصل ہو جاتا ہے تو وہ آر ایس ایس کی پالیسی پر گامزن ہو جاتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ سیکولر پارٹیوں کو اپنا مشاہدہ کر فسطائی ذہنیت کے لیڈران کو باہر کا راستہ دکھانا ہوگا، جس سے جمہوریت و آئین کی پاسداری ممکن ہو سکے۔ انہوں نے کانگریس سے فسطائی ذہنیت کے لیڈران کو پارٹی سے باہر کا راستہ دکھانے کا مطالبہ کیا۔

Printed and Published by Saeed Ahmed Mohd. Nazeer for M/S URDU TIMES DAILY and Printed at The New Millennium Printer,14A Sitaram mill compound R, Boricha Marg,Lower Parel East-Mumbai 400011
And Published at 81/82, Kotwala House,Dr. Mascarenhas Road, Near Sitafalwadi, Mazgaon, Mumbai-400010. Tel:23700500., E-mail: editor@urdutimes.net
Chief Editor : Saeed Ahmed Mohd Nazeer , Political Editor : Farooque Ansari (Responsible for News and other Contents Under the PRB Act)

پونے کو علم کا گھر کہا جاتا ہے آج وہ جرائم کا گڑھ بن گیا: شرد پوار

مہایوتی سرکار پر تنقید، پونے کی خصوصیات کے بارے میں پوچھے جانے پر لوگ کہتے ہیں کویتا گینگ

پونے (ایجنسی) درمیانی عرصے کے دوران پونے میں کویتا گینگ کی دہشت بڑے پیمانے پر دیکھی گئی۔اس حوالے سے خبریں بھی سامنے آئیں۔ نیشنلسٹ کانگریس پارٹی کے صدر شرد پوار نے کویتا گینگ کے معاملے پر ریاستی حکومت پر تنقید کی ہے۔ پونے میں خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ پونے کو علم کا گھر کہا جاتا ہے۔ اگر پوچھا جائے کہ آج پونے کی خصوصیت کیا ہے تو لوگ کہتے ہیں کویتا گینگ۔ یہ کہتے ہوئے انہوں نے ریاستی حکومت پر سخت نکتہ چینی کی۔ جو لوگ آج اقتدار میں ہیں انہوں نے پونے میں کیا کیا ہے؟ میں قومی کام کے لیے دہلی جاتا ہوں، میں اس لیے دہلی جاتا ہوں کہ میں ممبر پارلیمنٹ ہوں۔ مہاراشٹر سے اخبارات لاتا ہے، ٹی وی لگاتا ہے۔ پھر کیا دیکھتے ہو؟ جب لوگ پونے کے بارے میں پوچھتے ہیں تو کیا خصوصیات کہتے ہیں؟ کویتا گینگ۔ ٹیلکو جیسی فیکٹری، بجاج جیسی فیکٹری، کرلوسکر کی فیکٹریاں پونے کی خصوصیت ہیں، تعلیم کا مہر گھر پونے کا خاصہ ہے، لیکن حکمرانوں نے کیا تسلیم کیا ہے؟ تو کویتا گینگ۔ یہ کہتے ہوئے شرد پوار نے گرینڈ الائنس پر تنقید کی۔ شرد پوار نے یہ بیان اس وقت دیا جب سابق ایم ایل اے باپو صاحب پاٹھارے نے شرد پوار کی موجودگی میں این سی پی میں شمولیت اختیار کی۔ کویتا گینگ اب کسی نے تقریر میں کہا کہ اگر نئی نسل حالیہ دنوں میں کیا کرتی ہے مجھے نہیں معلوم۔ کچھ ایسی گولیاں ہیں جو کھانے سے فوراً چاند پر جاتی ہیں اور چاند پر جانے کی صنعت آج پونے کے کچھ حصوں میں ہونے لگی ہے۔ آج کے حکمران پونے اور اس کے آس پاس کویتا گینگ، منشیات کی تجارت کو بڑھا رہے ہیں۔ جس کی وجہ سے پونے اور پونے کی نئی نسل برباد ہو جائے گی۔ آج یہ قسم روز بروز بڑھ رہی ہے۔ یہ بات شرد پوار نے بھی کہی۔ شرد پوار نے کہا، ایک ایم ایل اے جو عبوری طور پر پہنچ گیا ہے اس طرح کے کاموں میں لوگوں کی مختلف طریقے سے مدد کرتا ہے۔ اب وہاں بڑے بڑے بورڈ تھے جو میں نے آتے دیکھا۔ ہمارا مضبوط ایم ایل اے مضبوط کیا ہے؟ استفسار کیا کہ یہ ایم ایل اے مضبوط ہے تو بھنگڈ کیا ہے؟ اس کا نام کیا ہے؟ ٹنگرے ارے بابا آپ بتا رہے ہیں آپ کس کے ٹکٹ پر منتخب ہوئے ہیں؟ اس وقت آپ کی پارٹی کا سربراہ کون تھا؟ اس وقت یہ پارٹی کس نے بنائی؟ نیشنلسٹ کانگریس پارٹی کی بنیاد کس نے رکھی؟ سارا ہندوستان جانتا ہے اور آپ سے اس پارٹی کی طرف سے کام کرنے کی توقع ہے کیا کچھ نوجوان لڑکے امپورٹڈ کار میں سوار تھے اور دو نوجوان لڑکے اور لڑکیاں ان کے سامنے سے گزر رہے تھے اور وہ موقع پر ہی ہلاک ہو گئے۔ یہ دیوتا ایم ایل اے ایسے وقت میں تباہ اور زخمی ہونے والوں کی مدد کرنے کے بجائے تھانے جاتا ہے۔ کیا اس سے ووٹ مانگے گئے؟ شرد پوار نے یہ سوال ایم ایل اے سنیل ٹنگرے سے بھی کیا۔

میں اکشے شندے انکاؤنٹر کا جلد پردہ فاش کروں گا

وکلاء نے اٹھایا انکاؤنٹر کا معاملہ، اکشے کے وکیل نے کہا لوگ سب سمجھتے ہیں

تھانے (اسٹاف رپورٹر): بدلا پور کے ایک اسکول میں دو بچوں پر تشدد کے معاملے کا مرکزی ملزم اکشے شندے تھانے پولس کے ساتھ تصادم میں مارا گیا۔ میڈیا سے بات کرتے ہوئے اکشے کے وکیل امیت نے دعویٰ کیا کہ وہ جلد ہی سامنے آنے والے معاملات کو ریکارڈ کر کے عدالت میں پیش کر کے اس کی وضاحت کریں گے۔ بدلا پور کے ایک اسکول میں دو بچوں کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کی گئی۔ اس معاملے کے ملزم اکشے شندے کی پولس کے ساتھ تصادم میں موت ہوگئی، جس کے بعد اپوزیشن کی جانب سے مختلف سوالات اٹھائے گئے۔ چنانچہ حکمرانوں نے پولیس کا ساتھ دیا۔ حکمراں پارٹی اور اپوزیشن کے درمیان الزامات کے تبادلے کے درمیان، اکشے کے وکیل امیت کٹارنوارے نے ہفتہ کی شام تلوجہ سے ممبرا بائی پاس اور وہاں سے کلوا اسپتال کا سفر کیا تاکہ اس دن کے واقعات کو تازہ کیا جاسکے۔ اس میں پولیس نے شکایت میں درج واقعات کے وقت اور ترتیب کو چیک کیا اور انہیں ریکارڈ کیا۔ اس کے علاوہ انہوں نے ممبرا بائی پاس پر ٹپری ڈرائیوروں سے اس دن کے واقعہ کے بارے میں دریافت کیا۔ اس کے بعد وہ کلوا اسپتال گئے اور وہاں دریافت کیا اور معلومات حاصل کیں۔ وہاں انہوں نے صحافیوں سے بات چیت کی اور ان کے سوالات کا جواب دیا۔ پولیس کی جانب سے شکایت میں درج کیے گئے وقت کی کہانی، واقعات کی ترتیب، مجھے کتنا وقت لگا اور کیا ریکارڈ کیا گیا، کو دوبارہ بنانے کے بعد تمام معلومات عدالت میں پیش کرنا مناسب ہوگا۔ اگر میں اسے ابھی ظاہر کرتا ہوں تو اس سے میرے مؤکل کو کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ اس لیے میں جلد ہی اس کیس کو حل کروں گا، وکیل امیت نے کہا۔ میں یہ عدالت میں پیش کرنے کے لیے ثبوت اکٹھا کرنے کے لیے کر رہا ہوں کہ مجھے کیا ملا ہے اور کیا سچ ہے۔ ہماری لڑائی پولیس راج کے خلاف ہے۔ شیواجی مہاراج کی مہاراشٹر میں اس پالیسی کو کبھی برداشت نہیں کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ ہم سب وکلاء مل کر اس کا مقابلہ کریں گے، ان کا کہنا تھا کہ عدالت سے ہی انصاف ملنا چاہیے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ وہ یہ کبھی برداشت نہیں کریں گے کہ پولیس جج بن جائے۔

بھیونڈی میونسپل کارپوریشن میں وائرلیس میسجنگ سسٹم کا افتتاح

بھیونڈی (نسیم انصاری) بھیونڈی نظام پور شہر میونسپل کارپوریشن کے کمپیوٹر محکمہ کے تحت شروع کیے گئے وائرلیس میسجنگ سسٹم کا افتتاح آج ایڈمنسٹریٹر و کمشنر اجے ویدیا کے ہاتھوں عمل میں آیا اس موقع پر ایڈیشنل کمشنر وٹھل ڈاکے، ڈپٹی کمشنر (کمپیوٹر سسٹم) گھونگے، سسٹم منیجر مندار جوشی، پی آفس سپرنٹنڈنٹ سوپنل گائیکواڑ اور میونسپل کارپوریشن کے ملازمین موجود رہے بلدیاتی حدود میں ضروری خدمات کو جاری رکھنے کے لیے وائرلیس میسجنگ سسٹم کی اشد ضرورت مانی جارہی تھی دس سال قبل شروع کیا گیا وائرلیس میسجنگ سسٹم جدید تکنیکی لحاظ سے ناکارہ بن چکا تھا اس لیے انتظامیہ نے اس نئے وائرلیس میسجنگ کو اپنانے کا فیصلہ کیا مستقبل کو ذہن میں رکھتے ہوئے سسٹم وائرلیس کے طور پر شروع کیا گیا ہے میسجنگ سسٹم کی خرابی کی وجہ سے میونسپل کارپوریشن کی ضروری خدمات متاثر ہو رہی تھیں نیا وائرلیس میسجنگ سسٹم پورٹیبل ہے اور اس میں ایک ویڈیو کیمرہ بھی ہے جسے ہنگامی حالات میں تصاویر اور ویڈیو لینے کے لیے بھی استعمال کیا جاسکتا ہے مزید یہ کہ چونکہ مذکورہ وائرلیس میسجنگ سسٹم (واکی ٹاکی) سم پر مبنی ہے، اس لیے بیس اسٹیشن قائم کرنا لازمی نہیں رہ گیا ہے اس واکی ٹاکی کی مدد سے ہندوستان میں کہیں بھی پیغامات بھیجے جاسکتے ہیں۔

کھام گاؤں، واثق نوید ریاستی سماج گورو پرسکار سے سرفراز

کھام گاؤں (نمائندہ) کھام گاؤں شہر کی سماجی، ادبی، تعلیمی شخصیت واثق اللہ خان موثق اللہ خان

28 ستمبر کو ریاستی سماج گورو پرسکار سے نوازے گئے۔ انکے اس اعزاز پر انکے چاہنے والوں میں خوشیاں پائی جارہی ہے۔ ملی جانکاری کے مطابق جلگاؤں خاندیش کی فعال سماجی تنظیم راجندنی بہوادیش سنستھا ہر سال سماجی، تعلیمی، ادبی، طبی شعبوں میں نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے اشخاص کی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے انہیں اعزازات سے نوازتی ہے۔ اسی ضمن میں کھام گاؤں شہر کی معروف، سماجی، ادبی، صحافتی و تعلیمی شخصیت واثق اللہ خان المعروف واثق نوید کی ہمہ جہتی کارکردگی کا اعتراف کرتے ہوئے انہیں ریاستی سماج گورو پرسکار سے نوازا ہے۔ یہ ایوارڈ انہیں 28 ستمبر کو جلگاؤں خاندیش کلکٹر آفس کے بچت بھون ہال میں صبح 10 بجے منعقد ایک پروقار تقریب میں دیا گیا۔ واثق نوید کو یہ اعزاز ملنے پر انکے دوست احباب رشتے دار، ساتھی اساتذہ، و شہر کی معزز شخصیات نے انہیں مبارکباد پیش کرتے ہوئے مستقبل کے لیے نیک خواہشات پیش کی۔ معلوم رہے کہ واثق نوید فی الحال ضلع پریشد اردو ماڈل اسکول اٹالی میں اعلیٰ مرتبت صدر مدرس کے فرائض انجام دے رہیں ہیں۔

ماہم موری روڈ میونسپل اسکول میں یوم اساتذہ منایا گیا

ممبئ: ماہم 5 ستمبر ہندوستان بھر کے اسکولوں میں یوم اساتذہ کی تقریبات واقعی خاص واقعات ہیں۔ 5 ستمبر کو، اسکول اپنے اساتذہ کے لیے اظہار تشکر اور تعریف کے لیے مختلف سرگرمیوں کا اہتمام کرتے ہیں۔ 5 ستمبر 2024 ماہم موری روڈ اردو میونسپل اسکول نمبر 1 جماعت ہشتم کے طلباء نے محترم عرفان سر، شوکت سر اور توفیق سر اساتذہ کی زیر نگرانی میں یوم اساتذہ کی تقریب کا انعقاد کیا گیا۔ تقریب کا آغاز غفران احمد، عرشیہ بانو نے پرخلوص انداز میں قرآن مجید کی تلاوت اور ناز مین، رخسانہ کے ذریعے پروقار دعائیہ گیت پیش کیا بعد ازں جماعت سے سعید شیخ، زن یر انصاری، محمد برکت، محمد افسار، نفیس اعظم، الفیہ بیگم، صدف، نادیرہ، نمیرہ، وغیرہ طلباء نے اپنے اساتذہ کے تئیں اظہار تشکر کرتے ہوئے دلکش تقریریں، نظمیں اور اقتباسات پیش کیے۔ جس میں طلباء کی زندگیوں کی تشکیل میں اساتذہ کی اہمیت، سماج اخلاقی اقدار میں اساتذہ کا کردار جیسے نکات کا ذکر کیا گیا۔ اس پروقار تقریب کی نظامت کے فرائض جماعت ہشتم کی طالبہ راحت بانو کے ذریعہ انجام دی گئی۔ جملہ اسٹاف میں انصاری نصرت احمد سر، محمد ریاض سر، کے ذریعہ طلباء کی پرجوش کلمات سے رہنمائی کی گئی۔ اسکول کی صدر مدرسہ محترمہ بلقیس بانو اعظم انصاری کی جانب سے صدارتی خطاب سے پروگرام اختتام کو پہنچا۔ جماعت سے اجمل شیخ نے اظہار تشکر پیش کیا۔ اس تقریب نے اساتذہ اور طالب علم کے تعلقات کی اہمیت اور اساتذہ کے طلباء کی زندگیوں پر اثرات کو مزید تقویت بخشی۔

گوندھا پور، تعلیمی کانفرنس و استقبالیہ اجلاس

کھام گاؤں (واثق نوید) مرکزی مراٹھی پرائمری سکول گوندھا پور میں یک روزہ تعلیمی کانفرنس اور استقبالیہ اجلاس کا انعقاد 27 ستمبر کو کیا گیا اس تعلیمی کانفرنس میں کھام گاؤں پنچایت سمیتی کے بی ای او گانگواڑ صاحب، ناظر تعلیمات ایکڑے میڈم، اور روہنا کیندر کی کیندر پرمکھ ڈاکٹر نرملا جادھو بحیثیت مہمان خصوصی شریک تھے۔ پروگرام کی غرض وغایت پر گوندھنا پور کے کیندر پرمکھ الحاج ابوالمنتظر خان نے روشنی ڈالی ڈاکٹر نرملا جادھو نے نپن بھارت پروگرام سے متعلق رہنمائی کی۔ جبکہ ماٹھنی کے صدر مدرس محمد جمیل نے طلباء کے مختلف مقابلہ جاتی امتحانات کے تعلق سے تفصیلی معلومات فراہم کی۔ اس موقع پر پنچایت سمیتی کھام گاؤں کے حال ہی میں وظیفہ یاب ہوئے ناظر تعلیم، کیندر پرمکھ، صدر مدرسین کا استقبال کیا گیا۔

ممبئ میونسپل کارپوریشن ایچ ایسٹ وارڈ میں انعامی جلسہ سیرت النبیؐ مقابلہ

ممبئ میونسپل کارپوریشن کے تعلیمی محکمہ ایچ-ایسٹ وارڈ میں ایک شاندار سیرت النبی ﷺ نعتیہ و تقریری انعامی مقابلہ طلبہ کے مابین منعقد کیا گیا۔ جس میں اردو میڈیم کی ۱۲ اسکول سے ۲۴ طلبہ نے اپنی بہترین تقاریر اور نعت سے سامعین کا دل موہ لیا۔ پروگرام کو منظم طریقے سے اے-او اسکول محترم اشفاق احمد رحمن شاہ کی زیر سرپرستی میں انجام دیا گیا اور محترم بیٹ افسر اقتدار خان سر کی زیر نگرانی ایچ-ایسٹ وارڈ کے جملہ صدر مدرسین و انچارج صاحبان نے اس پروگرام کو ترتیب دیا اور دامے درمے سخن اس پروگرام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ پروگرام کی صدارت ڈپٹی ایجوکیشن آفیسر عالی جناب مختار شاہ صاحب نے انجام دی۔ ساتھ ہی پروگرام کو بہترین کامیابی دلانے میں ناظم پروگرام جناب سید اشتیاق احمد صاحب نے اپنے منفرد انداز بیان سے محفل میں چار چاند لگا دیے۔ معصوم نونہالوں کی حوصلہ افزائی کے لئے اردو یونین کے صدر محترم جاوید انصاری صاحب بھی اس تقریب میں تشریف فرما تھے، جناب تنویر سر، صدر مدرس عمران سر اور شفیع اللہ سر کی محنت، لگن اور ان کے جذبہ خلوص کے کام نے ایک مثالی پروگرام بنانے میں کوئی کسر نہ چھوڑی۔

ڈومبیولی کے قریب ۶ رکروڑ مالیت کی وہیل مچھلی کی قے پکڑی گئی

کلیان کرائم برانچ کی ٹیم کی کامیاب تفتیش، تین افراد گرفتار کئے گئے

کلیان (ایجنسی): کلیان کرائم برانچ کی ایک ٹیم نے جمعہ کو ڈومبیولی کے قریب کٹائی بدلا پور روڈ پر مانپڑا میں موریہ ڈھابہ کے قریب تین افراد سے وہیل کی قے (اوکاری) ضبط کی۔ یہ ملزمان پنویل کے قریب کے رہنے والے ہیں۔ اس ریورس کی مارکیٹ قیمت 6 کروڑ 22 لاکھ روپے ہے۔ گرفتار ملزمان کے نام انیل رادھا کرشنا بھوسلے، انکش شنکر مالی، لکشمن شنکر پاٹل ہیں۔ یہ تمام ملزمان پنویل علاقے کے واونجے موہدر، کساو، نیو پنویل علاقے کے رہنے والے ہیں۔ کلیان کورٹ نے ملزم کو اگلے منگل تک پولیس حراست میں رکھنے کا حکم دیا ہے۔ کلیان کرائم برانچ کے اسسٹنٹ پولیس سب انسپکٹر دتارام بھوسلے کو اطلاع ملی کہ پنویل علاقے کے تین افراد وہیل مچھلی بیچنے کے لیے ڈومبیولی علاقے میں آرہے ہیں۔ سینئر پولیس انسپکٹر اجیت شندے، اسسٹنٹ پولیس انسپکٹر سنتوش اوگلگے، اسسٹنٹ پولیس سب انسپکٹر بھوسلے کی رہنمائی میں پولس نے کٹائی بدلا پور روڈ علاقے میں جال بچھا دیا۔ مقررہ وقت پر منپڑا علاقہ میں موریہ ڈھابہ کے قریب تین افراد ایک کار میں آئے۔ پولیس نے اس موٹر کو گھیرے میں لے لیا۔ کار میں سوار تین افراد سے پوچھ گچھ کی۔ وہ بے ترتیب جواب دینے لگے۔ پولیس نے ان کے پاس موجود سفید مہر بند بیگ کی تلاشی لی۔ اس میں وہیل کی قے پائی گئی۔ اس قے کا وزن پانچ کلو چھ سو گرام تھا۔ پولیس نے ملزم کے خلاف وائلڈ لائف پروٹیکشن ایکٹ کے تحت غیر قانونی طور پر وہیل کی قے لے جانے اور اسے مارکیٹ میں فروخت کرنے کی کوشش کرنے پر مقدمہ درج کرلیا ہے۔ اس آپریشن میں اسسٹنٹ پولیس انسپکٹر سندیپ چوان، دتارام بھوسلے، کانسٹیبل گرو ناتھ جارگ، وشواس بھاوے، ولاس کڈو، متھن راٹھوڑ، گورکش روکڑے، خواتین کانسٹیبلوں نے حصہ لیا۔ ملزمان اس قے کو کس نے اور کہاں سے فروخت کرنے کے لیے لائے تھے اس بارے میں تفتیش شروع کردی گئی ہے۔

کھام گاؤں نل، روڈ، نالیاں کی تعمیر

کھام گاؤں (واثق نوید) کھام گاؤں شہر کا مسلم اکثریتی محلہ شوکت کالونی گزشتہ پندرہ بیس سالوں سے بنیادی سہولیات سے محروم تھا۔ پینے کے پانی کا کوئی انتظام نہ تھا، سڑکیں نالیوں سے محروم شوکت کالونی کی عوام کو ہمیشہ دشواریوں کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔ لیکن رکن بلدیہ ذکیہ بانو کے شوہر انیس جمعدار نے مقامی رکن اسمبلی آکاش فونڈ کر سے رابطہ قائم کر کے پوری کالونی کی کایہ پلٹ کردی۔ شوکت کالونی میں نئی پائپ لائن ڈال کر پورے محلے میں نل کنکشن، محلے میں 9 نئے روڈ، نئی نالیوں کی تعمیر کرایا۔ جس سے پورے محلے میں خوشی پائی جارہی ہے۔ محلے کے لوگوں نے ڈیجیٹل بورڈ لگا کر رکن اسمبلی آکاش فونڈ کر کا شکریہ ادا کیا۔ اور انیس جمعدار کا ہر گلی میں نوجوانوں نے استقبال کیا، بزرگوں اور خواتین نے دعاؤں سے نوازتے ہوئے مستقبل کے لیے نیک خواہشات پیش کی۔ معلوم رہے کہ اس محلے کی بدقسمتی یہ رہی کہ گزشتہ بلدیہ میں دو رکن بلدیہ صدر بلدیہ بھی رہے۔

۱۰ رہزار پیاری بہنوں میں ساڑیاں اور سوٹ تقسیم کریں گے

دیویندر فڑنویس بطور مہمان خصوصی شرکت کریں گے۔

ممبئ (اسٹاف رپورٹر) وزیر اعظم نریندر مودی کے یوم پیدائش کی یاد میں جاری سیوا پکھواڑا کے

تحت، ہفتہ 5 اکتوبر کی شام مہاڑا گراؤنڈ میں بی جے پی اقلیتی مورچہ کے ریاستی نائب صدر ایس ایم خان کی طرف سے منعقد ایک پروگرام میں 10 ہزار خواتین کو مفت ساڑیاں اور سوٹ، اوشیوارا میٹرو اسٹیشن کے قریب تقسیم کیا جائے گا۔ مہاراشٹر کے نائب وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس، امرتا تائی فڑنویس اور ممبئ بی جے پی کے صدر ایڈوکیٹ آشیش شیلار اس پروگرام کے مہمان خصوصی کے طور پر موجود ہوں گے۔ اس موقع پر بی جے پی کے ریاستی جنرل سکریٹری سنجے کینیکر، ممبئ کے جنرل سکریٹری سنجے اپادھیائے، مقامی ایم ایل اے بھارتی تائی لاویکر، اقلیتی مورچہ کے مہاراشٹر کے صدر ادریس ملتانی، بی جے پی کی خاتون ریاستی صدر چترا تائی واگھ، مہاراشٹر کے سابق وزیر داخلہ کرپا شنکر سنگھ، موجود رہیں گے۔ اس پروگرام میں مہمان خصوصی نائب صدر اعجاز دیش مکھ اقلیتی مورچہ ممبئ کے صدر وسیم خان شرکت کریں گے۔ ایس ایم خان نے مذکورہ معلومات اپنے جوگیشوری ویسٹ آفس میں منعقدہ پریس کانفرنس میں دیں۔

مالیگاؤں کے تاریخی قلعہ کی خندق سے مجلس کے عہدے داران کی گھن گرج

نعمانی پل کا ٹینڈر اندرون آٹھ دن کے بعد کھلے گا اور اس کام کا آغاز کر دیا جائے گا مفتی اسمٰعیل قاسمی

مالیگاؤں: (خیال اثر) مجلس اتحاد المسلمین کے مقامی رکن اسمبلی مفتی اسمٰعیل قاسمی نے جمعہ 27 ستمبر کو قلعہ خندق ہال میں ایک میٹنگ نما اجلاس سے مخاطب ہو کر کے کہا کہ میٹنگ کو جلسہ میں تبدیل ہوئی مَیں آپکی محبتوں کو سلام کرتا ہوں مجھ سے پہلے عبدالمالک شیخ، یوسف الیاس، ڈاکٹر خالد پرویز نے دوران تقریر کہا کہ ہم گدھوں کے ساتھ دوڑنا نہیں چاہتے، لیکن جھوٹ اتنی شدّت سے بولا جارہا تھا جو ہمارے دروازے تک آگیا قلعہ میں آکر کے گمراہ کرنے کی ناکام کوشش کی گئی مفتی اسمٰعیل قاسمی نے کام گیا کِیا، الحمدللہ آج پورے شہر میں 15 جگہوں پر کئی کروڑ روپے فنڈ سے تعمیری کام جاری ہے 20 کروڑ روپے کے کاموں کا عنقریب آغاز ہوگا، انڈر گراونڈ گٹر کی تعمیر کہ نام پر دوغلی سیاست کھیلی وہ انڈر گراونڈ گٹر کے کام میں حصہ دار ہیں انکے قریبی لوگ سپروائزر کی ڈیوٹی پر ایک لاکھ روپے ماہانہ تنخواہ پر ہیں پرشاشک کا استعمال کر کے ہمارے کاموں کو روکنے کی کوشش کی گئی، انھوں نے کارپوریشن کے فنڈ سے اتنی عظیم الشان شخصیت کے نام پر پل کی تعمیر پر چونا لگایا، ایک کروڑ سے اتنا چھوٹا نعمانی پل بنایا جو بارش کے دنوں میں ڈوب جاتا ہے مولانا عبدالحمید نعمانی رحمہ اللہ مالیگاؤں سے دلی تک انکی نام کی گونج تھی مَیں اس موقع پر آپکو خوشخبری سناتا ہوں نعمانی پل کا ٹینڈر پاس ٹینڈر اندرون آٹھ دن کے بعد نعمانی پل کی تعمیر کا آغاز ہوگا ان شاءاللہ، پانچ کروڑ 76 لاکھ روپے بجٹ سے شاندار پل کی تعمیر ہوگی ایک MLA کو سالانہ 5 کروڑ روپے فنڈ دیا جاتا ہے 2009 میں جسوقت MLA تھا اسوقت دو کروڑ روپے فنڈ ملتا تھا کانگریس راشٹروادی کی حکومت تھی اسوقت مقامی کانگریس پارٹی کے شیخ آصف شیخ رشید کانگریس کے منسٹرز سے کہتے انکو فنڈ مت دو ہماری کانگریس پارٹی کا نام خراب ہوگا الیکشن میں ہمیں نقصان پہنچے گا لیکن اللہ تعالیٰ کا فضل آپ لوگوں کی دعائیں 2019 میں MLA بننے کے بعد ہمیں کئی کروڑ روپے فنڈ ملا ڈھائی سال مہا وکاس اگھاڑی پھر مہا یوتی سرکار رہی، یہ ساری پارٹیاں جو سیکولر ہونے کا دعویٰ کرتی ہے لیکن انکے قول وفعل میں تضاد ہے اگر یہ مسلمانوں کے ہمدرد ہوتے تو چار ہزار پیدل یاترا میں ایک جگہ مسلمانوں کا نام لیتے، حالیہ پارلیمنٹ الیکشن میں سیکولر پارٹیوں کو ووٹ ملے ہیں تو وہ ہمارے اکابرین علماء مسلمانوں کی ووٹ کا نتیجہ ہے ٹائمز آف انڈیا کے مطابق ہم مسلمانوں نے اس مرتبہ 18 فی صد بڑھ کر ووٹ کیا تو ابکیبار 400 سو پار کا نعرہ لگانے والی مودی حکومت 240 پر سمٹ گئی، اگر ہم مزید دو فیصد اور ووٹ کیے ہوتے تو بی جے پی 100 سیٹوں پر سمٹ جاتی انکی 40 سیٹیں 100 ووٹ سے کم سے جیتی ہے انکو مسلمانوں کی ووٹ کی ضرورت پڑ گئی، ہم مسلمانوں کو ووٹ دینا جمہوری حق ہے ہمیں ووٹ کرنا ہے ورنہ ایسے لوگ ہم پر حکومت کریں گے اور ہمارے مذہب کو ختم کرنے کی کوشش کرتے رہے گے ہمارا شہر جس راستے پر جارہا ہے ہمیں ضمیر کی آواز پر ووٹ دینا ہوگا شیخ آصف 2019 اسمبلی میں 20 لاکھ کا قرض دار بتایا تھا اس بار وہ 30 کروڑ روپے خرچ کرنے کی بات کر رہے ہیں مالیگاؤں کو بکاؤ مال سمجھتے ہیں ابھی شیخ آصف نے برادری کے نام پر علماء وائمہ کو جمع کیا تھا انکو لفافہ دینا چاہا تو انھوں نے لینے سے انکار کر دیا، مرحوم شیخ رشید کا جملہ ان علماء سے مجھے گھن آتی ہے یہ خانوادہ اسی راستے پر چل رہا ہے گزشتہ دنوں فتح میدان میں خالد حاجی نے جمعیت علماء پر بنگلہ دیش میں فنڈنگ کا غلط الزام لگایا خالد حاجی نے نشہ مکت مالیگاؤں شہر میں تحریک چھیڑی وارڈ نمبر 7 میں نشہ آور اشیاء کی خرید و فروخت کرنے والے کا ہاتھ پیر توڑنے کی بات کی قانونی کارروائی نہیں کی اور انھیں نشہ والوں کے پارٹنر حصہ دار بن گئے، ہم تعمیری سیاست کر رہے ہیں ہم نے والی بال گراونڈ میں ہال و گیٹ بنایا، غالب نگر جھونپڑے کی مسجد میں چار گلیوں میں 20 لاکھ روپے سے روڈ بنائی، اسی طرح ہونے والے کام یونس عیسیٰ کے گھر والی گلی 25 لاکھ روپے سے روڈ یعقوب استاد اکھاڑے والی گلی 25 لاکھ روپے فنڈ، نعمانی پل 5 کروڑ 76 لاکھ روپے سے، معصوم شاہ کٹی والا روڈ 3 کروڑ روپے سے، وارڈ نمبر 17 میں چندن پوری گیٹ سے علامہ اقبال پل تک ڈھائی کروڑ روپے سے سمینٹ کانکریٹ روڈ بنے گا

تھانے میونسپل کارپوریشن کی تجاوزات کے خلاف سخت کارروائی، سات ہاتھ گاڑیاں اور متعدد غیر قانونی شیڈز ضبط

تھانے (آفتاب شیخ) تھانے میونسپل کارپوریشن نے بھیونڈی بائی پاس سڑک پر تجاوزات کے

خلاف سخت کارروائی کی۔ اس کارروائی میں لوہے کی چھ باکسیں، سات چھوٹے کیبن، چھ دکانوں کے باہر رکھی ہوئی چھتیں ہٹائی گئیں، اور سات ہاتھ گاڑیاں بھی ضبط کی گئیں۔ یہ کارروائی تھانے میونسپل کمشنر سوربھ راؤ کے احکامات پر ماجی واڈا گولڈن ڈائز ناکہ سے بھیونڈی جانے والی سڑک پر کی گئی۔ اس میں گیراج، پلاسٹک کے سامان کی دکانیں، اور پرانی چیزوں کی دکانوں پر کارروائی کرتے ہوئے ان دکانوں کے باہر رکھے گئے سامان کو ضبط کیا گیا۔ غیر قانونی چھتیں بھی ہٹائی گئیں، اور سڑک پر موجود پھیری والوں اور ہاکروں کے خلاف کارروائی کی گئی۔ اس کارروائی کی نگرانی تھانے کے ایڈیشنل کمشنر پرشانت روڑے نے کی، اور اس میں ڈپٹی کمشنر دِنیش تائیڈے، اسسٹنٹ کمشنر الکا کھیرے، اور ڈیزاسٹر مینجمنٹ افسر یاسین تڑوی سمیت دیگر متعلقہ اہلکاروں نے حصہ لیا۔ اس کارروائی میں سڑک پر پڑا ہوا کچرا اور تعمیراتی ملبہ بھی اٹھایا گیا، اور غیر قانونی طور پر پارک کی گئی گاڑیاں ہٹائی گئیں۔ یہ کارروائی مسلسل جاری رہنے کی اطلاع ڈپٹی کمشنر دِنیش تائیڈے نے دی۔

میونسپل کارپوریشن کے اساتذہ کا کامیاب مشاعرہ

اردو کے علاوہ دیگر زبانوں کے شعراء نے بھی اپنی تخلیقات پیش کی

ممبئ (محمد رفیق شیخ) ممبئ عظمٰی مدارس میں موجود ایسے اساتذہ جو شاعری میں طبع آزمائی کرتے ہیں ان کی حوصلہ افزائی اور اعزاز دینے کے لئے یوم اساتذہ کی مناسبت سے ایک مشاعرے کا کامیاب انعقاد ایجوکیشن آفس تریونی سنگم کری روڈ میں کیا گیا۔ اس ادبی تقریب کا آغاز ایجوکیشن آفیسر راجیش کنکال کے ہاتھوں شمع روشن کر کے کیا گیا۔ اس موقع پر پونہ سے ڈپٹی ڈائریکٹر راجیش شندے اور اسسٹنٹ ڈپٹی ڈائریکٹر جیوتی پریہار نے خصوصی طور پر مشاعرے میں شرکت کی۔ تقریب کے اغراض و مقاصد تقریب کے روح رواں ڈپٹی ایجوکیشن آفیسر نثار خان نے بیان کیے۔ ساتھ ہی آپ نے ممبئ عظمٰی مدارس کے افسران اور مہمانان کا گلدستہ دے کر استقبال کیا گیا۔ اردو، ہندی اور مراٹھی زبان میں اساتذۂ کرام نے اپنی تخلیقات پیش کی اور سامعین کی بھر پور داد وصول کی۔ مہمانان میں معروف شاعر حامد اقبال صدیقی نے اس تقریب کے انعقاد پر ڈپٹی ایجوکیشن آفیسر نثار خان کو مبارکباد دیتے ہوئے اپنے کلام سے سامعین کو محظوظ کیا۔ مشہور ناظم یوسف دیوان نے اپنی، آواز انداز اور شاعری سے سامعین کو مسحور کر دیا۔ معروف شاعر و ادیب ذاکر خان ذاکر نے بھی اپنے کلام سے سامعین کا دل جیت لیا، مزاحیہ شاعر سریش مشرا نے اپنے کلام سے سامعین کو خوب محظوظ کیا۔ نوجوان شاعر محسن ساحل، مقصود آفاق اور عابد علی سر نے اپنے کلام کے ذریعے سامعین کی بھر پور داد وصول کی۔ اس تقریب میں ڈپٹی ایجوکیشن آفیسر (سینٹرل) سجاتا کھرے، ڈپٹی ایجوکیشن آفیسر (سیکنڈری) آرتی بکانے، ڈپٹی ایجوکیشن آفیسر کرت کڑوے، ڈپٹی ایجوکیشن آفیسر مختار شاہ، اے۔ او اسکول ناصر علی، اے او اسکول اے۔ او اسکول شاہ اشفاق احمد، مشہور صحافی محمد رفیق شیخ اور اردو یونین کے صدر جاوید انصاری کے علاوہ بڑی تعداد میں اساتذہ اور صدور مدرسہ نے شرکت کی۔ ڈپٹی ایجوکیشن آفیسر نثار خان کے شکریے پر تقریب کا اختتام عمل میں آیا۔ اس کامیاب تقریب کی نظامت سید خالد (معلم و ادیب) نے بخوبی انجام دی۔

مسلم ماؤں بہنوں کے ساتھ بینکوں کا سوتیلا سلوک ناقابل برداشت

انٹرنیشنل ہیومن رائٹس کے صدر حضرت صابر نورانی تک شکایت پہنچی

مالیگاؤں: (خیال اثر) لاڈلی بہنا اسکیم کی رقومات بینک اکاؤنٹ میں آتے ہی ایک بار پھر ندی کے اس پار کی اسٹیٹ بینک آف انڈیا یونین بینک اور بڑودہ بینک میں مسلم خواتین کا ہجوم دیکھا جارہا ہے مسلم خواتین اپنے معصوم بچوں کے ہمراہ صبح کی اولین ساعتوں میں بینکوں میں قطار لگانے پر مجبور ہیں۔ ان خواتین کے ساتھ بینکوں کے سوتیلے سلوک کی شکایت انٹرنیشنل ہیومن رائٹس کے صدر حضرت صابر نورانی (مدنی دربار) تک پہنچی تو آپ نے فوراً اس تعلق سے خاتون رکن پارلیمان شوبھا تائی بچھاؤ سے رابطہ قائم کرتے ہوئے فوری طور مسلم خواتین کو ہونے والے درپیش مسائل کے ازالے کا مطالبہ کیا۔ ریاستی حکومت کی جاری اسکیم لاڈلی بہنا کے ذریعے تین ماہ کی رقومات یکمشت کیا آئیں کہ مالیگاؤں کی ماؤں بہنوں کی روپیہ نکالنے کے لیے قطاریں لگ گئیں۔ چونکہ تینوں بینکیں دیہی حلقہ میں موجود ہیں یہی وجہ ہے کہ خواتین صبح تا شام ڈھلے بینک عملہ کی لاپرواہی کے طفیل پریشانی کے عالم میں خوار ہو رہی ہیں۔ حد درجہ مشکلات کے بعد جب قطار میں میں ہوئی خواتین کا نمبر آتا ہے تو اسے یہ خبر دی جاتی ہے کہ اس کا بینک اکاؤنٹ بند کر دیا گیا ہے اور اسے دوبارہ جاری کرنے کیلئے کے وائے سی کرنا انتہائی ضروری ہے، خواتین پریشانی کے عالم میں آن لائن سینٹروں اور بینکوں کے چکر کاٹ رہی ہیں۔ مذکورہ تینوں بینکیں مالیگاؤں کی خواتین کو اس درجہ پریشان کئے ہوئے ہے کہ ہم بیان نہیں کر سکتے۔ شہری لیڈران کے علم میں ساری باتیں ہیں لیکن وہ سوائے ایک دوسرے پر الزام تراشی میں اس طرح مشغول ہیں کہ انھیں اس بات کا غم نہیں کہ شہر عفت ماب خواتین کس پریشانی سے گزر رہی ہیں۔ شہری لیڈران کو چاہیے کہ تینوں بینک کے نمائندوں کو خواتین کی رہنمائی کے لیے قلب شہر میں ایسی کوئی جگہ فراہم کر دیں جہاں سے خواتین کی نہ صرف رہنمائی کی جائے بلکہ کے وائے سی کی لعنت سے بھی چھٹکارہ نصیب ہو جائے۔

نیشنل اُردو اسکول ڈاکٹر ذاکر حُسین نگر

۳۶ رایکر سلوڑ میں سیرت النبیؐ جلسہ کا انعقاد

سلوڑ (اعظم خان) 28 ستمبر کو نیشنل اُردو ریسی پرائمری اسکول ڈاکٹر ذاکر حُسین نگر ۳۶ / ایکر سلوڑ میں جلسہ سیرت النبیؐ حافظ کی صدارت میں عمل میں آیا۔ مہمانِ خصوصی کے طور پر رئیس خان، مقرر خصوصی میں مولوی عرفان اور مولوی شہزاد حافظ، شعیب احمد خان صدر مدرس، جناب اسلم خان، انچارج اختر خان موجود تھے۔

مولوی عرفان نے اپنے روح پرور بیان میں آپؐ کی پیدائش اور بچپن کی منظر کشی بہترین انداز میں طلباء کے سامنے رکھی۔ اپنے بیان میں حضرت والہ نے بتایا کہ دنیا کی سب سے پہلی اوپن ہارٹ سرجری آپؐ کی دو فرشتوں کے ذریعہ کی گئی۔ مذید بتایا دنیا کی جتنی بھی بڑی ہستیاں گزری ہیں وہ بچپن ہی سے محنت اور لگن سے اپنے کام انجام دیتے ہیں۔ اسلئے اپنے مستقبل کی تیاری طلباء نے ابھی سے کرنی چاہیے۔ مولوی شہزاد نے اپنی باثر تقریر میں میں آپؐ کی ابتدائی سیرت پر روشنی ڈالتے ہوئے طلباء کو ہدایت دی کہ مدرسہ و مکتب میں بلاناغہ حاضر رہے اور خُوب دل لگا کر محنت کریں اور فُضول کاموں سے بچے۔ حافظ سلطان نے اپنے صدارتی کلمات میں طلباء اور اساتذہ کے سیرت النبیؐ کے عنوان سے لیے گئے امتحان کو کافی سراہایا، مزید کہا کہ ہم کو صحیح راستہ اختیار کرنا چاہئے ساتھ ہی ہمارے پیارے نبیؐ کی سیرت ہر ایک تک پہنچنی چاہئے۔ اس سے قبل تمام معززین کا استقبال مدرسہ ہذا کے صدر مدرس عبدالوحید خان نے کیا اور سیرت النبیؐ کے عنوان سے لیے گئے امتحان کی مختصر معلومات پیش کی۔ ابتدا میں طلباء نے سیرت النبیؐ کے اس جلسہ میں دلچسپ تقاریر اور نعتیں پیش کی۔ اس پروگرام کو کامیابی سے ہمکنار کرنے میں اسکول کے ٹیچرس میں مرزا نعیم بیگ، پٹھان شوکت خان، محمد اعجاز، شیخ غفار رشید، مرزا زبیر بیگ، شیخ رئیس مسعود، ابراہیم خان، اسمٰعیل خان، شیخ رحیم، محمد حذیفہ، شیخ سرفراز، معلمات میں سیدہ مہ جبین اور دیشمکھ امت الجمیل وغیرہ نے کافی محنت کی۔ جلسہ کے اختتام سے قبل سیرت النبیؐ کے عنوان سے لیے گئے امتحان میں بالترتیب اوّل، دوّم اور سوّم ایسے تین گروہ کی اسناد دیگر طلباء کا معززین کے ہاتھوں استقبال کیا گیا۔ بعد ازاں مولوی شہزاد صاحب کی دُعا کے بعد جلسہ کا اختتام عمل میں آیا۔

فکر امروز اپنے اخلاق کو پھول جیسا بنالو، تاکہ پاس بیٹھنے والا خوشبو تو حاصل کرلے۔

روزنامہ اردو ٹائمز ممبئی

اداریہ

حزب اللہ قائد کی شہادت عالم اسلام کیلئے افسوسناک

اسرائیل نے جمعے کی شب بیروت میں حزب اللہ کے ہیڈ کوارٹر اور دیگر اہداف کو نشانہ بنایا جس میں حماس کے عظیم لیڈر اسماعیل ہنیہ کی شہادت کے بعد تحریک مقاومت کی حمایت کرنے والی لبنان کی عسکری تنظیم حزب اللہ کے چیف کمانڈر کو بھی شہید کردیا گیا ہے۔ حزب اللہ کی فکری اور اعتقادی اختلاف اپنی جگہ لیکن جب سے طوفان الاقصیٰ آپریشن کا آغاز ہوا اس وقت سے ہی لبنانی تحریک مزاحمت ودفاع اقصیٰ بریگیڈ حزب اللہ نے حماس کے ساتھ اپنی حمایت کا پرزور اعلان کرتی رہی اور اسرائیل کو ناکوں چنے چبواتی رہی۔ گزشتہ کئی دنوں سے غزہ کے ساتھ ساتھ لبنان میں جو اسرائیلی جارحیت کا ننگا ناچ ہورہا ہے وہ کسی سے مخفی نہیں ہے۔ حزب اللہ کے قائد نصر اللہ کی شہادت نے جہاں بہت سے لوگوں کو غمزدہ اور اشکبار کیا وہیں ایک تعداد ایسی بھی ہے جو انکی ہلاکت سے جشن بھی منا رہا ہے اسکی ایک اہم وجہ تو ہیکہ شام میں بشار الاسد کی حمایت میں حزب اللہ کا اہم رول رہا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ جس طرح ماضی قریب میں اسماعیل ہنیہ نے حماس کو اپنی قائدانہ صلاحیت اور ایمانی بصیرت سے مستحکم کیا اور روح جہاد کی تحریک کے جانبازوں میں اس طرح آبیاری کی کہ آج وہ اسرائیل کے ایوان میں لرزاں ثابت ہورہے ہیں اور کئی دہائیوں سے دنیا کی جدید طاقت سے مسلح فوج سے نبرد آزما ہیں۔ اسی طرح حزب اللہ نے نصر اللہ کی قیادت میں عسکری اعتبار سے عالمی پیمانے پر ابھر کر آیا اور دشمنان اسلام کو چیلنج کررہا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ ایران کا اگلا قدم کیا ہوگا؟ کیا اسرائیل کے خلاف کوئی عملی اقدام کرے گا یا پھر مذمتی بیان دے کر خاموش ہوجائیگا۔ جبکہ دوسری طرف عرب اسلامی کے ایک رہنما کا کہنا ہیکہ حسن نصر اللہ کی شہادت میں ایران کا ہاتھ ہے، ایران نے اسرائیل کو حزب اللہ کی خفیہ معلومات فراہم کی ہے نیز اس نے سودا بازی کا معاملہ کیا ہے۔ اس معاملہ میں قبل از وقت قطعی طور پر کچھ کہنا درست نہیں ہوگا۔ حسن نصر اللہ کی شہادت صرف لبنان یا حزب اللہ کا نقصان نہیں، بلکہ یہ پوری مسلم دنیا کے لیے ایک لمحۂ فکریہ ہے۔ انھوں نے اپنی زندگی مسلمانوں کے اتحاد، مظلوموں کے دفاع اور دشمنوں کے خلاف مزاحمت کے لیے وقف کی تھی۔ ان کی شہادت مسلم دنیا کے لیے اس بات کا پیغام ہے کہ اگر ہم اسرائیلی ظلم وجبر، فلسطینیوں کی نسل کشی، اور عالمی طاقتوں کی ناانصافیوں کا مقابلہ کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں یکجہتی اور اتحاد کی ضرورت ہے۔ آج کا دور امت مسلمہ کے لیے اتحاد و اتفاق کا مطالبہ کرتا ہے۔ فلسطین، غزہ، اور دنیا کے دیگر مظلوم علاقوں کے حق میں کھڑا ہونا، اپنی آواز بلند کرنا اور عملی اقدامات اٹھانا ہر مسلمان کا فرض ہے۔ نصر اللہ کی شہادت مسلمانوں کے ضمیر کو جھنجھوڑنے کے لیے کافی ہے کہ وقت آگیا ہے کہ ہم آپس کے اختلافات کو بالائے طاق رکھ کر اسلام اور مسلمانوں کے دشمنوں کے خلاف متحد ہوں۔ نصر اللہ کی قربانی اس بات کی علامت ہے کہ اگر ہم فلسطین اور دیگر مظلوم مسلمانوں کی آزادی کے خواب کو شرمندۂ تعبیر کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں عزم وہمت کے ساتھ اپنے دشمنوں کا مقابلہ کرنا ہوگا۔ یہ وقت ہے کہ مسلم دنیا اپنی ذمہ داری کا احساس کرے اور فلسطینی عوام کے حق میں ایک مضبوط اور متحد آواز بن کر ابھرے۔

جھوٹوں کا بازار ہے خریدار کہاں سے آئیں۔۔۔؟

اس وقت ملکی سیاست اپنے عروج پر ہے جس میں ارباب اقتدار ہی اپوزیشن کا حکمراں سمجھ کر ایسی ایسی تنقید کررہے ہیں جسے سن کر یقین نہیں آتا کہ کہ یہ حکومت میں ہیں یا اپوزیشن میں؟ یعنی اب سیاست اتنی سستی، گندی، اور اوچھی سطح پر آچکی ہے رہنما اپنی حیثیت، عہدہ اور رتبہ کا بغیر جو منہ میں آتا ہے بول جاتے ہیں یہ تک نہیں دیکھتے کہ وہ سامنے کون ہے اور وہ سن کر کیا تاثر لے گا۔ اس زمرے میں کوئی چھوٹا بڑا نہیں حمام میں سبھی ننگے والی مثال ہے۔ اگر اپوزیشن حکمراں جماعت پر الزام لگائے تو سمجھا جاسکتا ہے کہ وہ اپوزیشن میں ہے اسکی یہ ڈیوٹی ہے کہ وہ حکومت پر تنقید کرے، الزامات لگائے، لیکن اگر ارباب اقتدار بھی وہی کرنے لگ جائیں تو یہ ملک کے لئے بہت بڑا المیہ کہلائے گا، انتخابات کا زمانہ ہے جموں کشمیر اور ہریانہ میں، زوردار انتخابی مہم چلائی جارہی ہے اس میں ایک سے بڑھ کر ایک وعدے بھی کئے جارہے ہیں لیکن اگر وہاں کی حکمراں جماعت از سر نو وعدہ کرے تو یہ ایک مذاق ہی ہوگا کیونکہ پانچ سال وہ اقتدار میں تھے تب یہ سب کیوں یاد نہیں آیا کہ عوام کی سہولیات کا کام کریں لیکن پانچ سال یوں ہی گنوا دیتے ہیں پھر الیکشن میں وعدے ہی وعدے کئے جاتے ہیں لیکن اب عوام بے وقوف نہیں رہ گئے وہ سب سمجھتے ہیں۔ آج جھوٹ اتنی آسانی سے اور اتنا چلا کر بولا جارہا ہے کہ اسے سچ سمجھ لیں جھوٹوں کا جیسے بازار لگا ہوا ہے اس میں چھوٹے بڑے کی تمیز بھی نہیں رہ گئی ہے اور نا ہی عہدے میں چھوٹے بڑے رہ گئے ہیں اگر وزیر اعظم کوئی بات کہہ رہے ہیں تو ظاہر ہے اس کا جواب اس سے بڑھ کر ہونا چاہیئے اس طرح جھوٹ بڑھتے بڑھتے بہت بڑا ہوجاتا ہے۔ انتخابی مہم میں تو جھوٹ کا بازار لگا ہوا ہے اتنا جھوٹ کہ عوام اسے ہی سچ سمجھ لے لیکن اب وہ سب نہیں چل رہا ہے بلکہ عوام بھی اب پرکھنے لگی ہے کہ کون کتنا سچ بول رہا ہے۔ حالانکہ پہلے کے سیاست دانوں میں ایمانداری، رواداری، خلوص اور کام کے تئیں پابند ہوا کرتے تھے لیکن اب کے سیاست دان صرف روپیہ تلاش کرتے ہیں کہ کہاں سے اور کیسے مال ودولت ہاتھ لگ جائے اسی لئے تو جسے دیکھو وہی تفتیشی ایجنسیوں کی نگاہ میں ہے اسے بھی ارباب اقتدار اپنے مطلب کے لئے استعمال کرلیتے ہیں اور اپنے سیاسی مقاصد کے لئے کسی کو بھی جیل میں ڈالنا آسان بن گیا ہے حتیٰ کہ وزیر اعلیٰ تک نہیں بخشے جاتے، یہ ملک کا سب سے بڑا المیہ ہے۔

رونا دھونا اور شکایت کرنا چھوڑ کر عمل کی دنیا میں آئیں کامیاب رہیں گے

مسلمان اب صرف شکایت کرنا، ایک دوسرے پر تنقید کرنا ہی جانتا ہے لیکن اپنے گریبان میں جھانک کرنہیں دیکھتا کہ وہ کیا کررہا ہے؟ جب تک مسلمان عمل کی دنیا میں تھا دنیا اس کے قدموں میں تھی سورج اسکی چوکھٹ پر سلام کرتا تھا لیکن جب سے وہ بے عمل ہوگیا حالات سے بے خبر ہوگیا مستقبل کی فکر نہیں رہی اپنے آپ کو بھلا دیا کہ وہ کیا تھا ان کے اسلاف کیسے تھے اس کی ذمہ داری کیا تھی سب کچھ بھول کر آج ایک دم بے اصولی زندگی گذار رہا ہے اسی لئے پریشان بھی ہے ویسے بھی جو چیز اپنے محور سے اپنے وجود سے ہٹ جاتی ہے وہ بگڑ جاتی ہے مسلمانوں کا بھی یہی حال ہے وہ اپنے وجود سے ہٹ چکا ہے اسلئے پریشان ہے۔ جبکہ آج بھی اگر وہ عمل کی دنیا میں آجائے تو کامیاب رہے گا۔ پہلی چیز علم ہے علم سیکھنے کی تاکید کرکے اسے اہم فریضہ قرار دیا گیا ہے مگر مسلمان علم سے دور ہوگا ی دوسری چیز شعور، اخلاق، بات چیت کا انداز، لین دین میں شفافیت، ایمانداری، حلال خوری، گناہوں سے بچنا۔ لیکن آج مسلمان یہ سب کچھ چھوڑے ہوئے ہے تعلیم سے دور، نہ ادب واحترام رہ گیا ہے نہ ہی وہ تہذیب کو اپنایا ہے اور نہ ہی بات چیت میں نرمی ہے وعدہ خلافی کو عادت بنالیا ہے ایمانداری ختم ہوچکی ہے۔ ایسے میں حرام خوری کی عادت پڑگئی ہے اخلاق کی گراوٹ اپنی انتہا کو ہے دین کی پاسداری نہیں رہی، دنیا کے لہو لعب میں مست ہوگئے ہیں چھوٹے بڑے کا ادب واحترام ختم ہوگیا ہے گناہ کو گناہ نہیں سمجھا جارہا ہے جبکہ جانتے سب کچھ ہیں مگر عمل سے خالی ہیں احساس ختم ہوچکا ہے ضمیر مردہ ہوگیا ہے اسلئے حرام کھارہے ہیں سود پر پیسہ چلارہے ہیں اور سود کھارہے ہیں جبکہ سود خوری اسلام میں حرام ہے۔ گویا آج ایسی کوئی گناہ بچی نہیں ہے جو مسلمان کرتا نہ ہو حالانکہ آج بھی کچھ لوگ دیندار، پاکباز، متقی اور شریف النفس ہیں جنکی وجہ سے ہی دنیا قائم ہے لیکن زیادہ تر لوگ اللہ پاک کو بھی دھوکہ دے رہے ہیں۔ اسی لئے انتہا درجہ پریشان ہیں اسلئے اگر مسلمان عزت کی زندگی اور دولقمہ کھانے کا انتظام کردوں تو اپنے آپ کو خوش نصیب سمجھا جائے گا۔ اس لئے مسلمان آج کے بعد اپنے آپ کو تبدیل کرنے اور اسے جے شری رام کے نعروں سے گونج جائے۔ لیکن یہ کب ہوگا جب تنگ نظر لوگ مسلمانوں کو گلے لگائیں۔

• فاروق انصاری ansarifarooq9@gmail.com

مسلم محلے، پاکستان، ریمارکس: ہوتا ہے شب وروز تماشا مرے...

معزز جج جسٹس ویداویاساچاریہ سریشانند نے بنگلورو کے مسلم اکثریتی علاقے کو "پاکستان" کہا تھا اور مالک مکان کرایہ دار کے تنازعہ پر ایک خاتون وکیل کے بارے میں بدتمیزی پر مبنی تبصرہ کیا تھا۔ ان کا تبصرہ، جو سوشل میڈیا پر وائرل ہوا تھا۔ ویڈیو میں انہوں نے بنگلورو کے مسلم اکثریتی علاقے کو پاکستان کہا تھا، دوسرے واقعے میں، جسٹس شریشانند کو خاتون وکیل سے یہ کہتے ہوئے دیکھا گیا اور سننے میں آیا کہ وہ کہہ رہے ہیں کہ "اپوزیشن پارٹی" کے بارے میں (خاتون وکیل) اتنا جانتی ہیں کہ وہ ان کے زیر جامے کا رنگ بھی بتا سکتی ہیں۔ یہ مسلمانوں کے محلے پر کیے گئے تبصرہ سے بھی زیادہ قابل اعتراض ہے۔

جاوید جمال الدین

بازیچۂ اطفال ہے دنیا مرے آگے
ہوتا ہے شب وروز تماشا مرے آگے

مشہور شاعر اسد اللہ خاں غالب نے پتہ نہیں مذکورہ اشعار کس موقع پر کہے تھے، لیکن یہ شعر کرناٹک ہائی کورٹ کے ایک معزز جج جسٹس ویداو یاساچاریہ سریشانند کے ذریعے مسلمانوں کی بستیوں اور محلوں پر متعصبانہ تبصرے پر قابل اطلاق ہے، ممکن ہے کہ یہ کسی جج کے ذریعے پہلی بار ایسا کہا گیا ہو، لیکن حقیقت یہ ہے کہ گزشتہ نصف صدی سے دائیں بازو کے سیاستدانوں کی زبان پر مسلمانوں کو پاکستانی اور اُن کی بستیوں کو منی پاکستان کہنا عام سی بات ہے۔ ان حضرات کی ایک طویل فہرست ہے۔ جن میں شیوسینا کے خود ساختہ سپریمو اور ہندوہردیہ سمراٹ آنجہانی بال ٹھاکرے سرفہرست رہے، لیکن آج اُدھو ٹھاکرے اور ادیتیہ ٹھاکرے کے دور میں صورت حال مختلف ہے اور یہ خوش آئند بات ہے۔

ماضی میں 1980 کے عشرے میں شیوسینا کو پہلی بار 1984 میں ممبئی میونسپل کارپوریشن میں اقتدار حاصل ہوا اور پہلے 1960 کی دہائی میں کیمونسٹ، پھر گجراتی اور جنوبی ہند باشندوں کے خلاف زہر اگلنے والے بال ٹھاکرے نے اپنی توپ کا رُخ مسلمانوں کی طرف موڑ دیا تھا، یہ سب بچپن سے اخبارات میں پڑھتے رہے، لیکن 1988 میں صحافت میں قدم رکھنے کے بعد دسہرہ ریلی میں شیوسینا کے جلسہ کی رپورٹنگ کرنے کا تقریباً دوعشرے تک موقعہ ملا اور یہاں بال ٹھاکرے ہی نہیں چھگن بھجبل، رام داس کرم، خود ایکناتھ شندے اور اُن کے گرو آنند دیگھے، منوہر جوشی جیسے شیوسینا لیڈروں کو بال ٹھاکرے کے ساتھ زہر اگلتے سنا ہے، ان بیانات میں اگر مگر لگاتے ہوئے کہہ دیا جاتا کہ ہم دیس دروہی مسلمانوں کے خلاف ہیں۔ "میرے پاس 1993 کی ایک محفوظ کٹنگ کی تحریر ہے، جس کے مطابق بال ٹھاکرے نے کہا کہ مسلمانوں کے ساتھ ایسا ہی سلوک ہونا چاہیئے جیسا جرمنی میں یہودیوں کے ساتھ سلوک ہوا ہے۔ بال ٹھاکرے نے ہمیشہ ہٹلر کو اپنا آئیڈل کہا تھا۔

رپورٹ کے مطابق ٹھاکرے نے آزادانہ طور پر، کھلے عام، اور اکثر ہٹلر، اس کی کتاب، نازیوں اور ان کے طریقوں کی تعریف کی۔ مثال کے طور پر، 1993 میں، انہوں نے ٹائم میگزین کو ایک انٹرویو دیا اور کہا کہ کیوں نہ (ہندوستانی) مسلمانوں کے ساتھ نازی جرمنی میں یہودیوں جیسا سلوک کیا جائے۔

یہ انٹرویو دسمبر 1992 اور جنوری 1993 میں ممبئی میں ہونے والے فسادات کے چند ماہ بعد سامنے آیا، جس میں تقریباً ایک ہزار افراد کو قتل کردیا گیا، جن میں اکثریت مسلمانوں کی تھی۔ ٹھاکرے ان ہفتوں کے دوران سرگرم رہے، انہوں نے اپنی پارٹی کے ترجمان، سامنا میں اداریہ لکھا کہ مسلمانوں کے ساتھ سلوک کیسے کیا جائے۔ مثال کے طور پر 9 دسمبر 1992 کو ان کا اداریہ ان سطروں پر مشتمل تھا: "پاکستان کو سرحد پار کرکے ہندوستان پر حملہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہندوستان میں 250 ملین مسلمان مسلح بغاوت کریں گے۔ یہ پاکستان کے سات ایٹم بموں میں سے ایک ہیں۔ ایک ماہ بعد، 8 جنوری، 1993 کو، یہ تحریر شائع کی گئی کہ بھنڈی بازار، نل بازار، ڈونگری اور پائیدھونی کے مسلمانوں کو، جنہیں ہم ممبئی کا منی پاکستان کہتے ہیں۔۔۔ کو موقع پر ہی گولی ماردی جائے۔ بلکہ انیتا پرتاپ کو سی این این چینل پر انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ مسلمانوں کو بحر عرب میں پھینک دینا چاہیئے۔ سرکاری طور پر کبھی کچھ نہیں کہا گیا اور پولیس تماشائی بنی رہی، بلکہ وہ کہتے رہے کہ پولیس کی خاکی وردی کے اندر میرے شیوسینک ہیں۔ البتہ دباؤ کے بعد معمولی کیس درج کیے گئے۔ کارروائی کبھی نہیں ہوئی، جو آج ماحول ہے کہ درجنوں ایف آئی آر درج ضرور کی گئی ہیں، لیکن کارروائی صفر ہی نظر آتی ہے۔

معزز جج جسٹس ویداویاساچاریہ سریشانند نے بنگلورو کے مسلم اکثریتی علاقے کو "پاکستان" کہا تھا اور مالک مکان کرایہ دار کے تنازعہ پر ایک خاتون وکیل کے بارے میں بدتمیزی پر مبنی تبصرہ کیا تھا۔ ان کا تبصرہ، جو سوشل میڈیا پر وائرل ہوا تھا۔ ویڈیو میں انہوں نے بنگلورو کے مسلم اکثریتی علاقے کو پاکستان کہا تھا، دوسرے واقعے میں، جسٹس شریشانند کو خاتون وکیل سے یہ کہتے ہوئے دیکھا گیا اور سننے میں آیا کہ وہ کہہ رہے ہیں کہ "اپوزیشن پارٹی" کے بارے میں (خاتون وکیل) اتنا جانتی ہیں کہ وہ ان کے زیر جامے کا رنگ بھی بتا سکتی ہیں۔ یہ مسلمانوں کے محلے پر کیے گئے تبصرہ سے بھی زیادہ قابل اعتراض ہے۔

یہ تبصرے ایسے تھے کہ سپریم کورٹ کو کرناٹک ہائی کورٹ سے رپورٹ طلب کرنے پر مجبور کیا، جو اس واقعے کے فوراً بعد پیش کی گئی، سپریم کورٹ کے چیف جسٹس چندر چوڑ نے کہا کہ کوئی بھی ہندوستان کے کسی حصے کو ٭ پاکستان نہیں کہہ سکتا۔ یہ بنیادی طور پر قوم کی خودمختاری کے خلاف ہے۔ سپریم کورٹ نے اس معاملے کو اٹھایا اور کرناٹک ہائی کورٹ سے متنازع تبصرہ پر رپورٹ طلب کی۔ آئی چندر چوڑ کی قیادت میں اور جسٹس ایس کھنہ، بی آر گاوائی، ایس کانت اور ایچ رائے پر مشتمل پانچ ججوں کی بنچ نے 20 ستمبر کو آئینی عدالت کے ججوں کے لیے عدالت میں اپنے تبصروں کے بارے میں واضح رہنما اصول قائم کرنے کی ضرورت کا اظہار کیا تھا۔ چندر چوڑ نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ اس طرح کے تبصرے ذاتی تعصب کی عکاسی کرتے ہیں، خاص طور پر جب انہیں کسی خاص جنس یا برادری کی طرف متوجہ کیا جاتا ہے۔ لہٰذا، ہر کسی کو غلط بیانات کرنے سے گریز کرنا چاہیے۔ ہمیں امید ہے اور یقین ہے کہ تمام اسٹیک ہولڈرز کو تفویض کردہ ذمہ داریاں بغیر کسی تعصب اور احتیاط کے پوری کی جائیں گی۔ سپریم کورٹ کے بنچ نے کہا کہ جب سوشل میڈیا کمرہ عدالت میں ہونے والی کارروائی کی نگرانی میں اہم کردار ادا کرتا ہے تو اس بات کو یقینی بنانے کی اشد ضرورت ہے کہ عدالتی ریمارکس عدالتوں سے متوقع آداب کے مطابق ہوں۔ میں نے اوپر کی سطروں میں ذکر کیا ہے کہ شیوسینا کے سپریمو بال ٹھاکرے کے ساتھ ہی ایک لمبی تہی ہے اور اس فہرست میں بہت سے ناموں میں ماضی میں اوما بھارتی، ونئے کٹھیار، سادھوی رتمبرا، حال میں پرگیہ سنگھ ٹھاکر نے ہمیشہ اشتعال انگیز تقاریر کیں، اور اب دیکھیں ایک مرکزی وزیر گری راج کشور تو اٹھتے بیٹھتے فحش گالیاں دیتے ہیں، اور ممبر پارلیمنٹ اور پھر وزیر کا حلف اٹھاتے ہوئے جو قسمیں کھاتے ہیں، انہیں اس کا ذرا سا بھی احساس نہیں ہوتا ہے۔ ان میں آسام کے وزیر اعلیٰ سرما، یوپی کے بابا یوگی اور ہماچل پردیش میں ایک کانگریسی وزیر بھی اس فہرست میں شامل ہوچکا ہے۔

البتہ اس بار ایک بات ضرور اچھی ہوئی ہے کہ سپریم کورٹ نے ازخود کار کرناٹک۔ کے جج کے نازیبا اور متعصبانہ ریمارک کا نوٹس لیا اور کارروائی شروع بھی کی لیکن یہ افسوسناک امر ہے کہ متعصب جج صاحب کی ذراسی معافی تلافی پر ان کے خلاف کارروائی روک دی گئی، اگر جج کے خلاف سخت کارروائی کی جاتی تو یہ ایک نظیر بنتی بلکہ دوسروں کے کان کھڑے ہو جاتے۔ ویسے سچائی یہ ہے کہ اب تو یہ زہرافشانی مسلمانوں کے کانوں کو زہر بھی نہیں لگتا ہے۔ عادت جو پڑگئی ہے۔

اردو ٹائمز میں شائع ہونے والے مضامین و مراسلات میں پیش کردہ آرا مضمون نگاروں اور مراسلہ نگاروں کی ذاتی رائے ہے۔ ان سے ادارے کا اتفاق ضروری نہیں۔

مراسلات

وقف ترمیمی بل اور ناموس رسالت

موجودہ حکومت کے فاسد نظریات نے یہ طے کرلیا ہے وقف ترمیمی بل ہر حال میں لانا ہے اور گستاخ رسول کی پشت پناہی کرکے مسلمانوں کی دل آزاری کرکے ہندو مسلم کرکے دونوں میں ایک آہنی دیوار کھڑی ہوجائے تاکہ اوٹ بینک میں ہم کامیاب ہوجائیں اور کچھ نام نہاد سفید پوشاک دلالوں کو بھی تیار کرکے میدان میں چھوڑ دیا اور وہ سفید پوشاک صوفیوں کی شکل میں عالموں کے لباس میں جیسے کی ایک مولانا صاحب جو کی اپنی جماعت میں بڑے مانے جاتے ہیں وہ صاحب حکومت کی دلالی میں ایوارڈ لینے کے لئے کوئی کسر باقی نہ رکھی ایسے مکار دلالوں کی دلالی سے حد تو جب کردی کی میڈیا کے سوالوں پر NRC کو ضروری بتا کر آئندہ بھی بتا دیا خیر یہ تو بات مکاروں کی تھی مسلمانوں آپ کو مایوس ہونے کی ضرورت نہیں ہے ابھی بھی علامہ فضل حق خیرآبادی علامہ حسرت موہانی ودیگر علماء حق علیہم الرحمۃ والرضوان کے غلام زندہ ہیں علماء سو کے دلالیوں کا پردہ فاش کرکے قوم کی سہی رہنمائی کرنا ان کے زندگی کا محبوب مشغلہ ہے۔ اب ہم آپ سے اپنے اصل موضوع کی طرف آتے ہیں جو کی اس وقت ہر مسلمان کے دل کی دھڑکن بنا ہوا ہے۔ وہ ہے ناموس رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ اور وقف ترمیمی بل۔ ان دونوں کاموں کے لئے بہت کچھ کوششیں کی گئی مگر نتیجے میں بلڈوزر اور پولس کا ڈنڈہ اور جیل اس کے علاوہ کچھ حاصل نہ ہوا ایسے نازک موڑ پر کچھ نئی تدبیریں اپنا کر دیکھیں کیونکہ ہم نے دیکھا ہے ہمارا حریف سی سی کیمرے کے ذریعہ اور کپڑوں کے ذریعہ ہم پر کارروائی کرتا ہے۔ لہذا ایک ناقص مشورہ اس ناچیز کا ہے ایک احتجاج ایسا کیا جائے جس میں صرف برقع پوش خواتین اسلام کی ایک لمبی تعداد ہو اور، ہاتھوں میں پلے کارڈ ہو جس میں اپنی مانگیں ہوں اور کسی سرکاری دفتر کا گھیراؤ ہو یا شاہ راہ کو جام کیا جائے اپنی باتوں کے منوانے تک اور انمیں مردوں کی ایک جماعت دور ہٹ کر ان کی نگرانی کریں امید قوی ہے کی اس طرح کے احتجاج سے حکومت کی پریشانی بڑھے گی اور باتیں مانی جائینگی ایک بار ایسی ترکیب بنائیں انشاء اللہ مجھے پوری امید ہے کہ کامیابی ملے گی خدانہ کرے کی کامیابی نہ ملے تو کم از کم شرپسندوں کی شرارت سے اور خاکی وردی کی زیادتی سے اور بلڈوزر کی غلط کارروائیوں سے محفوظ رہیں گے بہر صورت اس طریقے پر نقصان کم فائدے کی امید زیادہ ہے۔۔

اجمل حسین یار علوی، بھیونڈی

ماں حوا علیہ السلام کی بیٹیوں تمہیں کیا ہو گیا ہیں؟

ماں حوا علیہ السلام، ماں مریم علیہ السلام، ماں خدیجہ، ماں عائشہؓ کی بیٹیوں تمہیں کیا ہو گیا ہیں کہ تم ارتداد تک قدم بڑھانے کیلئے تیار ہو؟ اسلام تو ایک دستور حیات کا مذہب ہے اس کی تعلیمات پاکیزہ ہیں۔ اس نے عورت ذات کو جہالت کی دلدل سے نکال کر ماں، بیٹی، بہن اور بیوی کے درجات عطا کئے، پروقار عزت بخشی۔ مومنات کی ایک اہم پہچان یہ ہے کہ وہ بڑی پاک باز اور عفت مآب ہوتیں ہیں۔ اسے عفت وعصمت کے تحفظ پر جنت کی بشارتیں دی گیں ہیں۔ آزادی نسواء کے پرفریب اور دنیا کی عارضی چمک دمک کی ودلکشی کی وہ لالچی نہیں ہوتیں ہیں۔ اسلام نے انسانیت کے تحفظ وبقا اور سماج میں امن وسکون کے حصول کیلئے بدکاری کے تمام راستوں کو بند کرنے پرزور دیا ہے۔ اسلامی تعلیمات میں جگہ جگہ پاک باز مسلمان مردوں اور پاک دامن عورتوں کی صفات شامل ہیں۔ بدکاری سے پرہیز اور شرم گاہوں کی حفاظت کا درس دیا گیا ہے۔ اسلام میں اللہ کا حکم اور پیغمبر رسول اکرم ﷺ کا بتایا ہوا طریقہ دنیا میں مومنوں کو مومنات کی طرح زندگی جینے کا درس دیا گیا ہے۔ تاکہ دنیا کی چندروزہ زندگی کے بعد آخرت کے امتحان میں ہم کامیاب ہوکر جنت کے حقدار بنیں۔ آج کا دور ہی نہیں ہمیشہ ہی سے یہ کوشش کی جاتی رہی کہ اس دین کے ماننے والے اور ماننے والیوں کو فتنوں میں مبتلا کیا جائے لیکن ثابت قدم فرزندان توحید ودختران توحید اپنے ایمان کی حفاظت کرہی لیتے ہیں۔ ان کے قدم کبھی بھی ڈگمگاتے نہیں۔ ہمیں اعلیٰ اخلاقی قدروں کا دامن نہیں چھوڑنا چاہئے، ہمارے خلاف ایسی سازشیں ہوتی رہیں گی ہمیں اپنے دین پر ایمانی جذبے کے ساتھ ثابت قدم رہنا ہیں۔ اسی میں ہماری دنیاوی اور دینوی بھلائی ہیں۔

رازوں کی حفاظت کیجئے

حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جب ایک شخص کوئی بات کہے اور چلا جائے تو یہ بھی امانت ہے"۔ کسی کی ٹوہ میں نہ لگیں۔ عیوب کی پردہ پوشی کریں۔ کسی شخص نے آپ سے کوئی ایسی بات کہی جس کو وہ دوسروں سے چھپانا چاہتا ہے، آپ پر اعتماد کرتے ہوئے اس نے اپنے دل کے خیالات کا اظہار کیا تاکہ آپ کوئی مشورہ دے سکیں یا اس کے دکھ درد میں کام آئیں، تو آپ کے لیے اس کی یہ بات امانت کے درجے میں ہے، اپنی ذات تک اسے محدود رکھیں، دوسروں کو بتانا جائز نہیں اس سے اس کے اعتماد کو ٹھیس پہنچے گی اور تکلیف کا احساس ہوگا۔ کسی کی کمزوریوں کے پیچھے نہ پڑیں بلکہ اچھائیوں پر نظر رکھیں۔ رازوں کی حفاظت کریں۔ امانتوں کا پاس ولحاظ رکھیں۔ بسا اوقات انسان دوستی اور تعلقات کی بنیاد پر کسی سے کچھ کہہ دیتا ہے اور اسے یقین ہوتا ہے کہ میرا یہ راز اس کے سینے میں محفوظ رہے گا مگر دوسرا شخص اس کا خیال نہیں کرتا بالخصوص جب دونوں میں کسی وجہ سے دوستی رنجش میں تبدیل ہوجاتی ہے، تو اس کے سارے راز دوسروں کے سامنے اگل دیتا ہے، تاکہ اس کی تحقیر ہو اور لوگ اسے برا بھلا کہیں یہ نہایت براعمل اور نچلی حرکت ہے، اس سے خدا ناراض ہوتا ہے اور نہ معلوم خدا کی کون سی ناراضگی ہلاکت کا سبب بن جائے۔ اگر کسی کا کوئی راز یا عیب معلوم ہوجائے تو خوامخواہ اسے نہ پھیلائیں بلکہ پردہ پوشی کریں، تحقیر اور تذلیل نہ کریں۔ کسی کی جاسوسی نہ کریں۔ کسی کی خاموشی اور کمزوری کا ناجائز فائدہ نہ اٹھائیں۔ خدا کا خوف کریں۔ کسی کی عزت نفس کو مجروح نہ کریں۔

سیف الاسلام۔ جمال پور۔ دربھنگہ

دل کا صاف، زبان کا سچا

ہمارے سماج کا بہترین انسان کسے قرار دیا جاسکتا ہے؟ یہ ایک اہم سوال ہے اس کا خالصتاً دنیاوی جواب یہ ہے کہ جس کے پاس دولت کی انبار ہو، بڑی بڑی گاڑیاں اور اونچے اونچے بنگلے ہوں، بینک بیلنس بہت زیادہ ہو ایسے ہی لوگ سماج میں عزت کی نگاہوں سے دیکھے جاتے ہیں، بڑے اور بہترین مانے اور جانے جاتے ہیں۔ اور اگر دینی نقطۂ نظر سے دیکھا جائے تو کسی بھی فرد کو معاشرہ کا بہترین انسان قرار دینے کا ایک دوسرا معیار اور پیمانہ سامنے آتا ہے جیسا کہ ہمارے نبی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحیح حدیث میں ارشاد فرمایا کہ، تم میں بہترین شخص وہ ہے جو دل کا صاف اور زبان کا سچا و پکا ہو،، (صحیح الجامع للالبانی) دل کے صاف ہونے کا مطلب ہے کہ دل میں کسی کے متعلق کسی طرح کا حسد، کینہ، بغض، عناد اور جلن نہ رکھتا ہو۔ زبان کا سچا ہونے کا معنی ہے کہ وہ زبان سے سیدھی سچی بات نکالے، وعدہ کا پابند ہو، زبان سے کسی کی دل آزاری نہ کرے، انہیں درج بالا اوصاف حمیدہ کے حامل افراد سماج کے بہترین لوگوں میں شمار کئے جاتے ہیں اللہ تعالیٰ ہمارے اندر مذکور خوبیاں پیدا فرمائے آمین۔

رفیق عالم ریاضی اررِیہ، بہار

ممبئی کی لوکل ٹرین

بعض دفعہ بسوں اور ٹرینوں سے کیے گئے اسفار میں پیش آنے والے واقعات زندگی بھر یاد رہ جاتے ہیں اور بہت کچھ سکھ دے جاتے ہیں، ممبئی کی لوکل ٹرینوں سے آمدورفت کا تجربہ رہا ہے، لوکل ٹرین کے ڈبے اکثر و بیشتر اس طرح کھچا کھچ بھرے ہوتے ہیں کہ بلا مبالغہ آپ اپنے دائیں بائیں چپکے آدمیوں کی مونچھوں کے بال اور پیشانی کے بآسانی گن سکتے ہیں، لوکل ٹرینوں میں اس وقت بڑی دقت ہوتی ہے جب آپ introvert اور شریف طبیعت کے حامل شخص ہوں، رش بہت ہو اور لوگوں کے اس جمگھٹے کے بیچ پسے ہوئے آپ لٹکتے کھڑے ہوں۔ آپ کا اسٹیشن قریب ہو مگر آپ دیکھتے ہیں کہ جوانوں کی فوج ظفر موج دروازے تک لٹکی ہوئی ہے، بلکہ بعضوں کا آدھا سراپا ٹرین کے ڈبے سے باہر کو نکلا ہوا ہے۔ مجال ہے جو آپ کسی کو ایک تنکا ہلا ڈُلا کر آگے بڑھ جائیں اور عین وقت پر اپنے معین اسٹیشن پر اتر پائیں۔ وہیں، اسٹیشن پر سے ٹرین میں دھکا بکی کرتے ہوئے چڑھنے والے افراد کا ہجوم، مطلوبہ اسٹیشن پر اترنے کے عمل کو قریب قریب ناممکن بنادیتا ہے۔ احقر کو بارہا ایک دو اسٹیشن آگے اتر کر واپس آنا پڑا ہے۔ اس کا حل بہتوں نے بتایا ہے لیکن اس کا بھی success rate بھی اچھی قسمت پر منحصر ہے۔

فرنود رومی

بچوں کو سلام کرنا سکھانا اشد ضروری

انسان کا مزاج اللہ تعالیٰ نے ایسا بنایا ہے کہ وہ دوسرے انسان سے ملاقات کے وقت محبت کے پیغام پر مشتمل کوئی جملہ دوسرے شخص کو مانوس وخوش کرنے کیلئے کہتا ہے۔ مثلاً ہندو لوگ ملاقات کے وقت نمستے یا نمسکار کہتے ہیں، کچھ ہندو رام رام کہتے ہیں، اور انگریزی داں طبقہ گڈ مارننگ، گڈ ایوینگ اور گڈ نائٹ جیسے الفاظ استعمال کرتا ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل زمانہ جاہلیت میں بھی ملاقات کے وقت مبارکبادی کے کلمات کہنے کا رواج تھا لیکن جب اسلام آیا تو اللہ تعالیٰ کے حکم پر آپ نے ملاقات کے وقت "السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ" کہنے کا طریقہ جاری فرمایا اس کے معنی ہیں کہ تم پر اللہ تعالیٰ کی رحمت اور سلامتی ہو ان کلمات سے نہ صرف محبت کا پیغام دوسرے کو پہنچتا ہے بلکہ یہ بہت جامع دعا بھی ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تم کو تمام بری چیزوں، بلاؤں، آفتوں مصیبتوں اور تکلیفوں سے محفوظ اور سلامت رکھے، پھر سلام کرنے والا سلامتی کی اس دعا کے ضمن میں گویا یہ بھی کہہ رہا ہے کہ تم خود بھی مجھ سے سلامت ہو میرے ہاتھ اور زبان کی تکلیف سے۔ قرآن وحدیث میں بار بار سلام کرنے کی تعلیم وترغیب دی گئی ہے اختصار کے مدنظر صرف دو آیات کا ترجمہ پیش ہے: پس جب تم گھروں میں داخل ہونے لگو تو اپنے نفسوں کو سلام کرو، یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تحفہ ہے مبارک اور پاکیزہ۔ (سورۃ النور ۶۱) جب تمہیں تحفہ سلام دیا جائے تو تم اس کو سلام دو اس سے بہتر یا اس کو لوٹا دو (سورۃ النساء ۸۶) یعنی جب تمہیں سلام کیا جائے تو تم اس سے بہتر الفاظ میں یا کم از کم انہیں الفاظ کے ساتھ سلام کا جواب دو سلام کی اہمیت اور فضیلت کے متعلق متعدد احادیث بھی کتب حدیث میں موجود ہیں اللہ ہمیں خود بھی سلام کرنے اور بچوں کو بھی سلام میں سبقت کرنا سکھانے کی توفیق دے آمین۔

عتیق الرحمن خان رحیمی القاسمی

ضرورت ہے شادیوں میں فضول خرچی سے بچنے کی

شادی کی خودساختہ رسوم کی ابتداء منگنی کی رسم سے ہوجاتی ہے اور بعض نمائش پسند اور فضول خرچ لوگ منگنی پر اتنا خرچ کردیتے ہیں کہ اس خرچے سے کئی غریب بچیوں کا نکاح ہوسکتا ہے۔ لیکن آج کل منگنی کی باقاعدہ رسم منائی جاتی ہے جس میں عورتوں اور مردوں کی مخلوط محفل، دعوت طعام، کپڑوں کے جوڑے اور پھر ان چیزوں میں دونوں خاندانوں کا مقابلہ کہ انہوں نے اتنا دیا ہے تو ہم جواب میں یہ یہ کریں گے۔ نکاح جو صرف سماجی ضرورت نہیں بلکہ شرعی ضرورت اور حکم بھی ہے اس کا آغاز ہی جب نمود و نمائش، احساس برتری اور اللہ کی نافرمانی سے ہوگا تو پھر اگلے معاملات کیسے سیدھے چل سکیں گے؟ اس موقع پر ایک غلطی یہ بھی ہوتی ہے کہ لڑکے کو سونے کی انگوٹھی پہنائی جاتی ہے۔ حالانکہ مرد کو سونا پہننا ہی منع ہے۔ عبداللہ بن عباس راوی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی تو آپ نے اس کے ہاتھ سے وہ انگوٹھی اتاری اور دور پھینک دی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں کوئی شخص آگ کے انگارے ہاتھ میں رکھنا چاہتا ہے تو وہ سونے کی انگوٹھی پہن لے۔ یعنی سونے کی کوئی بھی چیز پہننا مرد کے لئے جائز نہیں ہے۔ ہمارے پاں شادی میں مہندی کی رسم، پیلا رنگ استعمال کرنا مخلوط اجتماعات منعقد کرنا، گانے اور رقص وغیرہ یہ ساری غیر شرعی رسوم ہیں لیکن ہم نے جتنی مضبوطی سے ان چیزوں کو تھاما ہوا ہے کاش کہ اس سے کہیں زیادہ ہم نے قرآن وسنت کو تھاما ہوتا۔ شادی بیاہ میں لاکھوں کے اخراجات کا رواج چل پڑا ہے جو کہ بالکل بھی ضروری نہیں ہے۔ جو آپ کی حیثیت ہے اس کے مطابق خرچ کریں۔ بلکہ دوسروں کو بھی بتائیں کہ ہماری حیثیت یہ ہے۔ ہم اس قدر ہی خرچ کرسکتے ہیں اس طریقے سے مسائل کو کم کیا جاسکتا ہے۔ لیکن ہمارے معاشرے میں اسراف اور دکھاوا اپنی انتہا کو ہے۔ ظاہر ہے مثالیں اوپر کی جانب دیکھی جاتی ہیں، نیچے کی جانب کوئی نہیں دیکھتا۔ پھر جب جہیز اتنے اہتمام سے بنایا ہے تو اس کی نمائش بھی ہوتی ہے۔ بسا اوقات اتنے بستر اور جوڑے تیار کرلئے جاتے ہیں جنہیں سالہا سال استعمال کرنے کی ضرورت پیش نہیں آتی۔ گھر میں رہائش کی تنگی ہوجائے تو ہوجائے لیکن جدید فرنیچر، برتنوں سے بھری ہوئی۔ الماریاں، بستروں اور جوڑوں سے بھرے ہوئے صندوق کیلئے بہرحال گنجائش نکالنی ہی پڑے گی۔ اکثر لوگ جو مکان کی تنگی سے شاکی رہتے ہیں تو اس کی وجہ افراد خانہ میں اضافہ یا مکان کا چھوٹا ہونا نہیں بلکہ اضافی اور دکھاوے کے سامان کی یہ کثرت ہے۔ ان چیزوں کے لئے شیطان انسان کو اکساتا ہے۔ چنانچہ ارشاد ربی ہے: "اور فضول میں مال مت اڑاؤ۔ یقیناً مال کو فضول اڑانے والے شیاطین کے بھائی ہیں۔ اور یقیناً شیطان اپنے رب کا بہت ہی ناشکرا ہے۔ شادی کی بے جا رسومات کا ایک نقصان یہ ہوتا ہے کہ لوگوں کی عبادات ضائع ہوجاتی ہیں۔ ان کو عبادات بالخصوص نماز کی کہاں فکر ہوتی ہے کیونکہ یہ سارے اللہ کی ناراضگی والے بوجھ ہم نے اپنے اوپر ڈال رکھے ہیں۔ اسی طریقے سے عورتیں اور مرد شادی کے موقع پر ایک دوسرے کا مذاق اڑاتے ہیں حالانکہ اس بارے میں سورۃ الحجرات میں تفصیل سے بیان ہو چکا ہے۔ چنانچہ ارشاد الٰہی ہے: اے اہل ایمان اتم میں سے کوئی گروہ دوسرے گروہ کا مذاق نہ اڑائے، ہوسکتا ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں (اسی طرح) عورتیں بھی دوسری عورتوں کا مذاق نہ اڑائیں، ہوسکتا ہے وہ ان سے بہتر ہوں۔ ہمارے ہاں مہندی کی تقریب میں ایک دوسرے کا مذاق اڑانا، برا بھلا کہنا، طنز کرنا رسم بن چکا ہے۔ حالانکہ قرآن تو مرد کو مرد کا اور عورت کو عورت کا مذاق اڑانے سے بھی منع کرتا ہے۔ لیکن، یہاں معاملہ ہی الٹا ہے کہ اس رسم میں مرد عورتوں اور عورتیں مردوں کا مذاق اڑاتی ہیں اور اس میں محرم اور غیرمحرم کی تفریق بھی ختم ہوجاتی ہے۔ ہوشمندی کا تقاضا یہ ہے کہ ان تمام رسومات سے جان چھڑائی جائے۔ نکاح جو ایک نیک عمل ہے اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے کے مطابق سرانجام دیا جائے۔

حافظ محمد الیاس چمٹ پاڑہ مرول ناکہ ممبئی

ہماچل پردیش: کانگریس کا 'منی پور'

راہل گاندھی کی ہماچل پردیش پر خاموشی بالکل منی پور پر مودی کی خاموشی جیسی ہے

اگر کانگریس کو خدشہ ہے کہ وہ ہماچل پردیش میں جاری اس مسلم مخالف لہر کے خلاف کوئی کارروائی کرتی ہے تو ریاست میں اس کی سرکار گر سکتی ہے، تو پارٹی کو چاہئے کہ وہ سرکار کو گر جانے دے۔ اپنے نظریات کی جنازہ پر پیر رکھ کر جو پارٹی سرکار میں رہتی ہے اس پارٹی کا جنازہ جلد ہی نکل جاتا ہے۔ کانگریس کو اس معاملے میں بھارتیہ جنتا پارٹی سے درس حاصل کرنا چاہئے۔ اپنے نظریات پر آنچ آنے کے سبب جن سنگھ (سابق بھارتیہ جنتا پارٹی) نے ۱۹۸۰ء میں جنتا پارٹی کی حکومت کو ٹھوکر ماردی تھی جبکہ دہائیوں کے لمبے انتظار اور طویل جدو جہد کے بعد انہیں پہلی بار حکومت ملی تھی۔

ندیم عبدالقدیر

راہل گاندھی کو ان تمام ریاستوں میں سیکولرزم، ہندوستانی روایت، گنگا جمنی تہذیب، انسانیت اور محبت کی تلاش ہے جن ریاستوں میں کانگریس حکومت میں نہیں ہے تاہم انہیں اپنی ہی پارٹی کی اقتدار والی کسی بھی ریاست میں ان اخلاقی اقدار کی کوئی فکر نہیں ہے۔ ہماچل پردیش اس کی سب سے بڑی مثال ہے۔ اس پہاڑی ریاست میں مسلمانوں کے ساتھ جو کچھ ہورہا ہے وہ بی جے پی اقتدار والی ریاستوں جیسا ہی ہے بلکہ کچھ بی جے پی اقتدار والی ریاستوں میں بھی یہ سب نہیں ہورہا ہے۔

ہماچل پردیش اس لحاظ سے کہیں زیادہ بھیانک ہے کیونکہ یہاں فرقہ پرستی اور مسلم مخالف سوچ کا بالکل نیا 'پروڈکٹ' سامنے آیا ہے۔ ہندو شدت پسند عوام کا مسجد کے باہر جمع ہوکر مسجد کو منہدم کرنے کیلئے احتجاج کرنے کا منظر اس سے پہلے صرف ۶ ردسمبر ۱۹۹۰ء میں ہی اس ملک نے دیکھا تھا۔

ہماچل پردیش کے سنجولی شہر سے شروع ہوا یہ مسلم مخالف کھیل سنجولی اس کے بعد منڈی، پھر شملہ سے ہوتا ہوا 'کُلو' تک جا پہنچا۔ شروع میں اس کی ہیبت ناکی اتنی واضح نہیں تھی لیکن وقت کے ساتھ اس کی ہولناکی ظاہر ہونے لگی۔ ابتدا میں یہ زہریلا احتجاج محض چند انتہاپسند اور مسلم دشمن افراد کا احتجاج معلوم ہورہا تھا تاہم اس کی اصلیت آشکار ہونے پر معلوم ہوا کہ خود کانگریس حکومت کے ایم ایل اے اور وزراء بھی ایسی ہی زہریلی سوچ رکھتے ہیں۔ کچھ دنوں پہلے ریاست کے وزیر انیرودھ سنگھ نے اسمبلی میں کھڑے ہوکر جو کچھ کہا وہ وشو ہندو پریشد کے کسی شر پسند لیڈر کی تقریر سے کم نہیں تھا۔ انیرودھ سنگھ نے اپنی تقریر میں سنگھ پریوار کے پورے ایجنڈہ کی ہی ترجمانی کی تھی۔ اس زہریلی اور کانگریس کے بنیادی اصولوں کے یکسر خلاف تقریر کے بعد بھی کانگریس نے انیرودھ سنگھ کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی، کارروائی کرنا تو درکنار، کوئی زبانی سرزنش بھی نہیں کی گئی۔ ایسا گمان تھا کہ شاید کانگریس پارٹی بند کمرہ میں انیرودھ سنگھ کی اس حرکت کی گوشمالی کی ہو اور انہیں آئندہ ایسا نہیں کرنے کی ہدایت دی ہو مگر یہ خیال بھی سراب ہی ثابت ہوا، کیونکہ انیرودھ سنگھ کی زہریلی تقریر کے بعد کانگریس کے ہی دوسرے لیڈر وکرمادتیہ نے بھی میڈیا کے سامنے بالکل انیرودھ جیسے ہی مسلم مخالف خیالات کا اظہار کردیا۔ وکرمادتیہ کے والد ویربھدر سنگھ ہماچل پردیش کے چار بار وزیراعلیٰ رہ چکے ہیں اور ان کی والدہ پرتبھا سنگھ ہماچل پردیش کانگریس کمیٹی کی موجودہ صدر ہیں۔ ایسے شخص کا مسلم مخالف بیان انتہائی خطرناک اشارہ ہے۔

کانگریس پارٹی، وقف ترمیمی بل کے خلاف ہے لیکن ہماچل پردیش کے یہ کانگریسی لیڈر وقف ترمیمی بل کی حمایت میں ہیں۔ انہوں نے میڈیا کے کیمروں کے سامنے وقف جائیدادوں کو مسلمانوں سے چھیننے کی حمایت کی۔ وکرمادتیہ یہیں پر نہیں رُکے بلکہ اب انہوں نے ہماچل پردیش میں بھی بالکل یوگی سرکار کی طرح تمام ریسٹورنٹ، ڈھابوں اور کھانے پینے کی اشیاء فروخت کرنے والے ہاکروں اور ٹھیلوں کو یہ ہدایت جاری کردی کہ وہ اپنی دکان کے مالک کا نام جلی حرفوں میں ایک تختی پر لکھ کر لگائیں۔ وکرمادتیہ کے اس حکم پر کانگریس نے انہیں دہلی ضرور طلب کیا اور انہیں کچھ ہدایات بھی دی ہیں تاہم اس کے بعد بھی وکرمادتیہ نے اب تک اپنا حکم واپس لینے کے کسی ارادے کا اظہار نہیں کیا ہے۔

کُل ملا کر ہماچل پردیش اس وقت کانگریس حکومت والی ریاست کی بجائے بی جے پی اقتدار والی ریاست لگ رہی ہے۔ ہماچل کی کانگریس حکومت مساجد کے ذمہ داروں کو مسجدوں کو منہدم کرنے کی ہدایت دے رہی ہے۔ یہ سب غیر قانونی تعمیرات کے بہانے ہورہا ہے گویا کہ ہماچل پردیش میں صرف مسجدیں ہی غیر قانونی طور پر تعمیر کی گئی ہیں اور پوری ریاست میں کوئی مکان، کوئی بلڈنگ، کوئی ہوٹل، کوئی بنگلہ، کوئی مندر، کوئی آشرم غیر قانونی نہیں ہے۔

مسجدوں کی اضافی منزلیں تعمیر کرنے کی ضرورت اسلئے پیش آتی ہے کیونکہ حکومت نئی مسجدیں تعمیر کرنے کی اجازت نہیں دیتی۔ یہ مسلمانوں کے خلاف دو دھاری تلوار جیسا حربہ ہے۔ آبادی خواہ کسی بھی قوم کی ہو، وہ لگاتار بڑھتی جاتی ہے۔ مسلمانوں کی بھی آبادی بڑھ رہی ہے لیکن آبادی کے تناسب کے مطابق مسجدوں کی تعداد نہیں بڑھ رہی ہے، کیونکہ مسجدوں کیلئے زمین حاصل کرنا اور پھر اس کی تعمیر کرنے میں بے شمار سرکاری اڑچنیں ہیں۔ مجبوراً موجودہ مسجدوں میں ہی اضافی منزلیں تعمیر کرنی پڑتی ہیں۔ مسلم دشمن عناصر کو یہ بھی منظور نہیں ہے۔ مسلمانوں اور مسجدوں کے خلاف یہ سارا کھیل پورے ملک میں ہی کھیلا جارہا ہے لیکن ہماچل پردیش اس وقت اس کھیل کے سب سے خطرناک موڑ پر پہنچ گیا ہے۔

ہماچل پردیش چھوٹی سی ہی ریاست ہے جس کی مجموعی آبادی تقریباً ۷۰ رلاکھ جتنی ہی ہے اس میں سے بھی چار بڑے شہروں کا مسلم دشمنی کے زہر سے آلودہ ہوجانا یہ ظاہر کرتا ہے کہ ریاست میں مسلم مخالفت کی لہر کس قدر خطرناک ہے۔ ہماچل پردیش وہ ریاست ہے جہاں ہندو آبادی سب سے زیادہ ہے۔ تناسب کے لحاظ سے اس ریاست میں ۹۶ رفیصد ہندو ہیں اور محض ۴ رفیصد دیگر مذاہب کے لوگ، اور ستم ظریفی یہ ہے کہ ۹۶ رفیصد ہندوؤں کو بھی محض ۴ رفیصد آبادی سے خطرہ بتا کر سینہ کوبی کی جارہی ہے۔ اس کی کوئی ضمانت نہیں ہے کہ مسجدوں کے خلاف نفرت کی آگ ہماچل پردیش کے چار شہروں تک ہی محدود رہے، اور اس کی بھی کوئی گارنٹی نہیں ہے کہ یہ زہر آگے کوئی اور شکل اختیار نہ کرے۔

اس پر طرہ یہ ہے کہ راہل گاندھی اس سلگتے ہوئے موضوع پر بالکل اسی طرح خاموش ہیں جیسے نریندر مودی منی پور کے معاملے پر خاموش رہتے ہیں۔ راہل گاندھی امریکہ، چین سمیت ساری دنیا کو اخلاق کا درس دے رہے ہیں، یوروپ اور امریکہ کی یونیورسٹیوں میں جاکر تہذیب، انسانیت اور خیر خواہی کا لیکچر دے رہے ہیں لیکن ان کی ہی پارٹی کی اقتدار والی ریاست میں اخلاق کا یہ درس پوری طرح ندارد ہے۔ راہل گاندھی نے ہماچل پردیش کے معاملے پر اب تک ایک لفظ نہیں کہا اور نہ ہی ایک سطر ٹویٹ کیا۔ اس سے آخر کیا نتیجہ اخذ کیا جائے؟ کیا کانگریس اور بی جے پی میں کوئی فرق نہیں ہے؟

راہل گاندھی وزیر اعظم مودی سے پوچھتے ہیں کہ 'آپ منی پور کے حالات پر کچھ کیوں نہیں کہتے؟؟'، یہی سوال آج ملک کے سیکولر عوام راہل گاندھی سے پوچھ رہے ہیں کہ 'آپ ہماچل پردیش کے حالات پر کچھ کیوں نہیں کہتے'۔

مسلمانوں کی زمینیں تنگ کرکے ہندوؤں کو خوش کرنے کے معاملے میں کانگریس کسی بھی صورت میں بی جے پی کا مقابلہ قطعی نہیں کرسکتی۔ نرم ہندوتوا کانگریس کیلئے خودکشی ہی ہے اور کانگریس پچھلے ۳۰ رسال سے قسطوں میں یہ خودکشی کررہی ہے۔ نرم ہندوتوا کی سیاست کرنا بی جے پی کے بچھائے جال میں پھنسنا اور بی جے پی کے ذریعے طے کئے گئے موضوعات پر سیاست کرنا ہے۔ بی جے پی چاہتی ہے کہ مسلم دشمنی کے موضوعات پر ہی سیاست ہو اور کانگریس اسی چالبازی کا شکار ہورہی ہے۔ یعنی کانگریس کا ایجنڈہ بی جے پی طے کررہی ہے۔ کانگریس کو نہ صرف ان موضوعات سے ہٹنا ہوگا بلکہ سیاسی منظر نامہ سے مسلم دشمنی کے اس موضوع کو بھی مٹانا ہوگا۔

اگر کانگریس کو خدشہ ہے کہ وہ ہماچل پردیش میں جاری اس مسلم مخالف لہر کے خلاف کوئی کارروائی کرتی ہے تو ریاست میں اس کی سرکار گر سکتی ہے، تو پارٹی کو چاہئے کہ وہ سرکار کو گر جانے دے۔ اپنے نظریات کی جنازہ پر پیر رکھ کر جو پارٹی سرکار میں رہتی ہے اس پارٹی کا جنازہ جلد ہی نکل جاتا ہے۔ کانگریس کو اس معاملے میں بھارتیہ جنتا پارٹی سے درس حاصل کرنا چاہئے۔ اپنے نظریات پر آنچ آنے کے سبب جن سنگھ (سابق بھارتیہ جنتا پارٹی) نے ۱۹۸۰ء میں جنتا پارٹی کی حکومت کو ٹھوکر ماردی تھی جبکہ دہائیوں کے لمبے انتظار اور طویل جدوجہد کے بعد انہیں پہلی بار حکومت ملی تھی۔ اس کے بعد بی جے پی نے ۸۹ء میں وی پی سنگھ کی حکومت میں بھی اپنی حصہ داری کو نظریات کے مرگھٹ پر بھینٹ چڑھا دیا اور یہ مکمل طور پر واضح کردیا تھا کہ اس کی ترجیح حکومت نہیں بلکہ نظریات ہیں۔ بی جے پی (جن سنگھ) تب بھی جنتا دل اور کانگریس کے مقابلے میں بہت چھوٹی سیاسی طاقت تھی لیکن وہ اپنے نظریات اور اپنے طے شدہ سیاسی موضوعات سے نہیں ہٹی۔ اگر بی جے پی اُس وقت اقتدار کیلئے اپنے نظریات سے سمجھوتہ کرلی ہوتی تو شاید بی جے پی وہ بی جے پی نہیں ہوتی، جو آج وہ ہے۔

دہلی اقلیتی کمیشن کی رپورٹ کا سہارا لیکر گودی میڈیا کا جھوٹا پروپیگنڈا

ڈاکٹر ظفر الاسلام خان

پچھلے چند دنوں سے گودی میڈیا کے چینلوں اور ویب سائٹس پر ایک جھوٹا پروپیگنڈا چل رہا ہے کہ دہلی اقلیتی کمیشن اور دہلی وقف بورڈ مندروں کی زمینوں پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں۔ یہ پروپیگنڈا، درحقیقت وقف کے بارے میں ہونے والے حالیہ چرچے کو غلط راستے پر موڑنے اور یہ دکھانے کی کوشش ہے کہ وقف بورڈ اپنی ہی نہیں بلکہ مندروں کی زمینیں بھی ہتھیانا چاہتا ہے۔

اس پروپیگنڈے کے لیے دہلی اقلیتی کمیشن کی پانچ سال قبل جاری ہونے والی ایک رپورٹ کو ذریعہ بنایا گیا ہے جسے میں نے اپنے دور صدارت میں تیار کرایا تھا اور جاری کیا تھا۔ مذکورہ رپورٹ کے نام پر یہ جھوٹا دعویٰ کیا جارہا ہے کہ اس میں دہلی اقلیتی کمیشن اور دہلی وقف بورڈ نے مندروں کی زمین پر دعویٰ کیا ہے اور ان کو واپس لینے کا مطالبہ کیا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ دلی اقلیتی کمیشن یا دلی وقف بورڈ نے ایسا کبھی اور کوئی دعوی نہیں کیا کہ وقف کی زمین پر بنائے گئے مندر توڑ دیے جائیں یا ان کی زمین وقف بورڈ کو واپس کی جائے۔ ۲۰۱۹ کی دلی اقلیتی کمیشن کی رپورٹ (https://archive.org/details/dmc-report-on-illegal-mosques-delhi) اس وقت کے بی۔ جے۔ پی کے ایم۔ پی پرویش ورما کے اس دعوے کی جانچ کے لیے بنائی گئی تھی کہ ان کے پارلیمانی حلقے میں ناجائز مسجدیں بن گئی ہیں، ان کے خلاف ایکشن لیا جائے۔

پچھلے بیس سالوں میں ان کے حلقۂ انتخاب (مغربی دہلی) میں ۵۴ رغیر قانونی مسجدیں وجود میں آئی ہیں، لہذا ان کے خلاف کارروائی کی جائے۔ دوسرے لفظوں میں ان کو گرا دیا جائے۔ جب اس شکایت پر کوئی عمل نہیں ہوا تو ورما نے ایک اور خط لفٹننٹ گورنر کو اگلے ماہ لکھ کر کارروائی کی مانگ کی۔

اس خبر کے شائع ہونے پر میں نے دہلی اقلیتی کمیشن کی طرف سے ایک ۵ ررکنی کمیٹی مقرر کردی جس میں دو مسلمان، دو عیسائی اور ایک سکھ ممبر شامل تھے جو سب معاشرے کے معزز لوگ تھے اور قانونی اور حقوق انسانی کے میدان میں متحرک تھے۔ کمیٹی نے ان تمام ۵۴ مساجد کا موقع پر معاینہ کیا اور کاغذات دیکھے اور بالآخر ایک مفصل رپورٹ کمیشن کو دی کہ یہ مساجد کسی طرح غیر قانونی نہیں ہیں بلکہ ان میں بعض آثار قدیمہ میں داخل ہیں۔ اسی کے ساتھ کمیٹی نے ان بہت سے غیر قانونی مندروں کی تفصیل ان کے فوٹو کے ساتھ اپنی رپورٹ میں دی جو انھی قانونی مساجد کے آس پاس پائے جاتے ہیں لیکن وہ پرویش ورما کو نظر نہیں آئے۔

یہ رپورٹ لفٹننٹ گورنر، وزیر اعلی دہلی اور خود پرویش ورما کو بھیج دی گئی اور ایک پریس کانفرنس منعقد کرکے میڈیا کو بھی باخبر کردیا گیا۔ اس کے بعد سے پرویش ورما اس مسئلے پر خاموش ہے لیکن اب پانچ سال بعد اچانک ۱۹ ستمبر ۲۰۲۴ کو زی نیوز کو یہ رپورٹ یاد آگئی لیکن بالکل غلط طریقے سے۔ زی نیوز نے اس رپورٹ کو یوں پیش کیا کہ دہلی وقف بورڈ مندروں کی زمینوں پر قبضہ کرنا چاہتا ہے! بات صرف اتنی سی تھی کہ مذکورہ رپورٹ میں چند مندروں کے بارے میں یہ لکھا گیا ہے کہ وہ وقف کی زمینوں پر قائم ہیں!

ہماری کمیٹی نے موقع پر ہر مسجد کا معائنہ کرکے یہ پایا کہ کوئی مسجد "اویدھ" (ناجائز) نہیں ہے بلکہ سب قانونی ہیں اور بعض تو صدیوں پرانی ہیں۔ اپنے کام کے دوران کمیٹی نے یہ بھی دیکھا کہ انھیں جگہوں اویدھ مندر موجود ہیں اور ان میں سے کچھ وقف کی زمین پر بھی بنے ہوئے ہیں۔ یہ بات کمیٹی نے اپنی رپورٹ میں لکھ دی لیکن مندروں کے خلاف نہ کوئی مطالبہ کمیشن نے کیا اور نہ ہی وقف بورڈ نے۔ اب گودی میڈیا جو پروپیگنڈا چلا رہا ہے وہ پوری طرح سے من گھڑت ہے بلکہ وہ اصل بات کو چھپا رہا ہے۔ یہ سب صرف حالیہ دنوں میں وقف کے بارے میں چرچے کو غلط رخ دینے کی کوشش ہے۔ چند روز قبل زی نیوز کے ایک رپورٹر نے مجھ کو فون کیا کہ وہ اگلے دن اس معاملے پر اپنے چینل پر چرچا کرنا چاہتے ہیں جس میں میری شرکت کی درخواست کی گئی۔ میں ان کو بتا دیا کہ سابقہ تلخ تجربوں کی وجہ سے میں ساڑھے چار سال سے گودی میڈیا سے کوئی بات نہیں کرتا۔ اس پر وہ شخص معذرت کرکے چپ ہوگیا۔ اگلے دن "زی سلام" سے ایک رپورٹر کا فون آیا کہ مذکورہ مسئلے پر آپ کا انٹرویو کرنا چاہتا ہوں۔ میں نے اس کو بھی بتایا کہ میں گودی میڈیا سے بات نہیں کرتا کیوں کہ وہ کاٹ پیٹ کر بات چلاتے ہیں اور اسٹڈیو میں آنے پر بات بھی نہیں کرنے دیتے ہیں۔ اس پر اس نے کہا کہ زی سلام مختلف ہے اور آپ جو کہیں گے وہی چلے گا۔ اس پر میں نے ہامی بھر دی۔ اگلے دن شام کو وہ صاحب آئے اور مجھ سے کافی لمبا انٹرویو لیا۔ اس میں، میں نے مذکورہ رپورٹ کی حقیقت اور موجودہ رپورٹوں کے جھوٹ کی وضاحت کردی اور ساتھ ہی کمیشن کی مذکورہ رپورٹ کی ایک کاپی بھی ان کو دے دی۔ لیکن اس رات وہ رپورٹ نہیں دکھائی گئی۔ میرے استفسار پر انہوں نے بتایا کہ آپ کا انٹرویو کل دکھایا جائے گا۔ کل بھی آیا جب اس چینل نے کچھ لوگوں کو جمع کیا جس میں تین بھگوا دھاری شامل تھے۔ ایک ایڈوکیٹ صاحب نے، جو ہماری مذکورہ کمیٹی کے ممبر تھے، بات واضح کرنے کی کوشش کی لیکن اینکر نے ان کو پوری بات نہیں کہنے دیا جبکہ دوسروں کو وقت دیتا رہا جس میں ایک بھگوا دھاری سادھو نما شخص بھی تھا جس نے شو کے دوران اعلان کیا کہ ایک مندر لوگے تو ہم تمہاری دس مسجدیں لیں گے! اس کے بعد ایک معروف ہندی روزنامہ کے رپورٹر نے مجھ سے بات کی لیکن وہ میری بات سننے کے بجائے بس اپنی بات کہتا رہا تو میں نے فون کاٹ دیا۔ اب بھی یہ پروپیگنڈا متعدد ہندوتوانوا ز ویب سائٹس پر چل رہا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ان لوگوں کو حقیقت سے کوئی مطلب نہیں۔ اپنی بات ثابت کرنے کے لیے وہ کوئی جھوٹ بول سکتے ہیں۔

مہاراشٹر میں جب منترالیہ محفوظ نہیں تو عام آدمی کی حفاظت کی کیا ضمانت ہے؟

○ فاروق انصاری

مہاراشٹر کا منترالیہ، جو ہائی سیکوریٹی والا علاقہ ہے اسکے اندر باہر ہر جگہ سخت حفاظتی بندوبست اور سی سی ٹی وی کیمرہ لگا ہوا ہے کوئی بھی شخص بغیر داخلہ پاس اور اسکریننگ مشین سے گذرے اندر داخل نہیں ہوسکتا اس کے باوجود ایک عورت بغیر پاس کے منترالیہ میں داخل ہوجاتی ہے اور چھٹے منزلہ پر نائب وزیر اعلیٰ و وزیر داخلہ دیوندر فڈنویس کے دفتر کے پاس پہنچتی ہے وہاں توڑ پھوڑ کرتی ہے دروازے پر لگے فڈنویس کے نام کی تختی توڑ دیتی ہے اور پھر وہاں سے چلی جاتی ہے وہ چیختی چلاتی بھی ہے لیکن کسی پولس والے کو اسکی آواز سنائی نہیں دی اس کا مطلب یہی ہے کہ وہاں پولس عملہ موجود نہیں تھا حالانکہ چھٹا منزلہ انتہائی ہائی سیکوریٹی والا منزلہ کہلاتا ہے اس کے باوجود وہاں پولس عملے کا نہ ہونا اور ایک عورت کا اس طرح ادھم مچانا توڑ پھوڑ کرنا پوری سرکار کی کارکردگی اور وزارت داخلہ کی ذمہ داریوں پر سوالیہ نشان لگاتا ہے۔ حالانکہ خانہ پری کے طور پر دو پولس والوں کو معطل کردیا گیا ہے لیکن یہ اس سنگین مسئلے کا حل نہیں ہے وہ عورت منترالیہ میں بغیر داخلہ پاس کے کیسے داخل ہوگئی اہم بات یہ ہے ایسے میں وہاں داخلی دروازے پر موجود سبھی افسران واہلکاران کو معطل کردیا جانا تھا لیکن ابھی تک اس معاملے میں کوئی کارروائی نہیں ہوئی ہے، اس کے برعکس وزیر داخلہ دیوندر فڈنویس یہ کہہ رہے ہیں کہ پہلے اس عورت کا درد سمجھا جائے گا اس نے ایسا کیوں کیا اس سے پوچھا جائے گا اسکے بعد اس کے خلاف کاروائی ہوگی؟ یہاں یہ بھی سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر اس ہندو عورت کی جگہ کوئی مسلمان عورت ہوتی یا کوئی مسلم لڑکا ہوتا، کیا تب بھی فڈنویس صاحب یہی جواب دیتے؟ اس عورت نے سنگین گناہ کیا ہے اس کے بعد بھی پہلے آپ اس کا درد سمجھیں گے۔ پولس نے بتایا کہ وہ دماغی مریضہ ہے اگر وہ دماغی مریضہ ہے تو اتنا دماغ کیسے لگا لی کہ منترالیہ کے چھٹے منزلہ پر وزیر داخلہ کا دفتر ہے؟ اور وہ سلمان خان کا موبائل نمبر مانگنے منترالیہ میں کیسے گئی؟ پولس کے علاوہ منترالیہ میں خفیہ پولس بھی تعینات ہوتی ہے جو کسی کو مشکوک سمجھتی ہی اسکے پیچھے لگ جاتی ہے اس معاملے میں وہ خفیہ پولس کہاں تھی؟ انکی نگرانی کیسے چوک گئی اس طرح کے کئی سوال ہیں جواب مہاراشٹر کی عوام کے ذہن میں اٹھ رہے ہیں اور وہ یہ کہہ بھی رہے ہیں کہ جب یہ منترالیہ کو محفوظ نہیں رکھ سکتے تو عوام کی حفاظت کیسے کریں گے۔ یہ جملے انتہائی اہم ہیں کیونکہ مہاراشٹر میں اسمبلی الیکشن ہونے والا ہے ویسے بھی بی جے پی، شندے گروپ اور اجیت پوار گروپ کی حالت خراب ہے اپوزیشن کو ان کے خلاف ایک اور اہم مدعہ مل گی اسے جسے وہ الیکشن میں خوب چلائیں گے اور ان کے پاس اسکا کوئی جواب نہیں ہوگا کیونکہ یہ ایسا واقعہ ہے جس پر کسی قسم کی لیپا پوتی بھی نہیں کی جاسکتی۔ ایسے حالات کے پیدا ہوجانے سے پرانے سمجھدار لوگ یہی کہہ رہے ہیں کہ جب کسی کا زوال آنے والا ہوتا ہے تو اسکی عقل ماری جاتی ہے مہایوتی پر بھی زوال کے بادل گھر چکے ہیں اقتدار سے انکی رخصتی بالکل طے ہے اس لئے انہیں کوئی معاملہ سمجھ میں نہیں آرہا ہے ہر روز ایک نہ ایک صدمے والی بات ہی ان کے سامنے آرہی ہے ابھی دو روز قبل ممبئی یونیورسٹی

پولس نے بتایا کہ وہ دماغی مریضہ ہے اگر وہ دماغی مریضہ ہے تو اتنا دماغ کیسے لگا لی کہ منترالیہ کے چھٹے منزلہ پر وزیر داخلہ کا دفتر ہے؟ اور وہ سلمان خان کا موبائل نمبر مانگنے منترالیہ میں کیسے گئی؟ پولس کے علاوہ منترالیہ میں خفیہ پولس بھی تعینات ہوتی ہے جو کسی کو مشکوک سمجھتی ہی اسکے پیچھے لگ جاتی ہے اس معاملے میں وہ خفیہ پولس کہاں تھی؟ انکی نگرانی کیسے چوک گئی

سینیٹ کا الیکشن تھا جس میں شیوسینا (ادھو ٹھاکرے) کے امیدوار اور بی جے پی کی اکھیل بھارتیہ ودیارتھی پریشد کے درمیان کانٹے کا مقابلہ سمجھا جارہا تھا اور سبھی یہ اندازہ لگا رہے تھے کہ اکھیل بھارتیہ ودیارتھی پریشد کو ہی جیت مل جائے گی کیونکہ ان کے پاس پیسہ، دولت اور اقتدار ہے لیکن نتیجہ بالکل واضح کردیا کہ اس میں ادھو ٹھاکرے یووا سینا کو زبردست جیت مل گئی اور بی جے پی کی اکھیل بھارتیہ ودیارتی پریشد کی شرمناک شکست ہوئی کیونکہ ان کا ایک بھی امیدوار کامیاب نہیں ہوا جبکہ دس کے دس سیٹ پر یووا سینا کے امیدوار ہی کامیاب ہوگئے اس سے یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں ہے کہ اسمبلی الیکشن میں بھی یہی ہونے والا ہے بی جے پی، این سی پی اور شیوسینا کی شکست ہوگی۔ یعنی ان کے زوال کا سلسلہ چل پڑا ہے اور یہ قدرت کی جانب سے ہی ہو رہا ہے کیا سچ کہا ہے کسی نے کہ جیسی کرنی ویسی بھرنی۔ ناجائز طور سے توڑ پھوڑ اور مبینہ خرید فروخت کرکے سرکار گرا دینا اور خود کی سرکار بنا لینا یہ ذہن کا کمال نہیں بلکہ یہ سراسر بے ایمانی اور چالاکی تھی جس کا خمیازہ تو انہیں ہر حال میں بھگتنا پڑے گا؟ منترالیہ کوئی عام جگہ نہیں ہے بلکہ وہ عمارت ہمارے ملک کے وقار وعظمت کی نشانی ہے اس کی حفاظت کرنا ارباب اقتدار کی اولین ذمہ داری ہے لیکن اتنا بڑا واقعہ ہوگیا جس پر وزیر اعلیٰ شندے اور دوسرے نائب وزیر اعلیٰ اجیت پوار بھی افسوس جتا چکے ہیں اسے کیسے یوں کہہ کر نظر انداز کردیا جاسکتا ہے کہ وہ عورت دماغی مریضہ ہے۔ خیر دیوندر فڈنویس کا اس میں کوئی قصور نہیں ہے بلکہ قصوروار سبھی ایم ایل اے کا ہے کہ انہوں نے اسے نظر انداز کیوں کردیا، سرکار بلکہ وزیر داخلہ سے سوال کیوں نہیں پوچھے گئے؟ اسی طرح نام نہاد گودی میڈیا پر بھی سکتہ طاری تھا اسی لئے تو انہوں نے اس واقعہ کو با تصویر اور بے لگام نہیں دکھایا، اگر اس غیر مسلم خاتون کی جگہ کوئی مسلمان ہوتا تو یہی گودی میڈیا چیخنے چلانے لگتا اور اسے صوبے کی سیکوریٹی سے تعبیر کرکے اسے دہشت گردانہ حملوں کی سازش سے جوڑ دیا جاتا، لیکن شکر ہے کہ وہ کوئی مسلمان نہیں تھا یا تھی۔ اسی لئے تو وزیر داخلہ دیوندر فڈنویس کا لہجہ بھی تبدیل ہے وہ کہہ رہے ہیں کہ پہلے اس عورت کا درد سمجھا جائے گا اسکی تکلیف کیا ہے اسے سنا جائے گا اس کے بعد ہی کوئی کاروائی ہوگی۔ اب تکلیف کیا سنیں گے جب یہ کہہ دیا گیا کہ وہ ذہنی مریضہ ہے بس یہیں پر ساری تحقیقات آکر رک جائے گی؟ دراصل بی جے پی اسمبلی الیکشن کو لیکر الجھن کا شکار ہے اور الجھن بھی اپوزیشن کی نہیں بلکہ اپنی ہی حلیف پارٹیوں سے، سیٹوں کی تقسیم کو لیکر۔ اسی تناظر میں تو گذشتہ دنوں فڈنویس نے یہ کہہ دیا کہ لوک سبھا الیکشن میں ہم اجیت پوار کی این سی پی کی وجہ سے کم سیٹوں پر جیت درج کرائے، اس بیان سے بھی بڑا تنازع کھڑا ہوگیا ہے اور اب فڈنویس کو بی جے پی اعلیٰ کمان بھی تاکید کررہی ہے کہ وہ ایسے بیانات نہ دیں کیونکہ یہ عین الیکشن کا موقع ہے ممکن ہے اسی صدمے میں وزیر داخلہ فڈنویس کی عقل کام نہیں کررہی ہو اور وہ الٹا سیدھا بیان دے رہے ہوں جبکہ انہیں بہت ذہین سیاست دان کے طور پر سمجھا جارہا تاھ کیونکہ مہا ویکاس آگھاڑی سرکار کے خلاف آپریشن کمل انکا ہی مشن تھا جس کے تحت انہوں نے اپنی سرکار بنائی تھی۔ خیر کچھ بھی ہو لیکن جو ذمہ داری سرکار کی ہے اسے تو اچھی طرح نبھانا چاہئے۔ منترالیہ کی سیکوریٹی میں تساہلی کی اتنی بدترین مثال اب تک نہیں ملے گی اس پر وزیر داخلہ کو انتہائی طور سے سخت ہوجانا تھا مگر ان کا بیان اس بات کا غماز ہے کہ وہ اس معاملے سنجیدہ نہیں ہیں تو پھر مہاراشٹر کے عوام کی حفاظت میں کیسے سنجیدہ رہیں گے؟

●●●

> مرکزی حکومت کا دوسرا ایجنڈا وقف بورڈ بل ہے جس پر مشترکہ پارلیمانی کمیٹی میں غور کیا جارہا ہے اور اب تک کی ملنے والی اطلاعات کے مطابق کسی اتحادی پارٹی کے ممبر نے وہاں تاحال کوئی سوال نہیں اٹھایا ہے۔ اس لیے کچھ ترامیم کے ساتھ وہ بھی اگلے اجلاس میں منظور کرلیا جائے گا۔ جبکہ اپوزیشن ممبران کا بھی کوئی سنجیدہ رول سامنے نہیں آیا ہے جہاں تک یکساں سول کوڈ کا تعلق ہے، اس کا وقت مرکزی حکومت کو طے کرنا ہے۔ زیادہ سے زیادہ سیاسی فوائد کے مطابق بی جے پی اپنا وقت طے کرے گی اور ہمیشہ کی طرح اس کے اتحادی تھوڑا سا شور مچا کر خاموش ہوجائیں گے ان کی حکمت عملی یہ ہے کہ صیاد خوش رہے اور باغباں بھی، باہر شور مچائیں گے اور جہاں قانون سازی کا عمل ہوتا ہے یعنی کیبنیٹ جو کسی قانون کا مسودہ پیش کرتی ہے سرکاری اسکیمیں اور منصوبے نافذ کرنے کی منظوری دی جاتی ہے اور پارلیمنٹ جو قانون بناتی ہے وہاں سرکار کے ساتھ ہوتے ہیں۔

وقف بل: دھوکہ دیں گے یہ بازیگر کھلا!

قاسم سید

بظاہر یہ صاف ہوتا جارہا ہے کہ بھارتیہ جنتا پارٹی کی اتحادی جماعتوں کو مرکزی حکومت کے کسی ایجنڈے سے کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ چاہے وہ 'ون نیشن ون الیکشن' کا ایجنڈا ہو یا یکساں سول کوڈ۔ حتیٰ کہ وقف بورڈ میں ترمیم کے بل پر بھی بی جے پی کے اتحادی اس کی حمایت کریں گے۔ باخبر ذرائع کا کہنا ہے کہ ابتدائی بھوکال دکھانے کے بعد سب کا لب ولہجہ دھیما ہوگیا ہے۔ لوک جن شکتی پارٹی کے رہنما اور مرکزی وزیر چراغ پاسوان اب کسی بھی ایجنڈے میں رکاوٹیں پیدا نہیں کریں گے۔ بی جے پی کی طرف سے ان کو دو طرح سے پیغام دیا گیا ہے۔ پہلے خبر آئی کہ ان کی پارٹی کے پانچ میں سے تین ممبران بی جے پی سے رابطے میں ہیں۔ ان کی پارٹی پہلے بھی ٹوٹ چکی ہے۔ پچھلی لوک سبھا میں چھ میں سے پانچ ممبران پارلیمنٹ نے علیحدگی اختیار کرلی تھی۔ اس بار کہا جارہا تھا کہ چراغ اور ان کے بہنوئی ارون بھارتی کو چھوڑ کر باقی تین بی جے پی میں شامل ہوں گے۔ کسی طرح یہ معاملہ حل ہوا اور اسی دوران بہار ریاستی بی جے پی صدر دلیپ جیسوال چراغ کے چچا اور سابق مرکزی وزیر پشوپتی پارس کے گھر گئے اور ان سے ملاقات کی۔ اس کے بعد پارس دہلی آئے اور امت شاہ سے ملاقات کی۔ قابل ذکر ہے کہ چراغ کا اپنے چچا کے ساتھ چھتیس کا آنکڑا ہے۔ لہٰذا، بی جے پی نے چراغ کو ان کی مدد کرنے کا اشارہ دے کر دوٹوک پیغام دے دیا۔ پھر چراغ کی لو دھیمی ہوگئی اسی طرح بہار میں بی جے پی کی بڑی حلیف جنتا دل (یو) ہے جو پہلے ہی بی جے پی کے پیچ پر ہے۔ پارٹی کے سابق قومی صدر اور مرکزی وزیر للن سنگھ نے پارلیمنٹ میں کھڑے ہو کر وقف بورڈ بل کی حمایت کی۔ پارٹی لائن کے علاوہ آزاد لائن رکھنے والے قومی ترجمان کے سی تیاگی کو بھی گھر بٹھا دیا اس بات کا اشارہ ہے کہ جے ڈی یو کو اب بی جے پی سے کچھ اختلاف نہیں، مگر اس نے پارٹی کے بونے مسلم لیڈروں کو وقف بل پر اچھل کود کی اجازت دے دی ہے تاکہ مسلمانوں کو انگیج رکھا جائے۔ نائیڈو کی تشویش مرکز سے مالی مدد لینے اور جگن موہن کو ختم کرنے تک محدود ہے۔ اسی لیے بی جے پی اپنے تمام ایجنڈے کو بہت آسانی سے نافذ کردے گی۔ بیک وقت تین ایجنڈوں پر کام شروع ہو چکا ہے۔ بہت جلد مردم شماری شروع ہونے جارہی ہے۔ یہ طے ہے کہ مردم شماری کے ساتھ حد بندی کا کام شروع ہو جائے اس کے ساتھ ہی کووند کمیٹی کی طرف سے 'ون نیشن ون الیکشن' کے لیے دی گئی تجاویز پر عمل ہوگا کابینہ نے اسے پاس کردیا سرمائے اجلاس میں بل پیش ہوگا نتیش، نائیڈو اس کی حمایت کر چکے ہیں۔ مرکزی حکومت کا دوسرا ایجنڈا وقف بورڈ بل ہے جس پر مشترکہ پارلیمانی کمیٹی میں غور کیا جا رہا ہے اور اب تک کی ملنے والی اطلاعات کے مطابق کسی اتحادی پارٹی کے ممبر نے وہاں تاحال کوئی سوال نہیں اٹھایا ہے۔ اس لیے کچھ ترامیم کے ساتھ وہ بھی اگلے اجلاس میں منظور کرلیا جائے گا۔ جبکہ اپوزیشن ممبران کا بھی کوئی سنجیدہ رول سامنے نہیں آیا ہے جہاں تک یکساں سول کوڈ کا تعلق ہے، اس کا وقت مرکزی حکومت کو طے کرنا ہے۔ زیادہ سے زیادہ سیاسی فوائد کے مطابق بی جے پی اپنا وقت طے کرے گی اور ہمیشہ کی طرح اس کے اتحادی تھوڑا سا شور مچا کر خاموش ہوجائیں گے ان کی حکمت عملی یہ ہے کہ صیاد خوش رہے اور باغباں بھی، باہر شور مچائیں گے اور جہاں قانون سازی کا عمل ہوتا ہے یعنی کیبنیٹ جو کسی قانون کا مسودہ پیش کرتی ہے سرکاری اسکیمیں اور منصوبے نافذ کرنے کی منظوری دی جاتی ہے اور پارلیمنٹ جو قانون بناتی ہے وہاں سرکار کے ساتھ ہوتے ہیں۔ سوچنے والی بات یہ ہے کہ وقف بل سے اتحادی جماعتوں کا نقصان کیا ہے۔ اور وہ کیوں اس کی مخالفت کریں ٹی ڈی پی یہ احسان جتاتے نہیں تھکتی کہ ہم نے اسے جے پی سی میں بھجوادیا، آندھرا میں الیکشن ہوچکے ہیں ان کو پانچ سال تک ووٹوں کی ضرورت نہیں ہے رہا جے ڈی یو میں ب نتیش اکیلے فیصلہ ساز نہیں رہے پارٹی کمان ایسے شخص کے ہاتھ میں ہے جس کا جھکاؤ بی جے پی کی طرف رہا ہے حالیہ گھر واپسی میں بھی انہی کا ہاتھ بتایا جاتا ہے نتیش بوڑھے ہوگئے ہیں۔ کے سی تیاگی پہلے ہی ٹھکانے لگا دئے گئے ہیں۔ مسلمان سوچتا ہے ہمارے بغیر سرکار نہیں بنے گی کیونکہ ان کے لیڈروں نے یہی گھول کر پلا رکھا ہے سوچتے رہیے۔ سانپ نکل جائے گا سب لاٹھی پیٹتے رہیں گے۔ دوسروں کے سہارے جیتنے کی امیدیں کبھی منزل تک نہیں پہنچاتیں جمہوریت میں ووٹ کے وزن کا بھاؤ ہوتا ہے جو شئیر مارکیٹ کی طرح گھٹتا بڑھتا ہے اس وقت مسلمانوں کا ووٹوں کے شئیر مارکیٹ میں بھاؤ گرا ہوا ہے جب وہ مستحکم ہوگا سارے مسائل دھیرے دھیرے حل ہوتے رہیں گے۔ وقف بل کی کمان بورڈ نے اپنے ہاتھ میں لی ہے۔ اس نے اب تک یہ نہیں سوچا ہے کہ اگر بل پاس ہوگیا تو کیا کریں گے۔ وہ تو کروڑوں ای میلز بھیجنے پر جشن کے کیفیت میں ہے جن کی تکنیکی اور قانونی طور پر کوئی اہمیت نہیں۔ مایوسی کفر ہے لیکن آئینہ ضرور دیکھتے رہیں۔ ہم بی جے پی کے اتحادیوں پر سو فیصد تکیہ نہ کریں اور بھی متبادل ذہن میں رکھیں۔

■ ■ ■

بدلے کی سیاست

ڈاکٹر سید ابوذر کمال الدین

ہمارے ملک میں تاریخی غلطیوں کو ٹھیک کرنے اور بدلے کی سیاست پر بہت زور ہے۔ اس معاملے میں مسلمانوں کو تاریخ کے کٹ گھرے میں مجرموں کی طرح کھڑا کر کے ایک لمبی فرد جرم دکھا کر ان سے صفائی طلب کی جارہی ہے اور ان کے ناکردہ گناہوں کی بنیاد پر انہیں طرح طرح سے سزا دی جارہی ہے اور مزید سزا دینے کی تیاری ہے۔ جب وہ حکومت، عدالت، صحافیوں اور اکثریت کے لوگوں سے پوچھتا ہے کہ ہم نے کب کہاں اور کس کے ساتھ یہ جرم کیا ہے کہ ہمیں قابل سزا ٹھہرایا جارہا ہے۔ تو مسلمان بادشاہوں کے کرتوتوں کا مجرم مان کر سزا کا جواز پیدا کیا جاتا ہے۔ آپ نے شیر اور میمنہ کی کہانی سنی ہوگی۔ میمنہ کو پانی پیتا دیکھ کر شیر کے منہ میں پانی آگیا ہے۔ شیر نے میمنہ سے گرج کر کہا تم روکو اتم نے ہمارا پانی جوٹھا کردیا ہے۔ میمنہ نے جان کی خیر مانگتے ہوئے کہا آپ اونچائی پر ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ میں آپ کا جوٹھا پانی پی رہا ہوں۔ مگر شیر کی نیت خراب تھی، اس نے دیکھا اتنا معصوم نرم ملائم اور مزے دار شکار کو اپنے گرفت سے باہر نہیں جانے دینا ہے۔ اس نے فوراً کہا کل تمہاری ماں نے اس تالاب کو جوٹھا کردیا تھا اس لیے تمہیں اس کی سزا مل کر رہے گی اور پھر جھپٹ کر اس نے میمنہ کو پکڑ لیا۔ ٹھیک یہی کیفیت اس وقت ہندوستانی مسلمانوں کی ہے۔ آزادی کے بعد سے ہی یہ کہا جانے لگا تم تو اس ملک کے نہ وفادار ہو اور نہ ہو سکتے ہو۔ تم نے جب ملک بانٹ لیا تو اب وہاں جاؤ یہاں کیوں ہو۔ تم نے تاریخ میں بہت ظلم ڈھائے ہیں، اب ہم تم سے چن چن کر اور گن گن کر اس کا بدلہ لیں گے۔ اب مسلمان پریشان ہے کہ کیسے اپنی وفاداری ثابت کرے؟ وہ ملک کے بٹوارے کا ذمہ دار کیسے ہے؟ اور تاریخ میں جب وہ تھا ہی نہیں تو اس نے ظلم کب کیا اور کس کے ساتھ کیا؟ کہا گیا اتنے بھولے نہ بنو، بھارت پر مسلم اتاتائیوں نے سات آٹھ سو سال شاسن کیا ہے اور اس دوران یہاں کے ہندوؤں پر بہت ظلم کیا ہے تو اس کا بدلہ اب تم سے لیا جائے گا۔ مسلمان ہاتھ جوڑ کر کہہ رہا ہے کہ قانون کا ایک عام اصول ہے کہ سرفراز کی سزا شہاب کو نہیں دی جاسکتی ہے۔ جن لوگوں نے آپ کے باپ داداؤں پر ظلم کیا ہے ان میں بیشتر کی قبریں اس ملک میں ہیں اگر آپ ان کو زندہ کر کے ان پر مقدمہ چلائیں اور ان کو سزا دیں تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔ لیکن آپ اگر ستندر کا بدلہ مہندر سے لینا چاہیں گے تو آپ آج کی تاریخ میں شاسک ہیں، طاقتور ہیں، بدلہ لے تو سکتے ہیں مگر یہ انصاف نہیں ظلم ہوگا، خدارا ایسا ظلم نہ کیجیے۔ اگر آپ بدلہ لینا چاہتے ہیں تو راون نے جو سری لنکا کا راجہ تھا اس نے سیتا کا اپہرن کیا تھا اور آج بھی سری لنکا میں تامل ہندوؤں پر ظلم ہورہا ہے۔ اب تو بھارت میں رام راج کی تیاری ہورہی ہے سری لنکا پر حملہ کر کے یا وہاں کے شاسکوں کو سزا دے کر اس اپمان کا بدلہ لیجیے۔ بھارت پر جو مسلمان آتاتائی حملہ آور تھے وہ عرب، عراق، ایران، ترکی، ازبکستان، تاجکستان اور افغانستان سے آئے تھے۔ آج بھی افغانستان، پاکستان اور بنگلہ دیش میں جو ہندو آبادی رہتی ہے وہ بھارت سرکار کے مطابق پرتارت کیے جارہے ہیں جن کو بھارت میں شہریت دینے کے لیے شہری قانون ترمیمی بل پاس کرایا گیا۔ بھارت سرکار ان ملکوں کو الٹی میٹم دے گی کہ وہ بھارت میں ان کی طرف سے تاریخی جرم ہوا ہے اس کا ہرجانہ دے، اس کی بھرپائی کرے ورنہ اب بھارت کی طرف سے حملہ جھیلنے کے لیے تیار ہوجائے۔ یہ سب حصہ کبھی اکھنڈ بھارت کا حصہ تھے، اب وقت آگیا ہے کہ ان کو بھارت میں شامل ہونے پر مجبور کیا جائے۔ تاریخ کا بھول سدھارنے اور اس کی غلطیوں کا حساب چکتا کرنے کا یہ ایسا طریقہ ہے جس کا کچھ تاریخی، اخلاقی، قانونی اور انسانی جواز ہوسکتا ہے۔ ایسا نہ کر کے بھارت کے مسلمانوں کو کمزور مان کر پورے دل وبل کے ساتھ اس پر ٹوٹ پڑنا اور بلڈوزر لے کر چڑھ دوڑنا یہ بہادری نہیں ہے۔ ہمارے یہاں بہار میں ایک دیہاتی کہاوت ہے کدو پر سیب بھی تیز ہوتا ہے کیونکہ کدو اتنا نرم ہوتا ہے کہ کند سے کند چیز بھی اس کو آسانی سے کاٹ سکتی ہے۔ وقف ترمیمی بل 2024 کے ذریعہ تمام تاریخی مسجدوں پر قبضہ کی جو مذموم کوشش ہورہی ہے وہ اسی بدلے کی سیاست کی مذموم شکل ہے۔ یہ حکومت طاقت ور سے لڑنے کی صلاحیت نہیں رکھتی۔ چین نے ہزاروں میل زمین پر قبضہ کررکھا ہے۔ اس سے اپنی زمین واپس لینے کی ہمت تو نہیں ہے مگر مسلمانوں سے بدلہ لینے کی بات ہو تو کئی چیف منسٹر ہٹلر کی ناک کان کاٹ سکتے ہیں۔ بدلے کی سیاست کی یہ کالی رات جلد ہی ختم ہونے والی ہے۔ صبر اور حکمت سے کام لیجیے۔

مسلمانوں کی اصل نمائندگی شوریٰ ہی طے کر سکتی ہے

مشرف شمسی

6 دسمبر 1992 کو بنیاد پرست ہندوؤں کی ایک بھیڑ نے بابری مسجد کو شہید کردیا تھا۔ اُتر پردیش کی اس وقت کی کلیان سنگھ سرکار نے عدالت میں حلف نامہ دیا تھا کہ بابری مسجد کی حفاظت کی ذمے داری اُسکی ہے اور مسجد پوری طرح کار سیوا کے دوران محفوظ رہے گا۔ اس وقت مرکز میں نرسمہا راؤ کی سرکار تھی اور کئی بڑے مسلم چہرے اس سرکار میں شامل تھے لیکن بابری مسجد شہید کیا گیا تو پورے ملک کے مسلمانوں میں خوف وغصہ کے ساتھ ایک طرح کا سکوت طاری ہوگیا تھا۔ کسی کو کچھ سمجھ میں نہیں آرہا تھا وہ کیا کرے۔ لیکن مسلم نمائندے جو اس وقت مرکزی حکومت میں شامل تھے یا مختلف ریاستی اسمبلی کا حصہ تھے جہاں جہاں کانگریس کی سرکار تھی ایک نے بھی غیر آئینی طریقے سے مسجد کو شہید کیے جانے پر احتجاج درج کراتے ہوئے اپنے عہدے سے استعفیٰ نہیں دے پائے۔ آج مسلمان رونا رو رہا ہے کہ پارلیمنٹ اور ریاستی اسمبلیوں میں مسلم نمائندگی کم ہوتی جارہی ہیں۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ کئی ریاستوں سے مسلم نام کا کوئی شخص کئی سال سے لوک سبھا میں منتخب نہیں ہو پارہا ہے۔ اس میں شک نہیں ہے کہ مسلم نمائندگی پارلیمنٹ اور ریاستی اسمبلیوں میں بتدریج کم ہوتی جارہی ہیں۔ لیکن یہ مسلم نمائندے کب مسلمانوں کے کام آئے ہیں۔ جب بابری مسجد کی شہادت پر اُنکی ضمیر نہیں جاگی اور اس وقت اپنے عہدے سے دستبردار ہو کر قوم کے ساتھ کھڑے نہیں ہوئے تو ایسی نمائندگی کو مسلمانوں کی نمائندگی کیسے کہہ سکتے ہیں۔ مسلمانوں کو شکایت رہتی ہے کہ نام نہاد سیکولر جماعتیں مسلم علاقے سے بھی غیر مسلموں کو ٹکٹ دے دیتے ہیں یا یہ بھی شکایت رہتی ہے کہ مسلم امیدوار کو اُسی پارٹی کے غیر مسلم ووٹرز ووٹ نہیں دیتے ہیں جس کی وجہ سے مسلم نمائندگی پارلیمنٹ اور اسمبلیوں میں کم ہوتی جا

رہی ہیں۔ نام نہاد سیکولر جماعتوں کی ٹکٹ پر کامیاب ہونے والے مسلم کیا مسلمانوں کی نمائندگی کرتے ہیں یا عام مسلمانوں کے درمیان یہ نام نہاد مسلم نمائندے پارٹی کے فیصلے کو جو مسلمانوں کے لیے غلط بھی ہو اُسے پہنچانے کا کام کرتے ہیں اور اس کام کے بدلے اپنا ذاتی مفاد پورا کرتے ہیں۔ یہ نمائندے قوم کی سیاست تو کرتے ہیں لیکن قوم کے لئے کچھ نہیں کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس ملک کا عام مسلمان غریب سے غریب تر ہوتا جارہا ہے اور کارپوریشن سطح کا سیاست دان بھی دیکھتے دیکھتے کروڑوں اور اربوں کا مالک بن جاتا ہے۔ یہ نام نہاد مسلم سیاست دان کسی غیر مسلم علاقے سے نہیں کماتے ہیں بلکہ مسلم علاقے کے ترقیاتی فنڈ سے کماتے ہیں اور عام مسلمان جو اُنہیں ووٹ دیتے ہیں اُنکے ذاتی کام کے بھی پیسے لیے جاتے ہیں۔ میں بطور مضمون نگار یہ کہنے میں جھجک محسوس نہیں کرتا ہوں کہ سیاسی جماعتوں کی آفس میں ایس ای او کا ٹھپہ کے علاوہ کوئی بھی کام مفت میں نہیں ہوتا ہے۔ دراصل اس ملک کا مسلمان واقعی پارلیمنٹ اور اسمبلی میں اپنی یعنی مسلمانوں کی نمائندگی چاہتے ہیں تو یہ موجودہ اسٹرکچر میں ممکن نہیں ہے یعنی آج جس طریقے سے مسلم سیاست دان سامنے آرہے ہیں اس اسٹرکچر کو بدلنا ہوگا۔ آج جو مسلم سیاست دان بنتے ہیں اور جو مختلف سیاسی جماعتوں کے ٹکٹ کے دعویدار ہوتے ہیں اُنکی سب سے بڑی قابلیت پارٹی کے کسی ایک بڑے رہنماء کے قریبی بن جانا ہے اور اُنکے نام پر پولس اسٹیشن اور کارپوریشن کا کام کرانا ہوتا ہے۔ زیادہ تر مسلم پارٹی کے بڑے اور طاقت ور رہنماء کے بیگ پکڑ کر ہی کارپوریشن یا اسمبلی پہنچتے ہیں۔ ہاں کچھ ایسے بھی ہیں کہ جن کے والد سیاست دان تھے تو اُنکے بیٹے بھی سیاست دان بن گئے ہیں لیکن مسلم لیڈرشپ میں ایسے افراد کی کمی ہے جو تحریک سے نکل کر سیاست دان بنتے ہیں اور جو ذاتی مفاد سے اوپر رہ کر قوم اور ملت کے مفاد میں سوچتے ہیں۔ ایسی بات نہیں ہے کہ مسلمانوں میں قوم وملت کے حق میں سیاست کرنے والے مخلص لوگوں کی کمی ہے؟ لیکن اُنہیں آگے آنے کا موقع نہیں ملتا ہے۔ ساتھ ہی عام مسلمان اپنے مخلص رہنماء کی نشان دہی نہیں کرپارہی ہے۔

پھر مسلمان کرے کیا؟ کیونکہ آج کی تاریخ میں مسلم نمائندگی کے نام پر بھی سیاسی پارٹیاں مسلمانوں پر اپنے امیدوار تھوپتے ہیں۔ کیوں نہ ایسا سسٹم تیار کیا جائے جس میں کچھ خاص مخلص، ایماندار اور دور اندیش علماء کا ایک شوریٰ بنایا جائے۔ اس شوریٰ کے اراکین کا تعلق کسی بھی جماعت سے نہ ہو اور نہ شوریٰ کا رکن کسی سیاسی جماعت کے رہنماء سے اپنی رقابت رکھ سکتا ہے۔ یہ شوریٰ فیصلہ کریگا کہ یہ پانچ نام ہیں اسے جو بھی سیاسی جماعت ٹکٹ دیگی اُسے جتانے کی ذمے داری شوریٰ کی ہوگی یعنی شوریٰ میں سبھی مسلک کے نمائندے ہونگے اور ان کے کہنے پر مسلمان اپنا نمائندہ منتخب کرے گا اور اگر اُن نمائندوں کو کارپوریشن، اسمبلی یا پارلیمنٹ سے شوریٰ استعفیٰ دینے بھی خاص حالات میں کہتا ہے تو اُنہیں کرنا پڑیگا۔ یہ سسٹم بنانا مشکل تو ضرور ہے لیکن ناممکن نہیں ہے۔ اور یہی اسلامی سسٹم بھی ہے۔ اسی سسٹم سے مسلمان حقیقی مسلم نمائندگی تیار کر سکتے ہیں۔ ورنہ پارٹی کے نمائندے کو ہی مسلمان اپنا نمائندہ سمجھ کر غلط فہمی میں جیتے رہیں گے۔

ہم اپنی موت کو یاد کیوں نہیں کرتے؟

> **قرآنِ مجید میں خدا کہتا ہے کہ اللّٰہ بندے اور اس کے دل کے درمیان حائل ہو جاتا ہے۔ خدا انسان اور اس کے دل کے درمیان حائل ہو جائے تو نظر کیسے آئے۔ یہ ایک دیوانگی ہے، جس میں انسان اپنے کمزور، گلتے سڑتے بدن اور موت کو نظر انداز کر کے آخری سانس تک دیوانہ وار لڑتا رہتا ہے۔**

بلال الرشید

اس دنیا کی سب سے خوفناک حقیقت یہ ہے کہ ایک دن یا تو ہم نے اپنے پیاروں کے سامنے مرجانا ہے یا ہمارے پیاروں نے ایک ایک کر کے ہماری آنکھوں کے سامنے مرنا ہے۔ اس سے بڑی غمناک خبر کسی کے لیے اور کیا ہوسکتی ہے۔ اس سنگینی میں شدید اضافہ کرنے والی شے یہ ہے کہ ایک ایک کر کے ہم اپنے عزیز واقارب کے جنازے اٹھاتے رہتے ہیں۔ اس پس منظر میں نارمل شے تو یہ ہونا چاہئے تھی کہ لمحہ بہ لمحہ اپنی طرف بڑھتی اس موت کا خوف انسان پہ طاری رہتا۔ اپنے بچوں کا منہ چومتے ہوئے ان کی موت آنکھوں کے سامنے گھومنا چاہیے تھی۔ ہوتا اس کے برعکس ہے۔ بڑی بے خوفی کے ساتھ ہم جنازوں میں اپنے مستقبل کی منصوبہ بندی کرتے ہیں۔ زمین خریدنی ہے، گھر تعمیر کرنا ہے، فیکٹری لگانی ہے۔ کیا یہ سب نارمل ہے؟ بیالیس ہزار عورتیں، بچے، بوڑھے اور مرد ہمارے سامنے غزہ میں شہید ہوئے۔ ہمیں ان پہ ترس آتا ہے لیکن کچھ نہیں آتا تو اپنی موت یاد نہیں آتی۔ چالیس برس تک کوس لمن الملک بجانے والا معمر قذافی سڑک پہ ہجوم کے ہاتھوں قتل ہوا۔ ذوالفقار علی بھٹو پھانسی چڑھا دیے گئے، جنرل ضیاء الحق کا طیارہ تباہ کر دیا گیا، بے نظیر سمیت، کتنی مثالیں ہمارے سامنے ہیں۔ کیا آج آپ اپنی لیڈر شپ کو دیکھیں تو کہیں سے آپ کو لگتا ہے کہ انہیں دنیا کی سب سے بڑی حقیقت، یعنی اپنی موت یاد ہے؟ بالکل نہیں۔ اشرافیہ شوگر ملیں لگا کر بیٹھی ہے۔ خود ہی اپنے آپ کو سبسڈی دیتی ہے۔ خود ہی کسانوں سے ظالمانہ نرخوں پہ گنا خریدتی ہے۔ آج اس ملک کا سب سے بڑا مسئلہ بجلی ہے۔ بجلی کیوں سستی نہیں ہوسکتی۔ اس لیے کہ آئی پی پیز اسی اشرافیہ کی ملکیت ہیں، جو آپ پر حکومت کر رہی ہے۔ سیاستدانوں اور اشرافیہ کے بے شمار افراد بیماری اور بے بسی کے عالم میں آپ کے سامنے مرے ہیں۔ وہ جو لاشیں گرا کر مگلے لہراتے تھے۔ ایک مرحوم سیاستدان نے کہا تھا: معلوم نہیں، میرے اکاؤنٹ میں کروڑوں روپے کون جمع کرا گیا۔ بعد ازاں وہ شدید بیماری میں برطانیہ میں فوت ہوئے۔ اس کے باوجود ان کی اپنی سیاسی جماعت یا دوسری پارٹیز میں سے کسی نے عبرت حاصل کی؟ مئی میں جب دبئی لیکس سامنے آئیں تو معلوم ہوا کہ 17 ہزار پاکستانی دبئی میں 23 ہزار جائیدادوں کے مالک ہیں۔ جیسے ہی انہیں محسوس ہوگا کہ پاکستان کے ڈوبتے ہوئے سفینے سے مزید کچھ حاصل نہیں کیا جاسکتا، شتابی سے وہ دبئی کا رخ کریں گے۔ آج اسٹیبلشمنٹ اور سیاستدانوں کے درمیان ایک گھمسان کی جنگ جاری ہے۔ بات پھر وہی آجاتی ہے کہ ماضی کے طاقتوروں کی قبریں عبرت دلانے میں ناکام ہیں۔ اونچے شملے باندھ کر دیوانہ وار ایک دوسرے کو روندڈالنے کی جنگ۔ قبروں میں دفن شملے عبرت دلانے میں ناکام ہیں۔

کل پاؤں ایک کاسہ سر پر جو آگیا
یکسر وہ استخوان شکستوں سے چور تھا
کہنے لگا کہ دیکھ کے چل راہ بے خبر
میں بھی کبھو کسو کا سر پر غرور تھا

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ پے در پے اموات دیکھنے کے باوجود انسان روزمرہ زندگی میں اپنی موت کو یاد کیوں نہیں رکھتا۔ مردے کو ہم ترحم آمیز نظروں سے دیکھتے ہیں لیکن کبھی یقین نہیں آتا کہ ہم نے بھی مرنا ہے

بلھے شاہ اساں مرنا ناہیں
گور پیا کوئی ہور

جنازوں میں ہم اپنے مستقبل کی منصوبہ بندی کیسے کرلیتے ہیں؟ ساری زندگی اپنی اور اپنے پیاروں کی اس موت کو کامیابی سے نظر انداز کیسے کر پاتے ہیں، جو لمحہ بہ لمحہ اپنے خوں آشام جبڑے کھولے ہماری طرف بڑھ رہی ہے۔ جواب: انسان کے دماغ پر اللّٰہ نے پردے ڈال رکھے ہیں۔ طولِ امل یعنی خواہشات کی درازی۔ خوفناک شہوانی طاقتوں کے نشے میں سرشار انسان کا نفس اسے یقین دلا دیتا ہے کہ مرنا تو باقیوں کو ہے، اسے ہرگز نہیں مرنا۔ یہ خواہشات ہی وہ پردے ہیں، جن کی وجہ سے دور تک دیکھنے کی انسان کی صلاحیت ختم ہوجاتی ہے۔ جب وہ شدید لالچ کا شکار ہوتا ہے تو نارمل نہیں رہتا۔ ساری زندگی انسان دیوانہ وار شہوات کے پیچھے بھاگتا چلا جاتا ہے۔ جیسے ایک بچہ روشنیوں والے کھلونے کے پیچھے بھاگتا ہے۔ وہ بوڑھا ہوتا چلا جاتا ہے۔ اس کا جسم ختم ہوتا چلا جاتا ہے لیکن جب تک دماغ کام کررہا ہے، دیوانہ وار وہ دولت اکٹھی کرتا چلا جاتا ہے۔ ایک دن پھر موت کا فرشتہ لینے آتا اور یہ کہتا ہے کہ چلو میرے ساتھ اور مال ساتھ لے جانے کی اجازت نہیں۔

قرآنِ مجید میں خدا کہتا ہے کہ اللّٰہ بندے اور اس کے دل کے درمیان حائل ہوجاتا ہے۔ خدا انسان اور اس کے دل کے درمیان حائل ہوجائے تو نظر کیسے آئے۔ یہ ایک دیوانگی ہے، جس میں انسان اپنے کمزور، گلتے سڑتے بدن اور موت کو نظر انداز کر کے آخری سانس تک دیوانہ وار لڑتا رہتا ہے۔

ایک تھا نرگس، سو اب بھی ہے!!

(پاکستان سے انتخاب)

سہیل وڑائچ

یہ ایک یونانی دیومالائی کہانی ہے۔ نرگس (Narcissus) نام کا ایک خوبصورت ترین دیوتا خود اپنی ہی محبت میں مبتلا ہوگیا، اسکے چاہنے والے اس پر مرتے تھے مگر اسے اپنے سوا کوئی اور پسند نہ تھا اس نے اپنی تمام محبتوں کو مسترد کردیا تو پھر انتقام کی دیوی کو جوش آگیا اور اس نے نرگس کے تکبر، اپنی ذات سے حد سے بڑھی ہوئی محبت پر انتقام لے لیا، نرگس کو خود اپنے ہی سائے، اپنی ہی شبیہ سے پیار ہوگیا اسے ہر طرف وہ خود ہی دکھتا تھا لیکن وہ اس سائے اور شبیہ کو پا نہیں سکتا تھا، خود سے جنون کی حد تک محبت نے اسے جنونی بنا دیا اور ایک دن خود کو پانے کی خاطر پانی میں خود اپنی ہی شبیہ کو حاصل کرنے کیلئے دریا میں ایسی بازی لگائی کہ جان جاتی رہی، نرگس دیوتا کی موت کے بعد نشانی کے طور پر نرگس کا خوبصورت پودا پیدا ہوا، جس کے خوشبودار پھول آج بھی دل کو لبھاتے ہیں۔ بظاہر یہ ایک سیدھی سادی دیومالائی کہانی ہے مگر ایسا ہے نہیں۔ اس کہانی کے اندر انسانی نفسیات کی ایک پوری دنیا آباد ہے۔ نرگس کی خود سے محبت کو نرگسیت کا نام دیا جاتا ہے اور علم نفسیات میں نرگسیت پر بہت ہی ریسرچ کی گئی ہے۔ جدید علم نفسیات کے بانی سگمنڈ فرائڈ نے نرگسیت کو ایک نفسیاتی بیماری قرار دیتے ہوئے کہا کہ NPD یعنی (Narcissistic personality disorder) کا شکار انسان خود کو عظیم ترین سمجھتا ہے، اسے اپنے امیج کی اپنی ذات سے بھی زیادہ فکر ہوتی ہے، وہ اپنے عوامی امیج کیلئے اپنی جان تک دے سکتا ہے اسے ہر وقت تعریف وتوصیف کی ضرورت ہوتی ہے۔ فرائڈ کے بقول نرگسیت کا شکار لوگ کسی سے بھی ہمدردی نہیں رکھتے خود پسندی انہیں دوسروں کے ساتھ محبت اور ہمدردی کرنے ہی نہیں دیتی۔ کارلا گرائمز کا مشہور مقولہ ہے کہ نرگسیت کا شکار لوگ خود کو مظلوم اور ہر لحاظ سے معصوم سمجھتے کرتے ہیں، وہ دوسروں کے سچ بولنے پر ناراض ہوتے ہیں لیکن یاد رکھنا چاہیے کہ جو اندھیرے میں ہوتا ہے وہ ایک دن روشنی میں آنا ہوتا ہے، ایک وقت آتا ہے جب چھپانے کے باوجود ان لوگوں کا اصلی رنگ اور مرض سامنے آکر رہتا ہے۔ بیسویں صدی کے نامور مفکر اور شاعر ٹی ایس ایلیٹ کہتے ہیں کہ آج کی دنیا کو آدھا نقصان وہ پہنچاتے ہیں جو خود کو اہم ترین سمجھتے ہیں۔ مارٹی روبن کے مطابق انسانی زندگی میں آدھے دکھ خود کو آئینوں میں دیکھنے سے پیدا ہوتے ہیں۔ یاد رہے کہ دیوتا نرگس پانی میں اپنے عکس کو بار بار دیکھ کر خوش ہوتا تھا نرگسیت کا شکار لوگ بھی آئینوں کے شیدائی ہوتے ہیں۔ بینڈی لی کا قول ہے کہ ''لوگ حقیقت سے اتنے دور ہوجاتے ہیں کہ وقت کے ساتھ ساتھ یہ مرض ان کیلئے خطرناک ہوجاتا ہے''۔ الزبتھ بودن کا خیال ہے کہ ''نرگسی لوگ اس شخص پر بہت مہربان ہوتے ہیں جو زندگی اور معاملات کو صرف ان کی نظر سے دیکھے''۔ ڈبلیو ایچ ایڈن کا مقولہ ہے ''نرگس کو اپنے سائے سے اس لئے محبت نہیں ہو گئی تھی کہ وہ خوبصورت تھا اسے اس لئے محبت ہوئی تھی کیونکہ وہ اس کا اپنا سایہ تھا''۔ یونانی تہذیب عروج تک پہنچی اس تہذیب نے نہ صرف نرگس جیسی دیومالائی کہانیوں کو ترتیب دیا بلکہ آج تک عظمت کا مینار سمجھے جانے والے حقیقی کردار بھی تخلیق کئے۔ افلاطون، سقراط اور ارسطو جیسے مفکر اور سکندر اعظم جیسے جہانبان یونانی دور کی یادگار ہیں۔ ہر کمالے را زوالے کے مصداق یونانی تہذیب بھی زوال کا شکار ہوئی، اس زوال کے تھوڑے ہی عرصے بعد رومی تہذیب کا احیا ہوا اور پھر یہ تہذیب عظیم سلطنت روما کہلائی۔ رومی تہذیب، یونانی تہذیب کے کندھوں پر چڑھ کر یعنی اس سے سب سیکھ کر آگے بڑھی۔ دیومالائی کہانیاں ہوں، فکر ہو یا دنیا کو فتح کرنے کا جذبہ، یہ سب کچھ یونانی تہذیب سے سیکھا گیا۔ نرگس کی یونانی دیومالائی کہانی کو روم میں ایک نیا رنگ دیا گیا۔ روم کے مشہور شاعر اووڈ نے ''ارتقائی تبدیلی'' یا میٹامارفسس (Metamorphosis) کے نام سے نرگس کی کہانی لکھی (دلچسپ بات یہ ہے کہ فرانز کافکا نے بھی اسی نام سے ناول لکھا اور انتظار حسین نے اردو میں ''کایا کلپ'' کے نام سے یادگار افسانہ لکھا) اووڈ نے نرگس کی دیومالائی کہانی میں نرگس سے محبت کرنے والی پری Echo یعنی گونج کو متعارف کروایا، گونج پر دیوتاؤں کا پہلے سے یہ عذاب نازل تھا کہ وہ خود کچھ بول نہیں سکتی تھی وہ صرف دوسروں کے بولے ہوئے فقروں کو دہرا سکتی تھی، اس رومن کہانی کے مطابق گونج کو نرگس سے شدید محبت ہوجاتی ہے مگر نرگس گونج کی محبت کو بری طرح مسترد کردیتا ہے اور یوں گونج دنیا سے مایوس ہوکر رخصت ہوجاتی ہے البتہ آج تک اس کی آواز سنی جاسکتی ہے۔ نرگس اور گونج کے کردار دراصل خود پسند نرگس اور اس کے چاہنے والے یعنی گونج کے درمیان رشتے کی وضاحت کرتے ہیں، نرگس کو اپنے چاہنے والوں سے پیار نہیں ہوسکتا ہاں اگر وہ ہو بہو اس کے تصورات پر چلیں تو وہ ان پر مہربان ہوسکتا ہے، دوسری طرف گونج کے کردار سے یہ واضح ہوتا ہے کہ نرگس کی خود پسندی اور تکبر کے باعث اس کے سامنے گونج یا اس کے کسی اور چاہنے والے کی آواز ہی نہیں نکلتی اگر کوئی آواز نکلتی بھی ہے تو وہ صرف نرگس کی آواز کی گونج ہے جو بار بار سنائی دیتی ہے، گونج یا بے چارے پرستاروں کی تو اپنی آواز ہی کوئی نہیں۔ نرگس کے دیومالائی کردار اور آج کی دنیا میں نرگسیت کے شکار لوگوں کی نفسیاتی تحلیل (Psychoanalysis) بھی کی جاتی ہے۔ مشہور نفسیات دان جیکس لوکن نے آئینہ منزل (Mirror Stage) میں نرگس کی خود پسندی کو بیان کیا ہے کہ نرگس کی سایوں، شبیہوں اور آئینوں سے محبت ایک طرف اسے خود پسند جنونی بنا دیتی ہے تو دوسری طرف وہ حقائق سے دور ہوجاتا ہے اور پھر وہ ایسے آئیڈیل کو پانے کی کوشش کرتا ہے جو کبھی پایا ہی نہیں جاسکتا، جب وہ اپنی منزل اور اپنا آئیڈیل حاصل نہیں کرپاتا تو تنہائی اور مایوسی کا شکار ہوجاتا ہے۔ ماہر نفسیات کا خیال ہے کہ نرگسیت کے شکار بہت بڑے بڑے لوگ ہوتے ہیں، کہا جاتا ہے کہ تاریخ میں آپ کو ایڈولف ہٹلر، نپولین بوناپارٹ اور سٹالن جیسے نرگسی ملیں گے، آج کی دنیا میں ڈونلڈ ٹرمپ، ایلن مسک اور سٹیو جابز کو بھی نرگسیت کا حامل قرار دیا جاتا ہے۔ ٹرمپ کو اپنے آپ کو بڑا سمجھنے اور دعوے کرنے کی وجہ سے آج کا نرگس کہا جاتا ہے، اسی طرح ایلن مسک کا یہ خیال کہ وہ سب سے مختلف ہے اس سے بھی شبہ ہوتا ہے کہ وہ نرگ سی ہے اور تو اور Apple فون بنانے والے سٹیو جابز کو بھی نرگسی قرار دیا جاتا ہے کیونکہ نرگسی اپنا کام نکلوانے کے ہر حربے پر عمل کرنے پر یقین رکھتے ہیں۔

■ ■ ■

میری جان کو خطرہ ہے!!

کنال شکلا نے وزیراعظم مودی کی جوانی کی تصاویر شیئر کی۔ یہ تصاویر نریندر مودی کی یوروپ سیر کے دوران کی ہے۔ کنال شکلا نے ان تصاویر کے ساتھ لکھا 'کانگریس کا دورِ حکومت اتنا خوشحال تھا کہ ایک چائے والا بھی یوروپ کی سیر کر سکتا تھا۔

پہچان کون نے لکھا 'وزیراعظم مودی کی تپسیا میں جو کمی رہ گئی تھی وہ پورا کرنے کیلئے کنگنا آ گئی ہے۔

اچاریہ کنفیوشس نے لکھا 'فلم اسٹار شردھا کپور کی نئی فلم 'استری ۲' نے اپنی پچھلی فلم 'استری۔وَن' سے زیادہ بزنس کیا ہے۔ اس سے یہ گیان ملتا ہے ہے لوگ ہمیشہ پہلی کے مقابلے میں دوسری 'استری' کو زیادہ پسند کرتے ہیں۔

چمن چودھری نے لکھا 'زندگی میں دوطرح کے لوگ ناکام ہوتے ہیں۔ ایک وہ جو سوچتے ہیں لیکن کرتے نہیں اور دوسرے وہ جو کرتے ہیں لیکن سوچتے نہیں ۔

شاذیہ شیخ نے لکھا 'مسلم عورتیں پردہ کریں اور وقار میں رہیں تو یہ پچھڑا پن، اور تم ۲۱ رویں صدی میں گائے کا پیشاب پیو تو یہ ترقی ؟

میدانِ ٹوئیٹر

• دانیال

اکھلیش سنگھ نے لکھا 'انگریزوں سے معافی مانگنے والے، انگریزوں کے لئے مخبری کرنے والے اور مجاہدین آزادی کے خلاف گواہی دینے والے آج دیش بھکت بنے ہوئے ہیں۔

خان آئی این سی نے لکھا 'سادھوی پرگیہ نے کہا ہے کہ مسلم اور عیسائیوں کی نس بندی کردینی چاہئے۔ میڈم جی، جب اپنی زمین بنجر ہو تو دوسروں کی کھڑی فصل کو دیکھ کر جلتے نہیں۔

ہندوستان واحد ملک ہے جہاں ایک شخص زیڈ پلس سیکورٹی میں گھوم کر بھی کہتا ہے کہ میری جان کو خطرہ ہے اور جلسوں میں عوام کو کہتا ہے کہ ملک محفوظ ہاتھوں میں ہے۔

ہم سفر نامی اکاؤنٹ نے لکھا 'سیاست کا بہت زیادہ تجربہ بھی انسان کو اڈوانی بنا دیتا ہے۔

کنال شکلا نے لکھا 'بھارتیہ جنتا پارٹی کی بنیاد رکھنے والے دین دیال اپادھیائے کا تحریک آزادی میں کوئی کردار ہو تو بتاؤ'۔

بے نام نے لکھا 'نوئیڈا میں حکومت نے انتہائی مہنگی زمینیں کوڑیوں کے دام میں اپنے قریبی لوگوں کو بانٹ دیں۔ اس میں اس قانون کا بھی خیال نہیں رکھا گیا کہ ایک ہی خاندان کے دو افراد کو زمینیں نہیں دی جاسکتی ہیں۔ اب معاملہ کھلا تو معلوم ہوا کہ کئی میاں بیوی کو زمینیں الاٹ کی گئی ہیں۔ یہ سامنے آتے ہی اپنی قیمتی زمین بچانے کیلئے ان میاں بیوی نے طلاق دینا شروع کر دیا۔ زمین بچانے کیلئے اب تک ۸ رمیاں بیوی میں طلاق ہو چکی ہے۔

امرت کال کے پچھلے دس سالوں میں 16 لاکھ ہندوستانی ملک چھوڑ کر بھاگ گئے، جو لوگ ملک کے حالات اور نظام سے تنگ آ کر امریکہ میں آباد ہوئے اور وہاں کی شہریت لے لی، وہ تعریف کر رہے ہیں کہ مودی کے دور میں سب کچھ بہتر ہے! اررے بھیا، اگر مودی کے دور میں سب کچھ بہت بہتر ہے تو اس امرت کال کو چھوڑ کر بھاگ کیوں گئے؟

منجول نے لکھا 'ایسا لگ رہا ہے کہ بارش مودی کے کاموں کی پول کھولنے کے پیچھے پڑی ہوئی ہے۔ سڑکوں کے گڑھوں اور پلوں کے گرنے سے شروع ہوا یہ سلسلہ مورتیوں کے گرنے اور اب ریلی کینسل کرنے تک چل رہا ہے۔

مہربان نے لکھا 'ایشیا کی سب سے بڑی کچی بستی دھاراوی کی بحالی کی کوششیں کئی حکومتوں سے جاری ہیں۔ بالآخر قوانین اس طرح بنائے گئے کہ ری ڈیولپمنٹ ٹینڈر اڈانی گروپ کے پاس چلا گیا۔

مٹرگشتی • نون انصاری

گنگا کی صفائی کیلئے گنگا کنارے ہیما مالینی کا رقص

اب دریائے گنگا بالکل صاف ہوجائے گی۔ بس اب سڑکوں پر نتن گڈکری اسی طرح رقص کریں تو سڑکوں کے تمام گڑھے ختم ہوجائیں گے۔ اسٹاک مارکیٹ کے سامنے نرملا سیتارمن اسی طرح رقص کریں تو ملک کی معاشی حالت سدھر جائے گی۔ لداخ میں جاکر راج ناتھ سنگھ اسی طرح رقص کریں تو چین کا خطرہ ٹل جائے گا اور وزیراعظم مودی لال قلعہ پر اسی طرح رقص کریں تو ملک سے بے روزگاری ختم ہوجائے گی۔

بھارت بنگلہ دیش دوسرے ٹیسٹ میچ میں بارش

بھارتیہ جنتا پارٹی کے لیڈر چیخ چیخ کر بنگلہ دیشی ہندوؤں کے نام پر سینہ کوبی کر رہے ہیں، اور اس بہانے سے ہندوستانی مسلمانوں کو زدوکوب کر رہے ہیں، جبکہ دوسری طرف ہندوستانی ٹیم بنگلہ دیش کے ساتھ کرکٹ کھیل رہی ہے وہ بھی ہندوستان کی ہی سرزمین پر۔ پورا بھگوا ٹولہ بنگلہ دیش میں ہندوؤں پر ظلم کے نام پر احتجاج کر رہا ہے لیکن کسی نے بھی بنگلہ دیشی ٹیم کے ہندوستان آنے کے خلاف کوئی احتجاج نہیں کیا؟ احتجاج کرنا تو بہت دور کی بات ہے، کسی نے کوئی بیان تک نہیں دیا؟ کہاں گیا بنگلہ دیش کے ہندوؤں کا پریم اور ان کا درد؟ دراصل ہندوستانی کرکٹ کنٹرول بورڈ میں امیت شاہ کے بیٹے جے شاہ بیٹھے ہوئے ہیں اسلئے بڑے سے بڑے طرم خان قسم کے دیش بھکت میں بھی اتنی ہمت نہیں ہے کہ بنگلہ دیشی کرکٹ ٹیم کے اس دورہ ہند کے خلاف احتجاج کر سکے۔ یہ ہے ان کی دیش بھکتی اور ہندو پریم کی اصلیت۔

اروند کیجری وال کی کرسی پر نہیں بیٹھی آتیشی

یہی جیالے آئے تھے دیش کی سیاست کو سدھارنے کیلئے، سیاست سے 'وی آئی پی کلچر، ہائی کمان کلچر اور شخصیت پرستی جیسی برائیوں کا سدباب کرنے کیلئے اور عام آدمی کو سیاست کی گدی پر بٹھانے کیلئے، لیکن آج ان کا حال یہ ہے کہ عام آدمی پارٹی لیڈر آتیشی نے دہلی کی وزیراعلیٰ بننے کے بعد بھی وزیراعلیٰ کی کرسی پر بیٹھنے سے ہی انکار کر دیا۔ یہ عام آدمی پارٹی کی سیاست ہے جس کا مکھیا 'خاص آدمی' ہے۔ اتنا خاص آدمی کہ پارٹی کی سینئر لیڈر روز وزیراعلیٰ بننے کے بعد بھی وزارت اعلا کی کرسی پر بیٹھنے کا حوصلہ نہیں کر پا رہی ہے۔ شخصیت پرستی اور ہائی کمان کلچر کا ایسا نظارہ تو کانگریس پارٹی میں ۷۵ رسال میں بھی دیکھنے کو نہیں ملا تھا۔ یہ دیکھ کر اب یقین کر لینا چاہئے کہ عام آدمی پارٹی حکومت میں کبھی بھی 'عام آدمی' حکومت کی گدی پر نہیں بیٹھ سکتا۔

کنگنا رناوت پارلیمنٹ کمیٹی کی ممبر نامزد

کنگنا رناوت کو پارلیمنٹ کی 'کمیونیکیشن اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی کمیٹی' کا ممبر نامزد کر دیا گیا ہے۔ کیا آپ نے نوٹ کیا ہے کہ جیسے جیسے کنگنا رناوت سیاست میں ترقی کی سیڑھیاں چڑھتی جا رہی ہیں دوسری طرف ویسے ویسے سمرتی ایرانی زوال کی طرف گامزن ہے۔ ایک وقت تھا جب سمرتی ایرانی کو راجیہ سبھا کا ممبر بنایا گیا تھا، پھر اسی ممبرشپ کی بنیاد پر وزارت سے بھی نوازا گیا۔ اب بے چاری کا حال یہ ہے کہ راجیہ سبھا کا ٹکٹ بھی نہیں دیا گیا، وزارت تو کیا ہی خاک ملتی۔ اتنے پر ہی معاملہ ختم نہیں ہوا بلکہ سرکاری بنگلہ بھی چھین لیا گیا جبکہ اب بھی کئی ایسے لیڈر ہیں جو رکنِ پارلیمنٹ نہیں رہے لیکن پھر بھی سرکاری بنگلے کے مزے لوٹ رہے ہیں۔ کہیں کنگنا کے عروج اور سمرتی ایرانی کے زوال میں کوئی کنکشن تو نہیں؟؟

'آیوشمان بھارت' محض زبانی دعوے!

15 ویں مالیاتی کمیشن کے ذریعہ کئے گئے ایک مطالعہ کے مطابق، اس طرح کی سرکاری مالی اعانت سے چلنے والی صحت انشورنس اسکیم سے نچلی 40 فیصد آبادی کے لئے ایک سال میں 28 سے 74 ہزار کروڑ روپے خرچ ہوں گے۔ لیکن ۲۰۱۸ء میں شروع کی گئی اسکیم 'پردھان منتری جن آروگیہ یوجنا' میں مرکزی حکومت نے صرف 2400 کروڑ روپے مختص کیے! اگلے تین سالوں میں 6400 کروڑ روپے۔ تشویشناک بات یہ ہے کہ حکومت نے صحت عامہ کی دیکھ بھال پر مجموعی طور پر ناکافی اخراجات میں خاطر خواہ اضافہ کیے بغیر پچھلے دو تین سالوں میں پی ایم جے وائی پر تیزی سے اخراجات میں اضافہ کیا ہے۔ جیسے ۲۳۔۲۰۲۰ء کے دو سالوں میں صحت عامہ کی اسکیموں پر مرکزی حکومت کے اخراجات میں صرف سات فیصد اضافہ ہوا ہے۔ لیکن 'پردھان منتری جن آروگیہ یوجنا' پر اخراجات میں 139 فیصد اضافہ ہوا!

گوروپاٹل

'آیوشمان بھارت' اسکیم 2018 سے شروع ہوئی۔ اسکیم کا پہلا حصہ اسپتال کے بعض علاج کے لیے حکومت کی مالی اعانت سے چلنے والی ہیلتھ انشورنس اسکیم 'پردھان منتری جن آروگیہ یوجنا' ہے۔ (دوسرے حصے پر ہم بعد میں آئیں گے۔) 12 کروڑ غریب خاندانوں کے 600 کروڑ افراد اس اسکیم سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ اب اس میں 70 سال سے زیادہ عمر کے تمام افراد شامل ہیں۔ اس بیمہ کے مستفید ہونے والوں کے ہر خاندان کے پاس انجیوگرافی، انجیو پلاسٹی وغیرہ جیسے کئی آپریشن کے لیے سالانہ پانچ لاکھ روپے کا ہیلتھ انشورنس ہوتا ہے۔ (اس سکیم کے تحت ڈینگی، ٹی بی، ٹائیفائیڈ، نمونیا وغیرہ کا علاج نہیں کیا جاتا۔) ملک کے 43 ہزار اسپتالوں میں سے صرف 30 فیصد نجی اسپتال اس سکیم کے تحت آتے ہیں۔ کل مریضوں میں سے صرف تین فیصد اسپتال میں داخل ہیں۔ باقی باہر کے مریض ہیں۔ اس لیے کل مریضوں کا ایک فیصد بھی اس اسکیم سے مستفید نہیں ہوتا۔ 15 ویں مالیاتی کمیشن کے ذریعہ کئے گئے ایک مطالعہ کے مطابق، اس طرح کی سرکاری مالی اعانت سے چلنے والی صحت انشورنس اسکیم سے نچلی 40 فیصد آبادی کے لئے ایک سال میں 28 سے 74 ہزار کروڑ روپے خرچ ہوں گے۔ لیکن ۲۰۱۸ء میں شروع کی گئی اسکیم 'پردھان منتری جن آروگیہ یوجنا' میں مرکزی حکومت نے صرف 2400 کروڑ روپے مختص کیے! اگلے تین سالوں میں 6400 کروڑ روپے۔ تشویشناک بات یہ ہے کہ حکومت نے صحت عامہ کی دیکھ بھال پر مجموعی طور پر ناکافی اخراجات میں خاطر خواہ اضافہ کیے بغیر پچھلے دو تین سالوں میں پی ایم جے وائی پر تیزی سے اخراجات میں اضافہ کیا ہے۔ جیسے ۲۳۔۲۰۲۰ء کے دو سالوں میں صحت عامہ کی اسکیموں پر مرکزی حکومت کے اخراجات میں صرف سات فیصد اضافہ ہوا ہے۔ لیکن 'پردھان منتری جن آروگیہ یوجنا' پر اخراجات میں 139 فیصد اضافہ ہوا! بنیادی طور پر، سرکاری ہیلتھ انشورنس اسکیم تمام استفادہ کنندگان تک نہیں پہنچتی ہے۔ کیونکہ سب سے محروم طبقے کے زیادہ تر لوگ جنہیں مفت صحت کی دیکھ بھال کی ضرورت ہے وہ اسکیم کارڈ حاصل کرنے سے قاصر ہیں۔ 2021 کے نیشنل فیملی ہیلتھ سروے میں پتا چلا کہ 70 فیصد گھرانوں کو اسکیم کا علم تھا لیکن صرف 16 فیصد کے پاس کارڈ تھے۔ بنیادی طور پر 'پردھان منتری جن آروگیہ یوجنا' مقصد سب کے لیے صحت کی خدمات حاصل کرنا نہیں ہے۔ لہذا، نڈا نے مضمون میں یہ بھی دعویٰ کیا ہے کہ یہ اسکیم ان خاندانوں کو تحفظ فراہم کرتی ہے جو صحت پر

بھاری اخراجات کی وجہ سے غربت میں دھکیل رہے ہیں لیکن یہ بھی مکمل طور پر درست نہیں ہے۔ کیونکہ 43 فیصد مریض جنہیں بحران کے مساوی اخراجات کی طرف دھکیل دیا جاتا ہے وہ اسپتال میں داخل ہوتے ہیں! باقی باہر کے مریض ہیں۔ یہ سکیم ان پر لاگو نہیں ہوتی! عالمی بینک کے مشورے پر حکومت نے دباؤ میں مارکیٹسٹ پالیسی اپنائی۔ لیکن یہ بڑھتی ہوئی عدم مساوات کے خلاف جواب دے سکتا ہے کیونکہ بیماری کے اخراجات نصف آبادی کے بحران کے برابر ہوجاتے ہیں۔ اس سے بچنے کے لیے، انہوں نے یہ بحران نما صحت کے اخراجات ہیلتھ انشورنس کے منصوبے بنائے۔ اس طرح کی اسکیمیں ہائی ٹیک پرائیویٹ اسپتالوں میں کاروبار لاتی ہیں۔ یہ اسکیمیں اس وقت مقبول ہوئیں کیونکہ ہائی ٹیک طریقہ کار جیسے اینڈوسکوپی، انجیوگرافی، انجیو پلاٹی وغیرہ غریبوں کے لیے نجی اسپتالوں میں مفت دستیاب ہونے لگے اور حکمران پارٹیوں کی طرف سے ان کا بہت چرچا ہوا۔ جیسے آندھرا پردیش میں زوردار مہم چلا کر، وائی۔ ایس۔ آر ریڈی نے الیکشن جیت لیا۔ پارٹیوں کو الیکشن جیتنے کے لیے موثر ہتھیار مل گیا۔ ذیابیطس، ہائی بلڈ پریشر، دل کی بیماری وغیرہ کا بنیادی علاج سرکاری صحت کی دیکھ بھال کی خدمات کی خرابی کی وجہ سے دستیاب نہیں ہے۔ تو یہ بیماریاں زور پکڑتی ہیں۔ پھر حکمران جماعتوں نے بڑا شور مچایا کہ ہیلتھ انشورنس سکیم کے تحت ان کو اینڈوسکوپی، انجیوگرافی، انجیو پلاسٹی مفت فراہم کی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ، صحت کی دیکھ بھال کے شعبے میں ہائی ٹیک وینچر کیپیٹلسٹوں کی مارکیٹ میں اضافہ ہوا ہے۔ اب تک ریاستی اور مرکزی حکومتوں کی طرف سے تقریباً تین درجن مختلف بیمہ اسکیمیں متعارف کروائی گئی ہیں۔ مہاراشٹر میں مہاتما پھولے جن آروگیہ یوجنا ان میں سے ایک ہے۔ کل 16 اسکیموں کے مطالعے سے، جن میں سے ہر ایک مرکزی اور ریاستی حکومتوں کی طرف سے آٹھ ہے، پتہ چلا ہے کہ اگرچہ انہوں نے صحت کی دیکھ بھال میں اضافہ کیا ہے، لیکن وہ بحران کی سطح پر صحت لاگت کے تحفظ کا ہدف حاصل نہیں کر پائی ہیں۔ تحقیق میں یہ بات بھی سامنے آئی کہ اگر یہی طریقہ کار کسی حقیقی سرکاری مرکز میں کیا جائے تو لاگت بہت کم ہوگی۔

بھیڑ کا حصہ نہ بنو
محفوظ ہوجاؤ گے، ورنہ مارے جاتے رہو گے

تراش خراش
فاروق انصاری

فرقہ وارانہ فسادات کی کئی وجوہات ہیں۔۔۔۔!
شر پسند عناصر اسی گھات میں رہتے ہیں کہ۔۔۔۔
کب موقع ملے اور مسلمانوں کو لپیٹ لیا جائے۔۔۔۔
اور مسلمان بھی اتنا بے وقوف ہے کہ اسے ہی۔۔۔۔
موقع فراہم کر دیتا ہے اور پھر حالات بگڑ جاتے ہیں۔۔۔
حالات بگڑنے کے بعد اسکی بھاری قیمت۔۔۔۔
مسلمانوں کو ہی چکانی پڑتی ہے۔۔۔!!!
اگر معمولی سی احتیاط کر لی جائے تو۔۔۔۔
بہت بڑی پریشانی سے محفوظ ہوسکتے ہیں۔۔۔!!
وہ ہے شرپسند عناصر سے دور رہا جائے۔۔۔۔!
کیونکہ جتنا ان کے قریب جاؤ گے۔۔۔۔
اتنا ہی وہ اس کا فائدہ اٹھائیں گے۔۔۔!!
ابھی گنپتی وسرجن جلوس ختم ہوا ہے۔۔۔۔
اس موقع پر مہاراشٹر کے کئی مقام پر۔۔۔۔
فساد ہوئے، مارپیٹ ہوئی گرفتاریاں ہوئیں۔۔۔۔
متاثرین میں سبھی مسلمان تھے جو مشکل میں آئے۔۔۔
اس کی وجہ یہی ہے کہ جب گنپتی کا جلوس جا رہا تھا۔۔۔
تب راستوں میں بڑی تعداد میں مسلمان کھڑے تھے۔۔۔
اس لئے جب کوئی پتھر جلوس پر جائے گا تو۔۔۔۔
فطری طور سے الزام ان مسلمانوں پر ہی آئے گا۔۔۔۔
کیونکہ کوئی بھی یہ یقین نہیں کرے گا کہ۔۔۔۔
گنپتی جلوس پر کوئی ہندو پتھر پھینکے گا۔۔۔!!
اسلئے اس کا الزام سیدھا سیدھا مسلمانوں پر آئے گا۔۔۔۔
کیونکہ وہاں مسلمانوں کی بڑی تعداد موجود تھی۔۔۔۔
اس لئے پولس بھی یہی کہے گی اور گواہ بنے گی کہ۔۔۔۔
بھیڑ میں سے مسلمانوں نے ہی پتھر پھینکا ہوگا۔۔۔۔!
یہ صرف گنپتی جلوس پر ہی نہیں بلکہ۔۔۔۔
کبھی کبھی پولس پر پتھر پھینکے گئے ہیں۔۔۔۔
اور الزام وہاں موجود مسلمانوں پر لگا ہے۔۔۔!!
یہی پورے مہاراشٹر میں ہوا ہے اور ہو رہا ہے۔۔۔۔
اس لئے مسلمانوں کو احتیاط سے کام لینا چاہیئے۔۔۔۔
جس راستے سے گنپتی جلوس نکلتا ہے وہاں بھیڑ نہ لگائیں۔۔۔!
اگر ایک بھی مسلمان وہاں نہیں ہوگا تو۔۔۔۔
ایک بھی پتھر جلوس پر نہیں جائے گا۔۔۔۔؟
کیونکہ الزام کس پر لگائیں گے اور کسے پکڑیں گے۔۔۔!
مسلمان بھیڑ کا حصہ بنتا ہے اسلئے وہی نظر آتا ہے۔۔۔
پھر اسی پر الزام بھی لگ جاتا ہے۔۔۔!!!
یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ گنپتی جلوس کے راستے میں۔۔۔
اگر مسجد پڑتی ہے تو اس کے سامنے۔۔۔۔!
بڑی تعداد میں مسلمان کھڑے ہوجاتے ہیں۔۔۔۔
شاید یہ سوچ کر کہ مسجد کی حفاظت ہوگی لیکن۔۔۔۔
ہوتا اس کا الٹا ہے عین مسجد کے سامنے ہی۔۔۔۔
گنپتی جلوس پر کوئی شرپسند پتھر پھینک دیتا ہے۔۔۔!
اور الزام مسلمانوں پر آجاتا ہے کہ۔۔۔۔
مسلمانوں نے مسجد کے اندر سے پتھراؤ کیا ہے۔۔۔۔
کئی جگہ ایسا ہی ہوا ہے اور اسی الزام میں۔۔۔۔
مسلم نوجوانوں اور مسجد کے ذمہ داروں کی۔۔۔۔
گرفتاریاں بھی ہوئی ہیں مقدمے بھی بنے ہیں۔۔۔۔
کیونکہ عین مسجد کے سامنے جلوس پر پتھر پھینکا گیا تھا۔۔۔
اب اسے کون اور کیسے ثابت کرے کہ۔۔۔۔؟
نہ مسجد سے پتھر آیا اور نہ ہی مسلمانوں نے پھینکا ہے۔۔۔!
مگر اسے کون مانے گا؟ نتیجے کے طور پر۔۔۔۔
۱۰ سے ۱۵ رمسلم نوجوان اسی الزام میں۔۔۔۔
گرفتار کئے جاتے ہیں ان پر مقدمہ درج ہوتا ہے۔۔۔!
حالانکہ مسلمان لاکھ صفائی دے، الزام کی تردید کرے۔۔۔۔
مگر یہ الزام فطری ہے کہ مسجد کے سامنے سے۔۔۔
یا مسجد کے اندر سے مسلمان ہی پتھراؤ کرے گا۔۔۔۔!
اور اگر جلوس کے موقع پر وہاں ایک بھی مسلمان نہ ہوتے۔۔۔
تو مسلمانوں پر الزام لگانے کا موقع نہیں ملتا۔۔۔۔!!
اور اس کے علاوہ کوئی تدبیر بھی سمجھ میں نہیں آتی۔۔۔۔!!!
اس لئے آئندہ سے اگر مسلمان جلوس دیکھنا چاہتا ہے تو۔۔۔
کہیں کھڑے نہ ہوں بھیڑ سے بچ جائیں تو۔۔۔۔
نہ ایسے الزمات لگیں گے اور نہ ہی کوئی بدنام کرے گا۔۔۔۔
اس لئے اگر مسلمان یہ طے کرلیں کہ۔۔۔۔۔
جہاں بھی پروگرام ہو اس سے مسلمان بہت دوری بنالے۔۔۔
ان کے قریب بھی نہ پھٹکے اور ان اجتناب کریں۔۔۔۔
اگر ایسا ہوگیا تو مہاراشٹر میں بڑی حد تک۔۔۔۔
مسلمان مکمل طور سے محفوظ ہوجائے گا۔۔۔۔
اس لئے یہ طے کریں بلکہ سماجی تنظیمیں۔۔۔۔!
اس معاملے میں سرگرم ہوجائیں لوگوں کو سمجھائیں۔۔۔
کہ جلوس کے راستے میں ہرگز بھیڑ نہ لگائیں۔۔۔۔
خواہ مسجد ہو، اردو اسکول ہو یا مدرسہ۔۔۔۔!
اگر اس راستے سے جلوس جا رہا ہے تو۔۔۔
وہاں مسلمان ہرگز نہ کھڑے ہوں۔۔۔۔
اپنے گھر میں رہیں یا ایسے علاقے میں چلے جائیں۔۔۔
جہاں سے جلوس کا راستہ نہ، تو امن میں آجاؤ گے۔۔۔۔
اگر جلوس کے راستے میں مسلمان کھڑا نہ ہو۔۔۔۔
تماشائی نہ بنے، اظہار یکجہتی نہ کرے تو۔۔۔۔
پرامن طور سے وہاں سے جلوس گذر جائے گا۔۔۔!
اس لئے بچاؤ اور احتیاط مسلمانوں کے ہاتھ میں ہے۔۔۔!
اگر وہ بھیڑ کا حصہ نہ بنیں اور وہاں سے غائب رہیں تو۔۔۔
نہ جلوس پر پتھر جائے گا اور نہ مسلمانوں پر الزام لگے گا۔۔۔!
کیونکہ تب شرپسندوں کی سازشیں ناکام ہوجائیں گی۔۔۔!!!
جب بھی ایسا موقع آئے تو علماء کو متحرک ہوجانا چاہیئے۔۔۔
لوگوں کو یہی سمجھائیں کہ وہ بھیڑ کا حصہ نہ بنیں۔۔۔!
اپنے اپنے گھروں میں رہیں دعا کرتے رہیں کہ۔۔۔۔
اللہ شرانگیزی اور فتنوں سے مسلمانوں کی حفاظت فرمائے۔۔۔!
اگر ایسا کر لیا گیا تو مسلمان محفوظ ہوجائے گا۔۔۔۔
اور شرپسندوں کی تمام سازشیں ناکام ہوجائیں گی۔۔۔۔!
اس وقت مسلمانوں کو جوش کے بجائے۔۔۔۔
پوری طرح ہوش سے کام لیں، مصلحت سے کام لیں۔۔۔۔!
تاکہ مسلمان محفوظ ہوجائے اور فتنوں سے بچ جائے۔۔۔!!
ورنہ صرف مسلمان نہیں بلکہ انکی نسل خراب ہوجائے گی۔۔۔
کیونکہ جتنے بھی بے ضمیر ہیں وہ سب اسی سازش میں۔۔۔؟
باضمیر لوگ کبھی بھی اپنے مذہب کو بدنام نہیں کریں گے۔۔۔
جو اصل میں انہیں بخوبی معلوم ہے کہ کون ملزم ہے۔۔۔۔
اور کون بے قصور ہے فرق اتنا ہے کہ۔۔۔۔
مسلمانوں کو ملک دشمن بنایا، ان کی مرضی۔۔۔۔؟
مگر اتنا پورے وثوق سے کہا جاسکتا ہے کہ۔۔۔۔
کسی بھی جلوس پر مسلمان ہرگز ہرگز پتھر نہیں پھینکے گا۔۔۔!
اس لئے مسلمان یہ طے کرلے کہ وہ۔۔۔۔
آئندہ کسی بھی غیر کے جلوس کو دیکھنے کے لئے۔۔۔۔
بھیڑ نہیں لگائے گا بلکہ خاموشی سے گھر بیٹھے گا۔۔۔۔!
اگر یہ طے ہوجاتا ہے اور اس پر عمل ہوتا ہے تو۔۔۔۔
ملک کا مسلمان بہت حد تک محفوظ ہوجائے گا۔۔۔۔
اور شرپسندوں کی شرانگیزی کو لگام لگ جائے گی۔۔۔۔!
یہ عہد آج سے ہی کرنا چاہیئے، علماء ساتھ دینا چاہیئے۔۔۔
کیونکہ اکثر دیکھا گیا ہے کہ جب بھی۔۔۔۔
جلوس پر پتھر پھینکنے کا الزام لگا رہے ہیں۔۔۔۔
اس الزام کا سدباب کیسے ہو اس پر غور کریں۔۔۔!
اگر اس سے بھی بہتر کوئی راستہ ہو تو۔۔۔۔
اسے مسلمانوں کے سامنے اجاگر کریں۔۔۔۔!
پھر دیکھیں کس طرح امن وامان کی فضا۔۔۔۔
اور یکجہتی کا جذبہ لوگوں کے دلوں میں لوٹ آئے گا۔۔۔
اور مٹھی بھر شرپسند عناصر اپنی سازش میں ناکام ہوجائیں گے۔
اس کے علاوہ برادران وطن کے ذہنوں میں۔۔۔۔
جو غلط فہمی ہے کہ مسلمان شرانگیزی کرتا ہے۔۔۔۔
وہ غلط فہمی بھی دور ہوجائے گی اور آپسی ہم آہنگی بڑھے گی۔۔۔
اس لئے علمائے کرام اور مسلم تنظیموں کے ذمہ داران۔۔۔۔
یہ مہم چلائیں کہ کسی بھی جلوس کے وقت۔۔۔۔
مسلمان بھیڑ کا حصہ نہ بنیں بلکہ وہاں سے غائب رہیں۔۔۔
اگر ایک بھی مسلمان نہیں ہوگا تو جلوس۔۔۔۔
اس علاقے سے بہت جلدی گذر جائے گا۔۔۔۔
تب کوئی شکایت بھی نہیں ہوگی اور امن قائم رہے گا۔۔۔!!!
مسلمانوں کو بھی اپنے طور سے احتیاط برتنے کی ضرورت ہے۔
یہ ضروری نہیں کہ کوئی سمجھائے تو ہی سمجھا جائے۔۔۔
بلکہ خود سے ایسا عمل کریں کہ سب محفوظ ہوجائیں۔۔۔!

منتخبہ کارٹون

اپنی رائے بھیجیں

قارئین سے گزارش ہے کہ وہ کارٹون کے اس نئے سلسلے کے بارے میں اپنی رائے سے ادارے کو آگاہ کریں۔ اپنی رائے 8100664499 نمبر پر وہاٹس اپ کریں۔

ملک کے وزیر داخلہ ایسے بدعنوان لوگوں کی مدد سے مہاراشٹر میں ایک غیر آئینی حکومت چلا رہے ہیں اور ان کے تحفظ کی پوری کوشش کر رہے ہیں۔ 40-40 ایم ایل ایز کھونے کے باوجود بی جے پی اور اس کے شندے گروپ کو مہاراشٹر میں کراری شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ مراٹھی عوام نے واضح طور پر مودی شاہ کی بدعنوان سیاست کی مذمت کی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ بھلے ہی شاہ مودی نے شاخیں کاٹ دیں، لیکن دونوں پارٹیوں کے بوتھ لیول ورکرس اور ووٹر پوار۔ٹھاکرے کے ساتھ رہے۔ اس لیے اب اسمبلی انتخابات سے پہلے وزیر داخلہ نے ناسک آکر بوتھ سطح کے کارکنوں کو توڑنے کا فخریہ بیان دیا ہے۔

بی جے پی کو مہاراشٹر میں الیکشن ہارنے کا خوف

سا گر شاہ

اس ملک کا وزیر اعظم، ایک وزیر اعظم جیسا سلوک نہیں کر رہا۔ ملک کے وزیر داخلہ شاہ بھی وزیر داخلہ جیسا سلوک نہیں کر رہے۔ ملک کے چیف جسٹس کے عہدے کا وقار نہیں ہے۔ ملک میں عجیب صورتحال پیدا ہوگئی ہے۔ ملک اور ریاست کے وزیر داخلہ خود قانون سے بھٹک رہے ہیں اور اپنے کارکنوں کو قانون شکنی کی ترغیب دے رہے ہیں۔ وزیر داخلہ امیت شاہ نے اپنے دورہ ناسک کے دوران بی جے پی کے عہدیداروں کو گرو منتر دیا کہ 'الیکشن جیتو، ورنہ حکومت گراؤ' مہاراشٹر میں ہار کے خوف سے بی جے پی کے ہاتھ پاؤں کانپ رہے ہیں اور خود وزیر داخلہ شاہ کو خوف ہے کہ مہاراشٹر میں بی جے پی کو ہار ہوسکتی ہے ۔اسلئے ان کا منصوبہ ہے کہ شرد پوار کی نیشنلسٹ کانگریس پارٹی اور ادھو ٹھاکرے کی قیادت والی شیوسینا کو توڑ دیں۔ ان کے بوتھ لیول کے کارکنوں کو توڑ دو اور ان پارٹیوں کی بنیاد کو تباہ کر دو۔ امیت شاہ نے کھلے عام بی جے پی عہدیداروں سے کہا کہ کچھ بھی کریں لیکن الیکشن جیتیں۔ شاہ کی زبان نہ جمہوری ہے نہ مہذب۔ مہاراشٹر میں اس نے شیوسینا اور نیشنلسٹ کے ایم ایل ایز، ایم پی وغیرہ کو 50 کروڑ روپے میں براہ راست خرید لیا۔ ان میں سے کچھ لوگ ای ڈی، سی بی آئی جیسی تفتیشی ایجنسیوں کے دباؤ کی وجہ سے ٹوٹ گئے۔ ملک کے وزیر داخلہ ایسے بدعنوان لوگوں کی مدد سے مہاراشٹر میں ایک غیر آئینی حکومت چلا رہے ہیں اور ان کے تحفظ کی پوری کوشش کر رہے ہیں۔ 40-40 ایم ایل ایز کھونے کے باوجود بی جے پی اور اس کے شندے گروپ کو مہاراشٹر میں کراری شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ مراٹھی عوام نے واضح طور پر مودی شاہ کی بدعنوان سیاست کی مذمت کی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ بھلے ہی شاہ مودی نے شاخیں کاٹ دیں، لیکن دونوں پارٹیوں کے بوتھ لیول ورکرس اور ووٹر پوار۔ٹھاکرے کے ساتھ رہے۔ اس لیے اب اسمبلی انتخابات سے پہلے وزیر داخلہ نے ناسک آکر بوتھ سطح کے کارکنوں کو توڑنے کا فخریہ بیان دیا ہے۔ ملک کے سامنے بہت سے سوالات ہیں۔ منی پور جیسی ریاست تشدد کی آگ میں جل رہی ہے۔ کشمیر میں بھی حالات ٹھیک نہیں ہیں۔ خواتین کے خلاف تشدد اور عصمت دری کے واقعات میں اضافہ ہو رہا ہے۔ ان سب کو نظر انداز کرتے ہوئے وزیر داخلہ شاہ بی جے پی کی انتخابی جائزہ میٹنگ کے لیے مہاراشٹر میں وقت گزارتے ہیں۔ ۔وزیر داخلہ کھلے عام

> ملک کے وزیر داخلہ اپنے بی جے پی کارکنوں سے کہہ رہے ہیں کہ وہ کسی بھی قیمت پر اپوزیشن پارٹیوں کو توڑ دیں اور یہاں ان کی اپنی پارٹی کے کارکن ہاتھوں میں ریوالور پکڑے مہاراشٹر کے وزیر داخلہ فڑنویس کے پوسٹر سجا رہے ہیں۔ اگر آج وہ ریاستی وزیر داخلہ کے ہاتھ میں پستول وغیرہ دکھا رہے ہیں اور کل عوام ان کے پیچھے چل پڑے تو اور کیا ہوگا؟ ان لوگوں نے قانون کی ایسی صورتحال پیدا کی ہے۔ امیت شاہ وزیر داخلہ جیسا سلوک نہیں کر رہے ہیں۔ انہوں نے انتخابات جیتنے اور اپوزیشن جماعتوں کو تقسیم کرنے کیلئے اپنی پوزیشن کا غلط استعمال کیا۔

[انحراف※ یعنی انحراف کے رجحان کی حمایت کر رہے ہیں۔ یہ آئین کے دسویں شیڈول کا قتل کا معاہدہ ہے۔ کیا یہ ہندوستان کی بدقسمتی نہیں کہ ملک کے وزیر داخلہ کو یہ سپاری دی جائے۔ یہی نہیں عوام کے جائز حقوق کے لیے تحریک اور بھوک ہڑتال کے تئیں امت شاہ کا رویہ مرکزی وزیر داخلہ کے عہدے کے لیے موزوں نہیں ہے [حرکتیں ہوتی رہتی ہیں۔ ان پر ذرا سا بھی اثر نہیں ہوتا۔ ان پر کوئی دھیان نہ دیں، جب ملک کا وزیر داخلہ اس طرح کے 'نیک' خیالات کا اظہار کرتا ہے تو یہ واضح ہو جاتا ہے کہ انہیں جمہوریت، عوام کے حقوق اور حکمرانوں کے فرائض و ذمہ داریوں کا کتنا خیال ہے۔ مہاراشٹر میں، منوج جارنگے پاٹل مراٹھا برادری کے لیے ریزرویشن کے جائز مطالبے کو لے کر 8-9 بار بھوک ہڑتال کرتے ہیں اور ملک کے وزیر داخلہ اس تحریک کو بے کار قرار دیتے ہیں۔ بھلے ہی مہاراشٹر کے عوام نے لوک سبھا انتخابات میں اس گروہ کے سر سے طاقت کا یہ نشہ اتار دیا ہے، لیکن یہ کم ہونے کو تیار نہیں، اس کا مطلب یہی ہے۔ یعنی ملک کے وزیر داخلہ اپنے بی جے پی کارکنوں سے کہہ رہے ہیں کہ وہ کسی بھی قیمت پر اپوزیشن پارٹیوں کو توڑ دیں اور یہاں ان کی اپنی پارٹی کے کارکن ہاتھوں میں ریوالور پکڑے مہاراشٹر کے وزیر داخلہ فڑنویس کے پوسٹر سجا رہے ہیں۔ اگر آج وہ ریاستی وزیر داخلہ کے ہاتھ میں پستول وغیرہ دکھا رہے ہیں اور کل عوام ان کے پیچھے چل پڑے تو اور کیا ہوگا؟ ان لوگوں نے قانون کی ایسی صورتحال پیدا کی ہے۔ امیت شاہ وزیر داخلہ جیسا سلوک نہیں کر رہے ہیں۔ انہوں نے انتخابات جیتنے اور اپوزیشن جماعتوں کو تقسیم کرنے کے لیے اپنی پوزیشن کا غلط استعمال کیا۔ وہ خود اسے قبول کرتے ہیں۔ ملک کے چیف جسٹس اس پر کیا موقف اختیار کریں گے؟ انگریزوں نے 'تقسیم کرو اور حکومت کرو' کی پالیسی اپنائی۔ پھر لوگ مہاتما گاندھی کی قیادت میں متحد ہو گئے اور انگریزوں کو ملک چھوڑنے پر مجبور کر دیا۔ موجودہ تخریب کار لوگوں کو اس طرف توجہ دینی چاہیے۔ امت شاہ مہاراشٹر کو کمزور کرنے اور مراٹھی لوگوں کو کمزور کرنے کے لیے شرد پوار اور ادھو ٹھاکرے کو سیاسی طور پر ختم کرنے کی خواہش پر قابو پا چکے ہیں۔ اس خواہش کے منفی اثرات ان پر ہی ہوں گے۔

دیویندر فڈنویس کے ستارے گردش میں ہیں

نوین کمار

مہاراشٹر کے وزیر داخلہ اور نائب وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس کو اس وقت مشکلات کا سامنا ہے۔ ناگپور کے پولیس کمشنر دفتر سے ملے جواب میں کہا گیا ہے کہ اس سال جنوری سے لے کر اگست کے آخر تک خواتین کے خلاف درج جرائم کی تعداد حیران کرنے والی ہے۔ یہ توجہ میں رکھنے والی بات ہے کہ ناگپور فڑنویس کا آبائی علاقہ اور انتخابی حلقہ ہے، ساتھ ہی آر ایس ایس کا ہیڈکوارٹر بھی یہاں موجود ہے۔ ممبئی واقع آر ٹی آئی کارکن اجے بوس کو دیے گئے جواب سے پتہ چلتا ہے کہ کیلنڈر سال کے پہلے 8 ماہ میں ناگپور میں عصمت دری کے 213 معاملے درج کیے گئے۔ اس کے علاوہ خواتین کے وقار کو ٹھیس پہنچانے کی 320 شکایتیں درج کی گئی ہیں۔ یہ شرمناک ہے کیونکہ غیر رجسٹرڈ اور غیر ممنوع معاملوں کی تعداد عام طور پر بہت زیادہ ہوتی ہے۔

اتنا ہی کافی نہیں تھا، بدلاپور میں 2 چار سالہ بچیوں کے ساتھ جنسی استحصال کے معاملے میں کلیدی ملزم اکشے شندے کو پولیس نے 23 ستمبر کو 'سیلف ڈیفنس' میں اس وقت گولی ماردی جب اسے عدالت سے واپس لایا جارہا تھا۔ بہت سارے لوگوں کا کہنا تھا کہ اسے خاموش کرادیا گیا۔ ایسی سوچ والوں کے مطابق شندے کو معاملے میں غلط طریقے سے پھنسایا گیا تھا اور وہ اپنے مقدمے کے دوران ساری باتیں بتا سکتا تھا۔

یہ حقیقت کسی سے پوشیدہ نہیں تھی کہ اسکول میں لائے جانے سے پہلے وہ اسکول کے دو پروموٹرس میں سے ایک کے کھیت میں کام کرتا تھا۔ اس کی تصدیق اس طرح سے بھی ہوتی ہے کہ بی جے پی عہدیدار دونوں پروموٹر تشار آپٹے اور ادے کوٹوال اب بھی فرار ہیں۔

نابالغ بچیوں کے وکیل اسیم سرودے کا کہنا ہے کہ اکشے کی اس طرح سے موت 'انصاف کا قتل' ہے۔ وزیر اعلیٰ ایکناتھ شندے اور نائب وزیر اعلیٰ فڑنویس کا ردعمل تھا کہ حقیقی معنوں میں یہ 'اچھا ہوا'۔ ہر کوئی چاہتا تھا کہ اسے پھانسی دی جائے۔ ایسے میں ہنگامہ کس بات کا ہے۔

قابل ذکر ہے کہ اسکول انتظامیہ کی طرف سے حملے کے بارے میں 12 اگست کو اطلاع دی گئی۔ شدید احتجاجی مظاہروں کے بعد نہ چاہتے ہوئے بھی 16 اگست کو ایف آئی آر درج کی گئی اور ملزم شندے کو 17 اگست کو گرفتار کیا گیا۔

اس سب پر فڑنویس کو باہر تو تلخ تنقید کا سامنا کرنا ہی پڑ رہا ہے، بی جے پی کے اندر بھی ان کے ستارے گردش میں نظر آرہے ہیں۔ کبھی وزیر اعظم نریندر مودی کے ممکنہ جانشیں اور حال ہی میں جے پی نڈا کی جگہ اگلے بی جے پی صدر کی شکل میں دیکھے جانے والے فڑنویس کے بارے میں اب یہ کہا جانے لگا ہے کہ پارٹی کو آنے والے اسمبلی انتخاب کو سنبھالنے کی ان کی صلاحیت پر بھروسہ نہیں رہ گیا ہے۔ مہاراشٹر میں انتخابی تیاریوں کا جائزہ لینے کے لیے انتخابی کمیشن کی چار رکنی ٹیم مہاراشٹر پہنچ چکی ہے۔ فڑنویس امید لگا سکتے ہیں کہ شاید ان کے لیے کوئی اچھی خبر مل سکے۔ انتخاب سے متعلق نوٹیفکیشن کچھ ہی ہفتہ میں جاری ہونے والا ہے۔ اس درمیان سابق مرکزی وزیر اور مراٹھا لیڈر راؤصاحب دانوے کو بی جے پی کا انتخابی رابطہ کار مقرر کیا گیا ہے۔ اندرونی ذرائع کا کہنا ہے کہ پارٹی کی انتخاب سے متعلق سرگرمیوں کا مینجمنٹ آر ایس ایس کے ذریعہ کیا جائے گا جس میں مرکزی وزرا اور قومی لیڈران کو مختلف شعبوں کے انتظام کی ذمہ داری سونپی جائے گی۔

آر ایس ایس اور بی جے پی کے درمیان ربط کے لیے آر ایس ایس کے سینئر لیڈر اتل لمئے کا انتخاب کیا گیا ہے۔ اس سب سے واضح اشارہ ملتا ہے کہ پارٹی نے فڑنویس کے پر کترنے کا فیصلہ کرلیا ہے۔ پارٹی کی خراب کارکردگی پر جوابدہی کے طور پر جون میں انھوں نے استعفیٰ کی پیشکش کی تھی لیکن انھیں یہ یقین دلا کر عہدے پر بنے رہنے کے لیے راضی کیا گیا تھا کہ اسمبلی انتخاب انہی کی دیکھ ریکھ میں لڑا جائے گا۔ ان کی ذمہ داری میں نہ صرف برسراقتدار اتحاد میں دیگر دونوں پارٹیوں کے درمیان کوآرڈینیشن شامل ہوگا بلکہ پارٹی امدیواروں کا انتخاب بھی شامل ہوگا۔

وزیر اعظم نریندر مودی اور مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ کے قریبی مانے جانے والے فڑنویس نے 2019 کے بعد ریاست میں بی جے پی حکومت بنوانے میں اہم کردار ادا کیا تھا۔ حالانکہ اس طرح کی پہلی کوشش اجیت پوار کے پیچھے ہٹ جانے کی وجہ سے ناکام ہوگئی تھی لیکن دوسری کوشش جب کی گئی تو شیوسینا اور این سی پی میں تقسیم کے ذریعہ ایم وی اے حکومت کو ہٹانے میں کامیابی ملی تھی۔

شیوسینا سے الگ ہوکر آئے ایکناتھ شندے کو بطور وزیر اعلیٰ قبول کرنا پڑا کیونکہ ان کے بغیر حکومت نہیں بن سکتی تھی۔ ایسے میں فڑنویس اور اجیت پوار کو نائب وزیر اعلیٰ بنایا گیا تاکہ شندے پر لگام لگائی جاسکے۔ لیکن ساری سازش ناکام ہوگئی کیونکہ شندے لگاتار اپنی آواز اٹھاتے رہے۔ وزیر اعلیٰ کے خیمہ میں حامیوں کی تعداد بھی بڑھتی گئی جو کھلے طور پر دعوے کررہے ہیں کہ فڑنویس کے مقابلے میں شندے کہیں زیادہ مقبول لیڈر ہیں جو ایک برہمن ہیں۔

سابق وزیر اعلیٰ کے حامی فڑنویس کو ریاست میں بی جے پی کے سب سے مقبول لیڈر کی شکل میں پیش کررہے ہیں، جبکہ مخالفین ان پر پارٹی کو کمزور کرنے اور ان لیڈروں کو کنارے لگانے کا الزام عائد کررہے ہیں جنھیں ان کے لیے خطرہ مانا جاتا ہے۔ ایسے لیڈروں کی طویل فہرست میں ونود تاؤڑے، ایکناتھ کھڈسے اور پنکجا منڈے شامل ہیں۔ پونم مہاجن بھی لوک سبھا انتخاب میں ٹکٹ نہ ملنے کے بعد سے غیر فعال ہیں۔

کھڈسے این سی پی میں شامل ہو گئے۔ حالانکہ وہ پھر بی جے پی میں واپس آگئے، لیکن ناراض چل رہے ہیں کیونکہ آئندہ انتخاب میں پارٹی مین ان کے کردار کو ابھی تک متعارف نہیں کیا گیا ہے۔ ماسٹر اسٹروک بتائے جانے والے شیوسینا اور این سی پی میں تقسیم نے بھی حقیقت میں بی جے پی کو کمزور کیا ہے۔ فڑنویس حامیوں کی دلیل ہے کہ 54 سال کی عمر ہونے کے سبب ابھی ان کے پاس وقت ہے اور وہ دیگر لیڈروں کے مقابلے میں کہیں زیادہ قابل قبول چہرہ ہیں۔ انھیں سماج کے سبھی طبقات کی حمایت حاصل ہے۔ مراٹھاوں پر ان کی گرفت ہے۔ حالانکہ مراٹھا ریزرویشن کے لیے تحریک کی قیادت کررہے منوج جرانگے کا الزام ہے کہ اس میں فڑنویس رخنات پیدا کررہے ہیں۔

فڑنویس خود فی الحال جلد مرکز میں جانے کے لیے خواہش مند نہیں ہیں (ان کا ماننا ہے کہ اس کے بعد ان کی واپسی مشکل ہوجائے گی) کیونکہ وزیر اعلیٰ بننے کی ان کی اندرونی خواہش کسی سے پوشیدہ نہیں ہے۔ شندے خیمہ کا دعویٰ ہے کہ فڑنویس نے شندے کو یقین دلایا ہے کہ وہ بی جے پی کی حمایت سے وزیر اعلیٰ بنے رہیں گے، اس کا کوئی مطلب نہیں ہوگا کہ اسمبلی انتخاب میں شندے گروپ کو کتنی سیٹیں ملتی ہیں۔ مانا جاتا ہے کہ فڑنویس کے مستقبل کو لے کر آر ایس ایس بھی منقسم ہے۔ کچھ یہ چاہتے ہیں کہ وہ بی جے پی کے قومی صدر بنیں، جبکہ باقی دیگر متبادل پر غور کررہے ہیں۔ اس درمیان فڑنویس زور وشور سے تشہیر میں مصروف ہیں اور خود کو جدید ابھمنیو تک بتا رہے ہیں، جو لڑتے ہوئے نہیں مرے گا بلکہ بغیر کسی کھروچ کے باہر نکلے گا۔

چائنا کا نام لینے سے مودی حکومت اتنا ڈرتی کیوں ہے؟

سنجے راؤت

چین نے بھارت کی 2000 کلومیٹر سے زیادہ زمین پر قبضہ کرلیا ہے۔ یعنی چین نے بغیر کسی حملے کے ہندوستانی سرزمین پر قدم جمائے۔ اس پر وزیر اعظم مودی نے امریکی سرزمین سے چین کو بالواسطہ وارننگ دینے کی بہادری سے کام لیا ہے۔ اس بہادری کے لیے ہمارے وزیر اعظم کو ویر چکر سے نوازنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ مودی 'کواڈ' ادارے کے ایک گروپ سے خطاب کرنے امریکہ گئے تھے۔ امریکی صدر جو بائیڈن اور دیگر رہنماؤں سے ان کی ملاقات کی تصاویر جاری کر دی گئی ہیں۔ اس تقریب میں مودی نے جن خیالات کا اظہار کیا ان میں سے کچھ پیچیدہ اور بیکار ہیں۔ چین کا نام لیے بغیر، انہوں نے خبردار کیا کہ ایک آزاد، کھلا اور جامع انڈو پیسیفک خطہ ہماری ترجیح ہے۔ تو کیا اس کی کھلی وارننگ چین تک پہنچی؟ اگر چین ہندوستان کی سرحد عبور کرتا ہے اور دراندازی کرتا ہے تو ہم چین کا نام لیے بغیر خبردار کرتے ہیں۔ یہ قومی عزت نفس کی شکل نہیں ہے۔ پاکستان کے حوالے سے مودی اور امیت شاہ اکثر نام لے کر دھمکیاں دیتے ہیں لیکن چین کے معاملے میں نام لینے کی ہمت نہیں دکھاتے۔ مودی امریکہ میں ہیں، جب کہ وزیر داخلہ امت شاہ کشمیر کے انتخابات میں پاکستان کا نام لے کر سبق سکھانے کی بات کر رہے ہیں۔ کشمیر میں ایک انتخابی ریلی میں وزیر داخلہ شاہ نے کہا، دہشت گردی ختم ہونے تک پاکستان کے ساتھ کوئی بات چیت نہیں ہوگی۔ پاکستان کو سبق سکھانے اور امن قائم کرنے کے لیے بی جے پی کا جموں وکشمیر میں اقتدار میں آنا ضروری ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ دہشت گردی کے خاتمے تک پاکستان سے کوئی بات نہیں ہوگی۔ اس کا مطلب ہے کہ وزیر داخلہ نے اعتراف کیا کہ وہ مودی کے دس سال کے دور میں کشمیر میں امن نہیں لا سکے۔ پلوامہ مودی دور میں ہوا تھا۔ چالیس فوجیوں کی شہادت کے پیچھے کون ہے؟ شاہ صاحب اس کی تحقیق بھی نہ کر سکے۔ دفعہ 370 ہٹا کر اس کا سیاسی کریڈٹ لیا لیکن کشمیر میں بدامنی اور دہشت گردی جاری ہے۔ پاکستان یہ سب کر رہا ہے اور پاکستان میں چین کی طاقت ہے۔ لہٰذا وزیر داخلہ شاہ کو چاہیے کہ وہ چین کے ساتھ ساتھ پاکستان کو بھی بھڑکا دیں لیکن دوسری طرف چین کا نام لیتے ہی ان کے ہاتھ پیر کانپنے لگتے ہیں اور دوسری طرف وہ اپنی آواز کے آخری دم تک چیخ چیخ کر پاکستان کو وارننگ دے رہے ہیں۔ اس طرح دو ایکٹ ڈرامہ چل رہا ہے۔ بی جے پی صدر جے پی نڈا نے یہ بھی الزام لگایا کہ کانگریس اور نیشنل کانفرنس ملک دشمن پارٹیاں ہیں اور یہ دونوں جماعتیں جموں وکشمیر میں پاکستان کے ایجنڈے کو نافذ کررہی ہیں۔ اس کے لیے انہوں نے پاکستان کے وزیر دفاع کی گواہی کا حوالہ دیا ہے۔ پاکستان کا اصل ایجنڈا کیا ہے؟ یہ ایک بار واضح ہونے دیں۔ پاکستان کے کچھ رہنما بیان دے رہے ہیں کہ جموں وکشمیر میں انتخابات کے بعد بی جے پی کو مدد ملے گی۔ یہ بار بار دیکھا گیا ہے کہ وہاں کے کچھ لوگ بی جے پی کے تنخواہ دار نوکروں کی طرح برتاؤ اور بات کرتے ہیں۔ پاکستان کا ایجنڈا بھارت میں مودی کی مدد کرنا ہے اور کچھ اعلیٰ رہنما اس سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ کیا اس میں شک کی کوئی گنجائش ہے کہ مودی کے پسندیدہ صنعت کاروں کے اپنے کاروبار اور صنعتیں بنگلہ دیش اور پاکستان میں ہیں اور وہی پردے کے پیچھے سے یہ سب کچھ بُن رہے ہیں۔ درحقیقت ملک میں چین کے ایجنڈے پر عمل درآمد پاکستان کے ایجنڈے سے زیادہ تشویشناک ہے۔ پاکستان چین کا بچہ ہے۔ چین نے ہندوستان کی سرحد سے متصل تمام ممالک میں ہاتھ پاؤں پھیلا رکھے ہیں۔ سرحد پر کوئی بھی ملک بی جے پی کا دوست نہیں ہے اور اب چینی کٹھ پتلی انورا کمارا ڈسانائیکے سری لنکا کے نئے صدر بن گئے ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ اب چینی ہتھیار مالدیپ، سری لنکا، بنگلہ دیش کے پانیوں میں ڈیرے ڈالیں گے اور بھارت کو چیلنج کیا جائے گا۔ وزیر اعظم مودی، وزیر داخلہ شاہ اور وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ اس بحران پر بات نہیں کرتے، لیکن پاکستان کے خلاف سخت الفاظ استعمال کرتے ہیں۔ چین نے بھارت کی تمام سرحدوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ لداخ اور اروناچل میں گھس آیا ہے۔ چین پر سرجیکل اسٹرائیک کے بجائے مرکزی کابینہ کی تینوں حکومتیں پاکستان کو دھمکیاں دے رہی ہیں۔ دوسرے لفظوں میں زخم ٹانگ پر ہے اور پیٹ پر پلاسٹر لگا ہوا ہے۔ امریکہ میں کھڑے مودی نے چین کا نام لیے بغیر بالواسطہ خبردار کیا۔ چین 2000 کلومیٹر زمین نگل چکا ہے، پھر بھی نہ وزیر اعظم کا خون ابلتا ہے، نہ وزیر داخلہ ناراض ہوتے ہیں اور نہ ہی بی جے پی کے اندھے پیروکاروں کی حب الوطنی عروج پر نظر آتی ہے۔ بزدل کہاں ہیں؟

ایک ملک، ایک الیکشن: ہندوستان کے وفاقی نظام پر حملہ

> نریندر مودی یا آر۔ایس۔ایس کے افراد آخر ایسا نظام کیوں چاہتے ہیں کہ تمام طرح کے انتخابات یک ہی دن یا ایک ہی موقعے سے منعقد کیے جائیں۔ بھارتیہ جنتا پارٹی یا آر۔ایس۔ایس کا کھلا مقصد ہے کہ جب وہ سیاسی فضا کو انتخابی دور میں مکدر کردیں، اور اُسی دکّا مکّی میں ایک ساتھ پارلیمنٹ اور اسمبلی ہی نہیں مقامی سطح کے کام بھی ہوسکیں۔ بھارتیہ جنتا پارٹی کو معلوم ہے کہ وہ کسی سوال کو زیادہ سے زیادہ جذباتیت کے سہارے اُٹھا کر عوام کو گمراہ کرنا ضروری سمجھتی ہے۔

صفدر امام قادری

بھارتیہ جنتا پارٹی کی حکومت کے بارے میں صحافتی حلقے میں یہ بات عام ہے کہ یہاں جملہ بازی اور نعرے گڑھنے پر بنیادی توجہ صرف ہوتی ہے۔ اس لیے جب وزیر اعظم نے کچھ برس پہلے 'ون نیشن ون الیکشن' کی بات کہی تو سیاسی حلقے میں اسے اُن کی جملے بازی اور قافیہ پیمائی ہی سمجھا گیا تھا۔ اس قوانی میں اُنھوں نے ایک کانسٹی ٹیوشن کا بھی تذکرہ کیا تھا۔ اکثر لوگوں نے اس بات کو زیادہ سنجیدگی سے لینے کی ضرورت نہیں سمجھی کہ یہ عملی طور پر مشکل بھی ہے اور ہندستان کے لیے زیادہ ممکن بھی معلوم نہیں ہوتا۔ پارلیمانی انتخاب کے ساتھ ساتھ اسمبلی انتخابات بھی ہوں اور اسی کے ساتھ کارپوریشن، مینوسپلٹی اور پنچایت سطح کے بھی انتخابات ہوجائیں، یہ ناممکنات میں معلوم ہوتا تھا مگر گذشتہ برس سابق صدر جمہوریہ رام ناتھ کووند کی قیادت میں جب ایک اعلا سطحی کمیٹی کے قیام کا اعلان ہوا جسے 'ایک ملک ایک الیکشن' کے موضوع پر نہ صرف یہ کہ غور وفکر کرنا تھا بل کہ یہ بھی تھا کہ دنیا بھر کے لوگوں سے اُن کی رائے شماری بھی کرالی جائے اور پھر یہ فیصلہ ہو۔

سابق صدرِ جمہوریہ کی رپورٹ مدت معینہ کے گزرتے ہوئے موصول ہوگئی اور حکومت نے بھی اُس رپورٹ کو مرکزی کابینہ میں رکھ کر نفاذ کے سلسلے کو دراز کرنے کا فیصلہ کرلیا۔ اب حالت یہ ہے کہ سیاسی خیموں میں رفتہ رفتہ یہ سوال زور پکڑتا جارہا ہے اور عام لوگوں کے علاوہ سیاسی جماعتوں کے افراد بھی اپنی بے لاگ رائے سے میڈیا کے مختلف ذرائع کو آگاہ کررہے ہیں۔ ایک قابلِ ذکر طبقہ وہ ہے جسے محسوس ہوتا ہے کہ اس سے ہندستانی آئین میں موجود وفاقی ڈھانچے پر ضرب پڑے گی۔ اُن کا کہنا ہے کہ ہندستان مختلف صوبوں کا ایک وفاق ہے۔ موجودہ عہد کا سیاسی منظر نامہ یہ بات واضح کررہا ہے کہ ملک کے گوشے گوشے میں مرکزی حکومت سے الگ سیاسی جماعتوں کا نہ صرف یہ کہ حکومتیں قائم ہیں بل کہ یہ بات بھی قابلِ توجہ ہے کہ ہندستانی جمہوریت کی نیرنگی اور رنگا رنگی کے مظاہر بھی اس سے ظاہر ہوتے ہیں۔ ہندستان کا آئین بھی یہی بات پیشِ نظر رکھتا ہے جس میں وفاقی ڈھانچے اور تکثیری نظام کی شد ومد کے ساتھ وکالت ملتی ہے۔

نریندر مودی یا آر۔ایس۔ایس کے افراد آخر ایسا نظام کیوں چاہتے ہیں کہ تمام طرح کے انتخابات یک ہی دن یا ایک ہی موقعے سے منعقد کیے جائیں۔ بھارتیہ جنتا پارٹی یا آر۔ایس۔ایس کا کھلا مقصد ہے کہ جب وہ سیاسی فضا کو انتخابی دور میں مکدر کردیں، اور اُسی دکّا مکّی میں ایک ساتھ پارلیمنٹ اور اسمبلی ہی نہیں مقامی سطح کے کام بھی ہوسکیں۔ بھارتیہ جنتا پارٹی کو معلوم ہے کہ وہ کسی سوال کو زیادہ سے زیادہ جذباتیت کے سہارے اُٹھا کر عوام کو گمراہ کرنا ضروری سمجھتی ہے۔ اسی مرحلے میں وہ محنت ایک کام کے لیے کریں گے اور اُنھیں مختلف گوشوں سے انعامات حاصل ہوتے رہیں گے۔ اس کے مخالفین کا واضح فیصلہ ہے کہ یہ عمل ہندستان کے وفاقی نظام کو تہس نہس کردے گا اور ملک میں حزبِ اختلاف کی پارٹیوں کو تباہ وبرباد کرنے میں اُنھیں کامیابی حاصل ہوگی۔ ابھی تک تو ایسا ہوتا آیا ہے کہ مرکز میں جس کی حکومت ہے بہت سارے صوبوں میں حزبِ اختلاف کی پارٹیوں کی حکومتیں کام کررہی ہیں۔ بار بار صاحب اقتدار جماعت کو ہارنا پڑتا ہے تب جا کر کہیں ہندستان کا وفاقی نظام نہ صرف یہ کہ قائم ہے بل کہ اپنی رنگا رنگیوں کی وجہ سے عالم میں مثال ہے۔ حکومت کو معلوم ہے کہ ایک زہر افشانی کی بہ دولت نریندر مودی یا امت شاہ جیسے افراد پورے معاشرے کو جذباتی ہیجان میں مبتلا کریں گے اور اُسی گیدڑ بھبکی میں پارلیمنٹ کے ساتھ ساتھ اسمبلی اور پنچایت کے انتخابات بھی جیت کر اس جملے کو مزید توسیع دینے کا خوفیہ ارادہ ہے۔ ایک ملک ایک الیکشن ایک آئین اور ایک صاحبِ اقتدار پارٹی۔ بھارتیہ جنتا پارٹی کی جیسے جیسے طاقت بڑھی ہے، ہندستان کو ہندو راشٹرا میں تبدیل کرنے کے قانونی اور آئینی جواز کے کبھی پوشیدہ اور کبھی کھلے اعلانات سننے کو ملتے ہی رہے ہیں۔ بہت سارے لوگوں کو اس بات کا خدشہ ہے کہ یہ فیصلہ ملک کو اُنھی اندھیروں تک پہنچانے کی مہم کا حصّہ ہے۔ حکومت ہند کا جواز بڑا معصومانہ ہے کہ بار بار انتخابات ہونے سے سیاسی پارٹیوں، حکومت اور بالآخر عوام کے اخراجات بڑھتے ہیں اور اس کے چلتے بار بار لا آن آرڈر کے شدید قسم کے مسائل سامنے آتے ہیں۔ دنیا کے سب سے ترقی یافتہ ممالک کے انتخابات پر نظر ڈالیں تو وہاں بھی ایک دن یا چار دن میں انتخابات کا عمل مکمل نہیں ہوتا۔ امریکا میں تو مہینوں اس کیفیت میں پوری قوم اور حکومتی مشینری لگی رہتی ہے مگر وہاں ایسی کھلی شکایت نہیں آتی ہے۔ جب کہ وہاں اس بات کی آسانی ہے کہ صدارتی نظام میں قومی سطح پر ایک دن میں انتخابات مکمل کر لیے جائیں کیوں کہ بہ راہِ راست انتخاب کے لیے ہر شہری کو اُنھی امید واروں کو ووٹ دینا ہے۔ مگر ہندستان میں ہم پارلیمنٹ یا اسمبلی کے ارکان کو چنتے ہیں اور وہ پھر اپنے قائدین کو منتخب کرتے ہیں۔ گذشتہ پارلیمانی انتخاب میں ہندستان کے الیکشن کمیشن کی نا اہلی اور غیر پروفیشنل رویے پر اخباروں میں بہت کچھ لکھا گیا تھا۔ انتخابات کی تاریخ اور فیز کے تعین میں اس بات کو سب نے محسوس کیا کہ کہیں نہ کہیں مرکزی حکومت کی معاونت کے لیے پوری اسکیم کھڑی کی جارہی ہے۔ بڑے صوبے میں ایک ہی دن میں انتخابی عمل مکمل ہوگیا اور چھوٹے صوبے میں پانچ اور ساتھ مراحل میں انتخابات کرائے گئے۔ اس سے پہلے پارلیمانی انتخاب کو دس مراحل میں مکمل کیا گیا تھا۔ ہمیشہ حکومت ہند اور الیکشن کمیشن اتنے زیادہ مراحل کے پیچھے یہ بات کہتے نظر آتے ہیں کہ دفاعی عملوں کی کمی اور الیکشن مشینری کی سرگرمیوں میں توازن بٹھانے میں ایسے مراحل بڑھتے جاتے ہیں۔ کم وبیش پہلے مرحلے سے لے کر آخر مرحلے تک اور پھر انتخاب کے نتائج آنے اور سرکار بننے تک ڈھائی سے تین مہینے وقت ہمارا الیکشن کمیشن ایک پارلیمانی انتخات کے لیے ضائع کرتا ہے۔ اب اگر اُسی دَروانیے میں اُسے اسمبلی کے انتخابات اور لوکل باڈیز کے انتخابات کی ذمہ داری دے دی جائے تو اس بات کی قیاس آرائی کی جاسکتی ہے کہ ہندستان کا الیکشن کمیشن تین مہینے کے بجائے چھ مہینے میں یہ عمل مکمل کرے گا۔ ایسی حالت میں وقت، پیسے اور عوام کو پیش آنے والی پریشانیوں میں اضافی تو ہوسکتا ہے، تخفیف کا معاملہ ہرگز سامنے نہیں آئے گا۔

بھارتیہ جنتا پارٹی یہ بہانہ بنارہی ہے کہ نہرو کے زمانے میں پارلیمنٹ اور اسمبلی کے انتخاب ایک ساتھ ہوتے تھے۔ اُسے یہ بات یاد نہیں رہتی کہ اُس وقت ہندستان کی آبادی ۳۵ کروڑ تھی اور آج اُس سے چوگنی آبادی ہوچکی ہے۔ یہ بات بھی ملحوظ رہے کہ اُس زمانے میں ۳۰ فی صد سے کم ووٹنگ کے اعداد وشمار ملتے ہیں اور یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ جنگِ آزادی کے بعد کانگریس کے لیے ایک مددگار ماحول تھا جس کے سبب انتخابات میں آج کے انداز کی ہمہ ہمی اور گرم جوشی نہیں تھی۔ آج کی صورتِ حال یہ ہے کہ ساٹھ سے ستر فی صد ووٹنگ ایک عام بات ہے اور الیکشن کمیشن ہی نہیں پورا ملک یہ چاہتا ہے کہ ووٹنگ کا تناسب بڑھے۔ ایسی حالت میں اسمبلی اور پارلیمنٹ یا مقامی انتخابات ایک ساتھ ہونے میں جو کچھ گڈ مڈ ہوگا، اس کا لوگوں کو ابھی اندازہ نہیں ہے۔ ہندستان کی جہالت اپنی جگہ پر ہے۔ لوگ نشانات دیکھ کر ووٹنگ کرتے ہیں۔ ایک ساتھ تین یا چار ای وی ایم اور اُن پر چھوٹے چھوٹے نشانات کو دیکھ کر پڑھے لکھے اور تجربہ کار لوگ تو غلطیاں کریں گے ہی مگر غریب اور اَن پڑھ سماج کے افراد اپنے ووٹ کو ضائع کرنے کے لیے مجبور ہوں۔ ابھی ہمیں موقع ملتا ہے کہ صوبائی انتخاب میں کسی ایک پارٹی کو ووٹ ڈالیں، پارلیمانی انتخاب میں قومی صورتِ حال کو دیکھتے ہوئے کسی دوسری پارٹی کو ووٹ دیں مگر ایک ساتھ انتخاب ہونے میں انسان شاید ہی کوئی فیصلہ اس انداز سے کر سکے گا۔ اندیشہ اس بات کا ہے کہ ہمارے حق رائے دہی کا تیا پانچہ ہوجائے گا اور مرکزی حکومت کی سازش کسی نہ کسی طرح کامیاب ہوجائے گی۔ اصل حملہ تو ہمارے وفاقی نظام پر ہے۔ جمہوریت میں حزبِ اختلاف کی طاقت ور موجودگی سے سب کا بھلا ہوتا ہے مگر ون نیشن ون الیکشن میں صوبائی حکومتوں کا آزادانہ وجود خطرے میں نہ پڑ جائے اور ہماری جمہوریت کی سالمیت بکھر کر نہ رہ جائے۔

اردو ٹائمز روزنامہ ممبئی
The Urdu Times Daily

ہندوستان میں وقف کا ادارہ ہمیشہ سے ایک اہم ادارہ رہا ہے جو اوقافی جائیدادوں کے فلاحی اور دینی مقاصد کے لیے مختص ہوتا ہے اور ان کا انتظام و انصرام وقف قوانین کے تحت کیا جاتا ہے۔ ہندوستان میں وقف کی تشکیل اور اس کے انتظام کے لیے باقاعدہ قوانین موجود ہیں، اور انہیں مختلف ادوار میں قانونی شکل دی گئی ہے۔ ہندوستان میں وقف کی تنظیم اور تحفظ کے لیے پہلی بڑی قانون سازی 1954 میں کی گئی، جسے وقف ایکٹ، 1954 کہا جاتا ہے۔ اس قانون کے تحت وقف جائیدادوں کی رجسٹریشن، متولیوں کی تقرری، اور وقف جائیدادوں کے انتظام کا طریقہ کار طے کیا گیا۔ 1964 میں حکومت ہند نے سنٹرل وقف کونسل کا قیام عمل میں لایا، جو وقف جائیدادوں کی نگرانی، متولیوں کی تربیت، اور وقف سے متعلق معاملات پر حکومت کو مشورہ دینے کا کام کرتی ہے۔ یہ کونسل مرکزی حکومت کے تحت کام کرتی ہے اور وقف کی جائیدادوں کی دیکھ بھال اور ترقی کے لیے مالی امداد فراہم کرتی ہے۔

اب وقف پر حکومت کی بری نظر

مسلمانوں کے خلاف بی جے پی حکومت کا ایک اور ظلم

محمد عبدالحلیم اطہر سہروردی (گلبرگہ)

وقف کو لے کر اس وقت ملک بھر میں دوطرفہ جدوجہد چل رہی ہے ایک جانب موجودہ حکومت وقف کیخلاف وقف ترمیمی بل کو پارلیمنٹ میں پاس کرانے کوشاں ہے تو دوسری جانب مسلمان اس کو ناکام بنانے کیلئے اپنی نمائندگی درج کرانے میں پیچھے نہیں رہے ملک بھر سے کروڑوں ای میل بھیجے گئے ہیں اور ہمیشہ کی طرح اس مرتبہ بھی اس معاملہ میں علماء اکرام سرگرم ہوگئے ہیں، آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ کی امارت میں تمام مسلک کے علماء اکرام اور علماء اکرام کی ہر تنظیم اور جماعت چاہے وہ جمیعت العلماء یا منبر ومحراب فاونڈیشن ہو یا کوئی اور سب ہی عوام کو ساتھ لے کر حکومت کی ان مسلم مخالف پالیسیوں اور مظالم کیخلاف جدوجہد کر رہے ہیں یہاں گلبرگہ میں بھی ہر جماعت وہ تنظیم اپنی اپنی سطح سے کوششیں کرر ہے ہیں اور اس میں اپنا بھرپور کردار ادا کیا ہے۔ جبکہ حکومت بضد ہیکہ وہ یہ بل منظور کراکے رہے گی، خدانخواستہ اگر حکومت یہ بل پاس کرانے میں کامیاب ہوگئی تو ملک کی تمام وقف جائدادوں کو خطرہ ہے ،اس لئے مسلمانوں کو ملک گیر سطح پر ہر ممکن طریقہ کار اپنا کر اس بل کو پاس کرانے سے روکنا ہوگا، ہندوستان میں محکمہ ریلوے اور محکمہ دفاع کے بعد وقف تیسرا بڑا ادارہ ہے جس کے پاس سب سے زیادہ زمینیں اور جائدادہیں اسی لئے حکومت کی نیت اس پر خراب ہوئی ہے اور وہ ان جائدادوں کو ہڑپ کرنے کی فراق میں ہے۔ مسلمانوں کیخلاف بی جے پی حکومت کے بڑھتے مظالم میں سے یہ ایک اور اضافہ ہے۔

ہندوستان میں وقف کا ادارہ ہمیشہ سے ایک اہم ادارہ رہا ہے جو اوقافی جائیدادوں کے فلاحی اور دینی مقاصد کے لیے مختص ہوتا ہے اور ان کا انتظام وانصرام وقف قوانین کے تحت کیا جاتا ہے۔ ہندوستان میں وقف کی تشکیل اور اس کے انتظام کے لیے باقاعدہ قوانین موجود ہیں، اور انہیں مختلف ادوار میں قانونی شکل دی گئی ہے۔ ہندوستان میں وقف کی تنظیم اور تحفظ کے لیے پہلی بڑی قانون سازی 1954 میں کی گئی، جسے وقف ایکٹ، 1954 کہا جاتا ہے۔ اس قانون کے تحت وقف جائیداوں کی رجسٹریشن، متولیوں کی تقرری، اور وقف جائیدادوں کے انتظام کا طریقہ کار طے کیا گیا۔ 1964 میں حکومت ہند نے سنٹرل وقف کونسل کا قیام عمل میں لایا، جو وقف جائیدادوں کی نگرانی، متولیوں کی تربیت، اور وقف سے متعلق معاملات پر حکومت کو مشورہ دینے کا کام کرتی ہے۔ یہ کونسل مرکزی حکومت کے تحت کام کرتی ہے اور وقف کی جائیدادوں کی دیکھ بھال اور ترقی کے لیے مالی امداد فراہم کرتی ہے۔ وقف کی اصلاحات اور انتظام کو بہتر بنانے کے لیے 1995 میں ایک نیا قانون متعارف کروایا گیا، جسے وقف ایکٹ، 1995 کہا جاتا ہے۔ اس قانون کے تحت مرکزی اور ریاستی سطح پر وقف بورڈز تشکیل دیے گئے تاکہ وقف کی جائیدادوں کی نگرانی اور دیکھ بھال بہتر طریقے سے کی جا سکے۔ یہ قانون وقف جائیدادوں کو غیر قانونی قبضے اور بدانتظامی سے محفوظ کرنے کے لیے موثر ہے۔ ہر ریاست میں وقف جائیدادوں کے انتظام کے لیے ریاستی وقف بورڈ قائم کیے گئے ہیں، جو وقف جائیدادوں کی رجسٹریشن، متولیوں کی تقرری، اور ان جائیدادوں کی حفاظت کے ذمہ دار ہوتے ہیں۔ ریاستی وقف بورڈ وقف کی آمدنی کے استعمال کی نگرانی بھی کرتے ہیں تاکہ وہ فلاحی اور دینی مقاصد کے لیے استعمال ہو سکے۔ ہندوستان میں وقف کی جائیدادوں کو غیر قانونی قبضے سے بچانے کے لیے خصوصی قوانین اور عدالتیں موجود ہیں، جن کے ذریعے وقف بورڈز قبضہ مافیا اور دیگر غیر قانونی عناصر کے خلاف مقدمات درج کرواسکتے ہیں۔ وقف ٹریبونلز بھی قائم کیے گئے ہیں جو وقف سے متعلق تنازعات کا فیصلہ کرتے ہیں۔ گذشتہ

حکومتیں بھی بعض اوقات وقف قوانین میں ترامیم یا تبدیلیاں کرنے کی کوشش کرتی رہی ہیں جو مسلم کمیونٹی کو تشویش میں مبتلا کرتی ہیں۔ وقف ایکٹ 1995 میں حکومت وقتاً فوقتاً تبدیلیاں کرتی ہے، جن کا مقصد وقف جائیدادوں کی بہتر نگرانی کہا جاتا ہے، لیکن بعض مسلم حلقے انہیں وقف کے حقوق کو کمزور کرنے کی کوشش سمجھتے ہیں۔ وقف بورڈز کا بنیادی مقصد مسلم کمیونٹی کے فلاحی مفادات کا تحفظ کرنا ہے، لیکن کئی بار یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ حکومت وقف بورڈز پر سیاسی کنٹرول حاصل کرنے کی کوشش کرتی ہے، جس سے وقف بورڈز کے آزادانہ اور منصفانہ کام کرنے کی صلاحیت متاثر ہوتی ہے۔ موجودہ حکومت کے تحت بعض ریاستوں میں وقف بورڈز کی خودمختاری کم ہونے کی خبریں سامنے آچکی ہیں، اور متولیوں کی تقرری یا برطرفی میں سیاسی مداخلت کا خدشہ ظاہر کیا جارہا ہے، اور اب تو اس کو ختم کرنے کیلئے کوششیں کی جارہی ہیں جس سے ملک بھر میں بے چینی پھیل گئی ہے۔

ہندوستان میں وقف جائیدادیں بڑی تعداد میں ہیں، اور ان میں سے بہت سی جائیدادوں پر غیر قانونی قبضے کیے جاچکے ہیں یا قبضے کا خطرہ موجود ہے۔ موجودہ حکومت کے دوران بعض اوقات وقف جائیدادوں پر قبضے کے معاملات میں تیزی آئی ہے، اور یہ شکایات عام ہیں کہ وقف بورڈز کو مضبوط تحفظ فراہم نہیں کیا جارہا بلکہ اب تو اس کو ختم ہی کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ شہریت ترمیمی قانون (CAA) اور قومی رجسٹر برائے شہری (NRC) جیسے قوانین کی وجہ سے مسلم کمیونٹی میں خوف و ہراس ہے اور یہ خدشہ ظاہر کیا جارہا ہے کہ ان قوانین کے تحت وقف جائیدادوں کو بھی نشانہ بنانے کا منصوبہ ہے۔ بعض ماہرین کا خیال ہے کہ اگر مسلم آبادی کو ان قوانین کی وجہ سے مزید مشکلات کا سامنا کرنا پڑا تو وقف جائیدادوں کی حفاظت اور ان کا انتظام بھی متاثر ہوسکتا ہے۔ وقف جائیدادوں سے متعلق عدالتی مقدمات کی تعداد میں بھی اضافہ ہو رہا ہے، اور بعض اوقات حکومت یا دیگر طاقتور گروہوں کی جانب سے وقف جائیدادوں پر دعویٰ دائر کیے جاتے ہیں۔ یہ قانونی مقدمات وقف جائیدادوں کی حفاظت میں رکاوٹ بن سکتے ہیں اور مسلم کمیونٹی کی طرف سے خدشات میں اضافہ کا باعث بنتے ہیں۔ وقف کے مسائل کو حل کرنے اور وقف جائیدادوں کی حفاظت کے لیے مضبوط قیادت اور نمائندگی کی ضرورت ہے، لیکن موجودہ حکومت کے دوران بعض حلقے یہ شکایت کرتے ہیں کہ مسلم کمیونٹی کی آواز کو مناسب طریقے سے نہیں سنا جارہا۔ وقف کی جائیدادوں سے متعلق اہم فیصلوں میں مسلم قیادت کی شرکت کمزور ہونے سے وقف کے معاملات مزید پیچیدہ ہو جاتے ہیں۔ ہندوستان میں وقف کو موجودہ حکومت کے دوران کئی چیلنجز اور خطرات کا سامنا ہے جن میں وقف جائیدادوں پر قبضے کا خطرہ، قانونی تبدیلیوں کا خدشہ، وقف بورڈز پر حکومتی کنٹرول اور مسلمانوں کی کمزور نمائندگی شامل ہے لیکن اب موجودہ حکومت وقف کو ہی ختم کرنے کیلئے کمربستہ ہے ہندوستان میں وقف جائیدادیں ملت اسلامیہ کی فلاح و بہبود کے لیے ایک اہم ذریعہ ہیں، لیکن موجودہ سیاسی ماحول اور حکومت کے تحت بعض عوامل کی وجہ سے وقف کو خطرات لاحق ہیں۔ یہ خطرات قانونی، انتظامی، اور سماجی نوعیت کے ہیں اور ان کا اثر وقف کے نظام پر براہ راست ہوسکتا ہے۔ وقف جائدادوں کی حفاظت اور ان کے فلاحی مقاصد کو یقینی بنانے کیلئے حکومت اور مسلمانوں کی قیادت کے درمیان اعتماد اور تعاون کا فروغ ضروری ہے تاکہ وقف ادارے اپنی حقیقی روح کے ساتھ قائم رہ سکیں اور ملت اسلامیہ کی فلاح و بہبود کیلئے کام آسکیں۔ ہندوستان میں وقف کا ایک قدیم اور اہم نظام قائم رہا ہے جو مسلمانوں کی دینی، تعلیمی و اقتصادی فلاح و بہبود کے لیے اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اس کی حفاظت اور ترقی کے لیے وقف قوانین کا درست نفاذ اور انتظام ناگزیر ہے، عوام میں وقف کی اہمیت اس کی حفاظت اور ترقی سمیت اس کے فوائد کے بارے میں آگاہی عام کرنا اور اس کی حفاظت کیلئے کمر کس کے میدان عمل میں آنا اب ناگزیر ہوگیا ہے۔

• • •

اب تو منصف بھی ہے سازش میں برابر کا شریک

آصف خان

کہا جاتا ہیکہ عدالتوں میں قوانین کی بالادستی ہوتی ہے، انسانی اقدار کے اعتبار سے رنگ و نسل، امیر و غریب، طبقہ واریت سے پرے نظام عدل کے سامنے ہر ایک برابر اور مساوی ہے، البتہ ظالم و مظلوم، مجرم و بے گناہ کے درمیان فرق کو ملحوظ رکھا جاتا ہے جو کہ عدل کا تقاضا ہے، غرض ہر فیصلہ مبنی بر انصاف ہوتا ہے، معاشرہ میں اسکا ایک وزن ہوتا ہے، اگر یہ کہا جائے کہ ایک صالح معاشرہ کی تشکیل میں عدلیہ کا بھی اہم رول ہوتا ہے تو شاید غلط نہ ہو، کیونکہ اسکے عدل و انصاف کا اثر معاشرہ میں پھیلے ہوئے فاسد عناصر پر پڑتا ہے، اور یہ حقیقت ہے کہ ستم رسیدہ اور مظلوم افراد کا عدالتوں کے منصفوں کے جانب سے ہوئے انصاف پر یقین ہوتا ہے اور امید کی کرن پوشیدہ ہوتی ہے جس سے وہ زندگی کیلئے پرشوق ہوتا ہے، اور ہونا بھی چاہئے کیونکہ جمہوریت کے بنیادی ستونوں میں سے ایک ستون عدلیہ بھی ہے جو مکمل طور پر آزاد ادارہ ہے، جسکو ہمیشہ ایک وقار کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے، بدقسمتی سے ادھر کچھ سالوں سے دن بدن ہمارے ملک عزیز کے عدالتوں کا نظام جانبدارانہ ہوتا جارہا ہے جس سے عوام بالخصوص مسلمانوں میں کافی تشویش کی صورتحال پیدا ہورہی ہے، ویسے بھی ہندوستان کا سیاسی منظرنامہ اس بات کی گواہی دے رہا ہے اور بہت قرائن وشواہد بھی اس پر دلالت کرتے ہیں کہ آزاد ادارے خواہ وہ عدلیہ ہو یا دیگر ایجنسیاں اور کمیشنز، انتظامیہ یعنی حکومت کے زیر اثر ہیں، اور حکومت کا ان پر مکمل طور پر نہیں تو بہت حد تک تسلط قائم ہو چکا ہے، حکومت کی ایک خاص آئیڈیولوجی کے زیر بار ہے، یہی وجہ ہے کہ جس طرح برسر اقتدار حکومت کے نظریات ملک کے ایک خاص طبقہ کے تئیں مختلف اور معاندانہ ہیں، بلکل اسی طرح عدلیہ کا رخ بھی اس خاص طبقہ بالفاظ دیگر مسلمانوں کے متعلق مختلف اور متعصب نظر آتا ہے اور عدلیہ کا یہ کردار قابل تشویش ہے۔ ملک کی موجودہ صورتحال سے یہ بات بخوبی سمجھ میں آتی ہیکہ آر ایس ایس ہندوتوادی ذہنیت کے لوگ آئین ہند کا نام سرورق استعمال کر کے سارا مواد زعفرانی رکھنا چاہتے ہیں۔

حکومت کے ایماء پر پولیس اور دیگر سرکاری ادارے ہر کسی بہانے اور حیلے سے بے بنیاد الزامات تھوپ کر مسلم نوجوانوں کو نشانہ بناتی ہے، ان پر گرفتاریوں کا سلسلہ شروع کرتی ہے اور کریک ڈاؤن کے ذریعے یواے پی اے جیسے سخت قوانین کے

تحت پس دیوار زنداں کرتی ہے، اب تو حال یہ ہے کہ مسلمانوں کا احتجاج یا مظاہرہ دہشت گردانہ سازش قرار پاجاتا ہے، اگر ہم بات کریں عمر خالد، خالد سیفی، شرجیل امام، گلفشاں فاطمہ جیسے لوگوں کی تو وہ آج بھی چار سال گزرنے کے بعد انصاف کے توقع پر جی رہے ہیں۔ ایسے نہ جانے کتنے مسلم نوجوان جیل کی سلاخوں کے پیچھے مدتوں سے قید وبند کی صعوبتیں جھیل رہے ہیں، محروسین کے متعلقین عدالتوں کے چکر کاٹ رہے ہیں اور انصاف کی بھیک مانگ رہے ہیں، لیکن عدالت باقاعدہ شنوائی پر راضی نہیں ہے، تعصب کی زد میں یہ عدالتیں آخر کیا پیغام دے رہی ہیں۔ یہ بات واضح ہیکہ عمر خالد اور ان جیسے نہ جانے کتنے لوگ صرف مسلمان ہونے کی سزا کاٹ رہے ہیں، جن کے عدالت کی ناانصافی صاف دیکھی جاسکتی ہے، جبکہ عمر خالد کے دیگر غیر مسلم ساتھی رہا کر دئے گئے، لہذا یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا مذہبی تعصب کا رنگ عدالتوں پر پوری طرح غالب ہے، اور شاید یہی بھارت میں انصاف کا پیمانہ قرار پاچکا ہے۔

عمر خالد اور دیگر نوجونان قوم کی ناحق گرفتاری پر کئی سیاستدانوں نے ایوان پارلیمنٹ میں بھی آواز اٹھائی ہے یہاں تک کہ بہت سے ماہرین قانون اور وکلاء بھی تبصرہ کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ قانون کی خلاف ورزی کے کوئی دلائل وشواہد نہیں جس کی بنیاد پر دہلی فسادات میں عمر خالد جیسے لوگوں کو گرفتار کیا گیا ہے اور متعجب ہوکر یہ کہنے پر مجبور ہیں کہ آخر عمر خالد کو رہا کیوں نہیں کیا جارہا ہے۔ چار سال گزرنے کے بعد ان میں سے اکثر کے مقدموں کی باقاعدہ شنوائی شروع ہوئی نہ ضمانت ملی یہاں تک کہ ابھی ٹرائل بھی شروع نہیں ہوسکا۔ اس بیچ سپریم کورٹ ایک سے زائد بار ''ضمانت معمول اور جیل استثنٰی'' کے اُصول کی دہائی دے چکا ہے مگر اس اصول کا اطلاق مسلم ملزمین پر ہوتا ہوا نظر نہیں آتا۔ اس کی وجہ سے عدلیہ پر اب سرعام سوال اٹھنے لگے ہیں۔

ابھی چند دنوں قبل ان کیلئے آواز بلند کرنے کی خاطر دہلی میں ایک سیمینار کا انعقاد عمل میں آیا جسمیں فلم اداکارہ سوارا بھاسکر، کانگریس لیڈر دگ وجے سنگھ، سی پی آئی (ایم ایل) کے قومی جنرل سیکریٹری دیپانکر بھٹاچاریہ اور دیگر نے اس معاملے میں پُرزور آواز بلند کی، اس پروگرام میں ایک طرف سی پی آئی ایم ایل کے قومی جنرل سیکریٹری دیپانکر بھٹاچاریہ نے بھی حاضرین سے اظہار خیال کیا۔ انہوں نے مذکورہ محروسین کو ''جمہوریت کی لڑائی کے اصل ہیرو'' کے خطاب سے نوازتے ہوئے کہا کہ ''دنیا کی سب سے بڑی جمہوریت میں گنتی کے کچھ لوگ ہی ہیں جنہوں نے اُٹھ کھڑے ہونے کی جرأت کا مظاہرہ کیا۔

دوسری طرف فلم اداکارہ سوارا بھاسکر نے عدلیہ اور سپریم کورٹ کے ججوں کو براہ راست تنقید کا نشانہ بنایا۔ ۱۹/منٹ دورانیہ کی تقریر میں سوارا بھاسکر نے ججوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ ''عام شہری کو تو جیل کا، مارپیٹ کا ڈر رہتا ہے، مسلمان تو بیچارے کہیں بھی مارے پیٹے جاتے ہیں، ہم جیسے لوگوں کو ڈر رہتا ہے کہ آواز اٹھائیں گے تو کام نہیں ملے گا، مگر آپ کو کیا ڈر ہے؟ ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ تک پہنچتے پہنچتے آپ کی عمریں ۵۰/سے ۶۰/سال ہوچکی ہوتی ہیں، آپ کے بچے سیٹل ہو چکے ہوتے ہیں، تو پھر آپ کو کس چیز کا ڈر ہے؟ گورنر کے عہدہ کا لالچ؟ راجیہ سبھا کی سیٹ؟ آپ کے پاس اتنا کچھ مگر آپ بس اپنا کام تک نہیں کر پارہے؟''

اسی طرح معروف اسٹینڈاپ کامیڈین کنال کامرانے اپنی تقریر کے آغاز میں اسٹیج پر آویزاں بورڈ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ ''میں یہاں اس لئے ہوں کہ میں ہندو ہوں، اگر مسلمان ہوتا میری بھی فوٹو یہاں لگی ہوتی۔'' واضح رہے کہ اسٹیج پر تمام محروسین کی فوٹو لگائی تھی۔ دہلی پولیس نے مذکورہ نوجوانوں کو سازش کا ملزم بنایا ہے، اس پر تنقید کرتے ہوئے کامرانے کہا کہ ''اگر سازش ہورہی تھی تو آپ کہاں تھے؟ بہر حال عدلیہ کے جانبدارانہ رویہ پر ایک عام شہری کے ذہن و دماغ میں اس طرح کے کئی سوالات گردش کررہے ہیں، جن کے جوابات مطلوب ہیں۔

اب تو منصف بھی ہے سازش میں برابر کا شریک
بے گنہ ہوں پہ ضمانت نہیں دیتا مجھ کو

تبصرہ کتب و رسائل

فاروق انصاری

نام کتاب: شان نزول (ناول)

مصنف: شفیع شیخ

''شان نزول'' نام پڑھ کر بے ساختہ خیال آتا ہے کہ مذکورہ کتاب شاید قرآن کی آیات کے تعلق سے ہے لیکن کتاب کا مطالعہ شروع کرتے ہوئے یہ واضح ہوجاتا ہے کہ یہ ناول ہے اور اس کے ایک کردار کے ذہن میں آنے والے اشعار پر گفتگو ہوئی ہے۔ یہ بنیادی طور پر ایک ناول ہے جو مزاحیہ انداز میں لکھا گیا ہے۔ مذکورہ ناول کا اہم کردار مرزا اسرکش لکھنوی ہیں جو سماج میں فروغ پارہے مختلف قسم کی خامیوں یا برائیوں سے نالاں ہیں اور یہی اس ناول کا سبق ہے۔ مصنف شفیع شیخ کی تصنیف کی فہرست دیکھنے سے اندازہ ہوجاتا ہے کہ وہ ایک باغ و بہار شخصیت کے مالک ہیں لیکن طبیعت مزاح ہونے کے باوجود سماج و معاشرے سے لاتعلق اپنی دنیا میں مگن نہیں ہیں۔ وہ سماج میں درآئی خرابیوں اور برائیوں کو اپنے طبیعت کے مطابق نشان زد کر کے بتاتے ہیں کے بیماری یہاں ہے۔ ناول کے ابتدا میں اپنے انتساب کے تحت ''سماج کے ان قابل قدر افراد کے نام جو ریاکاری، خودغرضی، فتنہ پردازی اور پرکاری کے عناصر اربعہ سے پاک ہیں'' لکھ کر بہت حد تک یہ صاف کردیا ہے کہ وہ دورخے پن کو پسند نہیں کرتے۔

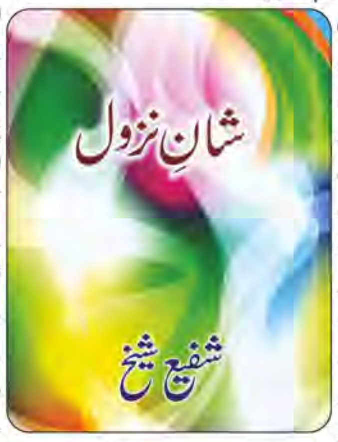

شفیع شیخ نے اپنے اس ناول کا کردار ایک ایسی شخصیت کو بنایا ہے جو شاعر ہے اور سماج کے دورخے پن سے نالاں رہتا ہے۔ وہ اپنی بیبا کی کیلئے کہیں جگہ پانے سے یکسر محروم رہتا ہے۔ اس کی وجہ سے وہ تنگی میں گزارہ تو کرتا ہے لیکن حالات سے سمجھوتہ نہیں کرتا۔ مجھے لگتا ہے کہ شفیع شیخ کو بھی احساس ہے کہ وہ اپنی بیباکانہ تحریر سے کہیں کسی مشکل کا شکار نہ ہوجائیں اس لئے انہوں نے انتساب کے نیچے یہ وضاحت کردی ہے کہ ''ان مضامین کے سارے کردار خیالی ہیں۔ ان کا زندگی کی کسی جیتی جاگتی شخصیت سے کوئی تعلق نہیں ہے''۔ میرا جتنا مطالعہ ہے اس کے مطابق میں نے پہلی بار کسی کتاب پر اس طرح کی وضاحت دیکھی ہے۔ ہاں فلموں اور ٹی وی سیریلوں میں اس طرح کی وضاحت ضرور ہوتی ہے۔ جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا کہ مرزا اسرکش لکھنوی جو کہ اس ناول کے بنیادی کردار ہیں کو امریکہ میں مشاعرہ کیلئے مدعو کیا جاتا ہے اس پر کیا ہی بہترین طنز ہے ''شاعروں کے جھرمٹ میں ایک آدھ مخلص انسان بھی موجود ہے تو کیا مضائقہ ہے''۔ مغربی تہذیب کی مادر پدر آزادی پر مرزا اسرکش کا خیال ہے ''ان کے یہاں شب ہجر نہیں صرف شب وصال ہوتی ہے۔ لڑکے لڑکیاں ہوش سنبھالتے ہی پلنگ سنبھال لیتے ہیں''۔

اردو کے نام پر بڑی لوٹ مچی ہوئی ہے جو اردو کے نام پر ترقی کرتا ہوا اوپر جاتا ہے وہ اپنے چند چاپلوسوں کے کسی کو گھاس نہیں ڈالتا۔ ان حالات پر جگہ بجگہ طنز کے نشتر چلائے گئے ہیں یونیورسٹی اور کالجوں میں صدر شعبہ اردو ہوتے ہیں۔ ان کا کردار اب راز نہیں سب ہی جانتے ہیں اسی لئے صفحہ ۷۷ پر صدر شعبہ اردو کی بجائے صدر شعبدہ اردو لکھا گیا ہے۔ بھارت میں اردو پر جانکنی کا عالم ہے اس تعلق سے صفحہ ۱۶۴ پر لکھا گیا ہے ''اردو اب سمیناروں کے اردگرد ہی محدود ہوکر رہ گئی ہے''۔ بھارت میں ان دنوں مسلمانوں کی جو حالت ہے اس پر بھلا کوئی ادیب یا شاعر کیسے خاموش رہ سکتا ہے۔ صفحہ ۱۷۵ پر ظلم و جبر پر حکومت اور اس کے اہل کاروں کے رویہ پر لکھا ہے ''ارباب حل وعقد جو دستور کے مطابق حکومت چلانے کا حلف اٹھاتے ہیں بے گناہوں کو اسیر زنداں بنانے کو اپنا دستور بنا لیتے ہیں''۔ کل ملا کر ''شان نزول'' بہت ہی دلچسپ اور حسب حال ناول ہے جس میں مزاح کی چاشنی کے ساتھ سماج اور معاشرے کا درد بھی جسے کوئی بھی حساس انسان محسوس کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ امید ہے کہ اردو قارئین کے درمیان اس ناول کو جگہ بنانے میں دیر نہیں لگے گی۔ ایک سوچھپتر صفحات اور گیارہ مضامین کے ساتھ اس کی قیمت دو سو پچاس روپئے ہے۔ جسے خود مصنف ڈاکٹر شفیع شیخ اور سیفی بک ایجنسی بھنڈی بازار ممبئی سے حاصل کیا جاسکتا ہے۔

ہندوستان کی سیاست اور مسلمان

اجمل حسین یار علوی

قوم مذہب سے ہے مذہب جو نہیں تو کچھ بھی نہیں۔ جزب باہم بھی نہیں وصل پیہم بھی نہیں۔ موجودہ مسلمانوں کی سوچ کٹر واد یہ سیاست کامیاب سیاست نہیں ہے گھال میل چاہئے ایک بی جے پی میں ہوجائے دوسماج وادی میں دو کانگریس میں اور الگ الگ پارٹیوں سے رشتہ بنائے رکھو جب جس کا اقتدار رہے اس سے کام لے لیں گے مسلمانوں ایمانداری سے دل پہ ہاتھ رکھ کر بتاؤ کتنے بل اور کتنے قانون اسلام اور مسلمانوں کے ہت میں آپ نے پاس کروایا جواب نہ میں ہی ملے گا سوا مقامی پولس چوکی میں آپ کے محلے کے چھوٹے چھوٹے جھگڑوں میں فلاں پارٹی کے ایم ایل اے کا فون آیا ہے پانچ ہزار میں پٹنے والا کام دو ہزار میں پٹ گیا اس سے زیادہ اور کچھ حیثیت ملی ہے تو بتاؤ آپ کا جواب نہ میں ہی ملے گا آزادی کے ستر سالوں میں کوئی ایک کام اپنے پارٹی کا بتائیں جس میں اسلام یا مسلمانوں کے حق میں فائدے کے صورت میں بل کی صورت میں پاس کروائیں ہیں تو بتائیں اس کا بھی جواب نہ میں ہی ہوگا اب آیئے مذہبی تشخص کو باقی رکھنے والی قوم سکھ اس قوم نے سیاست کو پیچھے رکھا اپنا مذہبی تشخص آگے رکھا اس کے صلے میں پارلیمنٹ سے لیکر دیگر سرکاری کاموں میں انکی اپنی ایک شناخت ہے مذہب کے نام پر ان کی تعداد مسلمانوں کے مقابلے میں پانی کم چائے کے برابر کی کہاوت ٹھیک ہے مگر ہر جگہ ان کی حصہ داری آپ کے سامنے ہے مضمون کی طوالت کا لحاظ کرتے ہوئے صرف ایک نظیر اور موجودہ سیاست میں ابھرتا ایک جوان چندر شیکھر آزاد جس نے صرف پچھڑوں کے نام کی سیاست میں ایسی مقبولیت حاصل کی آج وہ بھی ایک مثال سامنے ہے اور اعلانیہ ایک دھرم ایک ذات کی لڑائی لڑنے والے نے میدان جیت لیا آج نہیں تو کل برسر اقتدار پارٹیوں کی ضرورت بنے گا میں اپنے مسلم سیاست دانوں اور مسلم او ٹروں سے درخواست کرونگا اپنی سوچ اور اپنی فکر کو بدلو انشاء اللہ انقلاب آئے گا بہت ہی افسوس کے ساتھ اس بات کو کہنا پڑ رہا ہے کہ اپنی قوم کے لوگوں کے سامنے کوئی رائے یا کوئی فکر یا کوئی بھی کام کرنے سے پہلے رجلٹ سنا کر سمجھا دیا جاتا ہے قریب ہی میں ایک تاریخ ساز ریلی گستاخ رسول کے خلاف نکالی گئی اس ریلی کا فائدہ مسلمانوں کے اتحاد کا اور ان کے جزب صادقہ کی ترجمانی کرتا ہوا حکومت کو اور گستاخوں کو ایک پیغام دے کر گیا ہے مگر تبصرہ کرنے والوں کی زبان ابھی تک تھکی نہیں ہے یہی ہماری اور آپ کی کج فہمی ہے اسی کو ہم اور آپ سدھار لیں تو وہ دن دور نہیں

آج بھی ہو جو براہیم سا ایماں پیدا
آگ کرسکتی ہے انداز گلستاں پیدا

آپ اپنی سیاست کی سوچ میں قومی اور مذہبی درد پیدا کریں خود پوری طرح تو اقتدار نہیں حاصل کر سکتے مگر آپ کے بغیر اقتدار پر کوئی آ بھی نہیں سکتا آپ ان کی ضرورت بن سکتے ہیں دو ہزار چوبیس کی حکومت آپ کے سامنے ہے اس دو ہزار چوبیس کی حکومت نے بہت کچھ مسلمانوں کو دیا ہے سوچئے اور سمجھئے

جگا دگا کے تھک چکے ہیں یہ ہنگامے
مسافر روش کارواں بدل ڈالو

کاموں کے شروع کرنے سے پہلے رجلٹ نکالنا اور تبصرے کرنا بند کیجئے جدوجہد کیجئے اخلاص کے ساتھ قومی اور مذہبی درد کے ساتھ انشاء اللہ کامیابی ضرور ملے گی۔ سیاست میں اپنا قائد اپنی قوم ہی میں پیدا کریں دین کے لئے قوم کے لئے دنیا کے لئے نہیں ابھی سویرا ہے اور حکمرانوں کی ضرورت بن جائیے اتنا تو آپ کر ہی سکتے ہیں جس دن آپ اتنا کرلے جائیں گے انشاء اللہ آپ کے خلاف کوئی بل نہیں پاس ہوسکتا۔ مذہب کی شناخت کے بغیر آپ کی شناخت باقی نہیں رہ سکتی ہے عدل و انصاف کو میعار بناؤ ظلم کے خلاف آواز بلند کرو پچھڑوں اور مظلوموں کی آواز بنو آج نہیں تو کل سہی غیر بھی آپ کو اپنا لیڈر مانیں گے

مودی حکومت کا ریاستی حکومتوں کے تئیں سوتیلا سلوک

ٹیکس کے ذریعے وصول کی گئی رقم میں سے ریاستوں کا حصہ نہیں دیا جارہا ہے

سیس بڑھانے کے باوجود، پچھلے 10 سالوں میں آمدنی میں صرف معمولی اضافہ ہوا ہے۔ 2014 میں جی ڈی پی کے ۸.۸/فیصد سے ۲۰۲۴ء میں ۶.۹/فیصد۔ حال ہی میں، کرناٹک کے وزیر اعلیٰ نے این ڈی اے اور اپوزیشن کی حکومت والی ریاستوں کے آٹھ وزرائے اعلیٰ کو خط لکھا، جس میں یہ تشویش ظاہر کی گئی کہ وہ ریاستیں جن میں فی فرد آمدنی زیادہ ہے وہ ریاستیں اپنی خوشحالی کی سزا بھگت رہے ہیں، کیونکہ مودی حکومت ان ریاستوں کو ان کے حصہ کی رقم نہیں دے رہی ہے۔

ڈیرک اوبرائن

۱۶/جنوری ۲۰۱۲ء کو گجرات کے اس وقت کے وزیر اعلیٰ نریندر مودی نے مرکزی حکومت پر زبردستی وفاقیت کی پالیسی اپنانے کا الزام لگایا تھا۔ انہوں نے کہا تھا کہ مالیاتی تقسیم کے اختیارات پر اجارہ داری قائم کر کے ریاستوں کو ماتحت کی پوزیشن میں لایا جارہا ہے اور اس سے ریاستوں کے آئینی حقوق میں کمی آئی ہے۔ اس کالم نگار کو یہ بھی یاد ہے کہ 2015 میں اس وقت کے وزیر خزانہ ارون جیٹلی نے تقریباً نصف درجن ساتھی ممبران پارلیمنٹ کو پارلیمنٹ میں اپنے کمرے میں لنچ پر مدعو کیا تھا۔ ہمارے سخی میزبان خوشخبری کا ایک ٹکڑا منانا چاہتے تھے۔ ۱۴/ویں مالیاتی کمیشن نے ریاستوں کے حصہ کو ۳۲/فیصد سے بڑھا کر ۴۲/کرنے کی سفارش کی تھی۔ ہم سب نے اسے وفاقیت کی ایک بڑی فتح کے طور پر دیکھا۔ لیکن وزیر اعظم مودی اور سابق وزیر اعلیٰ جیٹلی کے خیالات مختلف تھے۔

ریاستوں کیلئے نقصان دہ ہے 'سیس' ٹیکس۔ جیسا کہ کوئی بھی جس نے کامرس میں گریجویشن کیا ہے وہ آپ کو بتا سکتا ہے 'سیس' کے نام پر وصول کئے جانے والے ٹیکس کا مطلب ہے کہ ان کے ذریعے جمع ہونے والی رقم ریاستی حکومتوں کے ساتھ شیئر نہیں کی جاتی ہے۔ مرکزی حکومت کی طرف سے کسی خاص مقصد کے لیے فنڈ اکٹھا کرنے کے لیے 'سیس' لگایا جاتا ہے۔

مرکزی حکومت فی الحال صحت اور تعلیم، سڑکوں اور بنیادی ڈھانچے، زراعت اور ترقی، سوچھ بھارت، برآمدات اور خام تیل وغیرہ پر سیس کے ساتھ جی ایس ٹی معاوضہ سیس لگاتی ہے۔ ۲۰۱۲ء میں، یہ سیس مرکزی حکومت کی کل ٹیکس آمدنی کا ۷/فیصد تھا۔ ۲۰۱۵ء میں یہ بڑھ کر ۹/فیصد ہوگیا۔ ۲۲۳ء میں، 'سیس' ٹیکس کے ذریعے وصول کی گئی کل رقم کا ۱۶/فیصد ہوگیا۔ ۲۳-۲۰۱۹ء کے درمیان مرکزی حکومت نے 'سیس' کے نام پر ۱۳/لاکھ کروڑ روپے وصول کئے ہیں۔ اس میں جی ایس ٹی معاوضہ 'سیس' شامل نہیں ہے۔ پچھلے پانچ سالوں میں اس نے خام تیل پر 'سیس' کے طور پر ۸۴/ہزار کروڑ روپے جمع کیے ہیں۔

مرکزی حکومت کی کل ٹیکس آمدنی میں سیس کا حصہ تین گنا بڑھ گیا ہے۔ یہ ۲۰۱۱ء میں ۶/فیصد تھی جو ۲۰۲۱ء میں بڑھ کر ۱۸/فیصد ہوگئی۔ سیسز اور سرچارجز میں اس اضافے نے وصول کئے گئے ٹیکس میں ریاستوں کے حصہ کو کم کردیا۔ ۲۰۱۱ء میں مجموعی ٹیکس کا ۸۹/فیصد ریاستوں کو ملتا تھا جو اب گھٹ کر ۷۹/فیصد ہوگیا ہے۔ یہ وہ صورت حال ہے جب 14 ویں مالیاتی کمیشن نے ریاستوں کو ٹیکس ٹرانسفر میں 10 فیصد اضافہ کرنے کی سفارش کی تھی۔ سی اے جی کی ایک رپورٹ میں انکشاف کیا گیا ہے کہ مرکزی حکومت نے 2018-19 میں کنسولیڈیٹیڈ فنڈ آف انڈیا (سی ایف آئی) میں مختلف سیسز کے ذریعے جمع کیے گئے ۲.۷۵/لاکھ کروڑ روپے میں سے ایک لاکھ کروڑ روپے روک لیے ہیں۔ مالی سال کے دوران اکٹھے کیے گئے روڈ اور انفراسٹرکچر سیس کے ۱۰/ہزار کروڑ روپے کو نہ تو متعلقہ ریز روفنڈز میں منتقل کیا گیا اور نہ ہی اس مقصد کے لیے استعمال کیا گیا جس کے لیے یہ سیس جمع کیا گیا تھا۔ زیادہ تشویشناک بات یہ ہے کہ خام تیل پر گزشتہ دہائی میں سیس کے طور پر جمع کیے گئے ۲۴/ ۱ /لاکھ کروڑ روپے نامزد ریزروفنڈ (آئل انڈسٹری ڈیولپمنٹ بورڈ) میں منتقل نہیں کیے گئے اور سی ایف آئی میں ہی رہے۔ ریزروفنڈز کی تخلیق یا ان کے غلط استعمال کی عدم موجودگی میں، سیسز اور ڈیوٹیز کو پارلیمنٹ کی طرف سے تجویز کردہ مخصوص مقاصد کے لیے استعمال نہیں کیا جاسکتا۔

سیس بڑھانے کے باوجود، پچھلے 10 سالوں میں آمدنی میں صرف معمولی اضافہ ہوا ہے۔ 2014 میں جی ڈی پی کے ۸.۸/فیصد سے ۲۰۲۴ء میں ۶.۹/فیصد۔ حال ہی میں، کرناٹک کے وزیر اعلیٰ نے این ڈی اے اور اپوزیشن کی حکومت والی ریاستوں کے آٹھ وزرائے اعلیٰ کو خط لکھا، جس میں یہ تشویش ظاہر کی گئی کہ وہ ریاستیں جن میں فی فرد آمدنی زیادہ ہے وہ ریاستیں اپنی خوشحالی کی سزا بھگت رہے ہیں، کیونکہ مودی حکومت ان ریاستوں کو ان کے حصہ کی رقم نہیں دے رہی ہے۔

حکومتی کمیشن نے 80 کی دہائی کے اوائل میں سفارش کی تھی کہ سیسز اور سرچارجز ایک خاص مقصد اور محدود مدت کے لیے لگائے جائیں۔ 2010 میں، پچھلی کمیشن نے کہا تھا کہ سیسز اور سرچارجز کو بڑھانا فنانس کمیشن کی سفارشات کو کمزور کرنے کے مترادف ہوگا کیونکہ اس سے ریاستوں کو مرکزی ٹیکس ریونیو میں ان کے منصفانہ حصہ سے محروم کردیا جائے گا۔ لیکن سیسز کی تعداد اور مقدار بڑھ رہی ہے۔ وہ ریاستیں جو نظریاتی طور پر حکمرانی کے نظام کی مخالف ہیں اکثر اپنے منصفانہ حصہ سے محروم رہتی ہیں۔ سیس کے ذریعے جمع ہونے والی رقم ریاستی حکومتوں کے ساتھ شیئر نہیں کی جاتی ہے۔ مرکز کی طرف سے کسی خاص مقصد کے لیے فنڈ اکٹھا کرنے کے لیے سیس لگایا جاتا ہے۔ لیکن یہ رقم اپنے مطلوبہ مقصد کے لیے استعمال نہیں ہورہی۔

• • •

اردو ٹائمز روزنامہ ممبئی
The Urdu Times Daily

ایرانی سپریم لیڈر خامنہ ای محفوظ مقام پر منتقل

تمام مسلمان متحد ہو کر لبنان کے عوام اور حزب اللہ کے ساتھ کھڑے ہوں، ایرانی سپریم لیڈر آیت اللہ خامنہ ای

تہران: حزب اللہ کے سربراہ حسن نصر اللہ کی اسرائیلی حملے میں شہادت کے بعد ایران کے سپریم لیڈر آیت اللہ علی خامنہ ای کو بھی محفوظ مقام پر منتقل کردیا گیا جبکہ اپنے بیان میں انہوں نے تمام مسلمانوں کو حزب اللہ اور لبنان کے عوام کے ساتھ کھڑے ہونے کی اپیل کردی۔ غیر ملکی خبرایجنسی رائٹرز کی رپورٹ کے مطابق ایرانی ذرائع نے بتایا کہ آیت اللہ خامنہ ای کو نامعلوم مقام پر منتقل کردیا گیا ہے اور اس سیکیورٹی مزید سخت کردی گئی ہے۔ ایرانی عہدیداروں نے بتایا کہ آیت اللہ خامنہ ای کو ملک کے اندر ہی محفوظ مقام پر منتقل کردیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایران حزب اللہ کے رہنماؤں اور ان کے دیگر اتحادیوں کے ساتھ بدستور رابطے میں ہے تاکہ اسرائیل کے تازہ اعلان کے بعد اگلا لائحہ عمل ترتیب دیا جائے۔ اسرائیلی فوج نے ہفتے کو سماجی رابطے کی ویب سائٹ ایکس پر تصدیق کی تھی کہ حزب اللہ کے سربراہ حسن نصر اللہ کو شہید کردیا گیا ہے، جس کے بعد ان کے ہیڈکوارٹرز پر ہونے والے بدترین حملے کی صورت حال واضح ہوگئی تھی۔ ایرانی کی سرکاری خبرایجنسی تسنیم کے مطابق سپریم لیڈر آیت اللہ خامنہ ای نے بیان میں کہا تھا کہ لبنان میں غیر مسلح شہریوں کی شہادت سے صہیونی حکومت کی وحشیانہ فطرت آشکار ہوگئی ہے اور یہ بات بھی سامنے آگئی ہے کہ قابض حکومت کے رہنماؤں کی پالیسیاں کس قدر تنگ نظر ہیں۔ ایرانی سپریم لیڈر نے بیان میں کہا کہ دہشت گرد گینگ حکمران صہیونی رہنماؤں نے غزہ میں ایک سال کی جنگ سے سبق نہیں سیکھا ہے اور ان کو سمجھ نہیں آتی کہ خواتین، بچوں اور شہریوں کے قتل عام سے ان کی مزاحمتی طاقت کم نہیں ہوسکتی یا انہیں گھٹنے ٹیکنے پر مجبور نہیں کر سکے اور اب وہ لبنان میں وہی پالیسی آزمارہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ صہیونیت جرائم پسند گروپ کو یہ سمجھنے کی ضرورت ہے کہ وہ لبنان کی حزب اللہ کے مضبوط اسٹرکچر کو نقصان پہنچانے کے اہل نہیں ہیں، خطے میں تمام مزاحمتی طاقتیں حزب اللہ کے ساتھ کھڑی ہیں اور مکمل تعاون کررہی ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ لبنان کے عوام بھول نہیں سکتے جب قابض حکومت کے فوجی بیروت میں داخل ہوگئے تھے اور یہ حزب اللہ ہی تھی جس نے انہیں روکا تھا اور لبنان کو قابل فخر بنایا تھا۔ خامنہ ای نے کہا کہ لبنانی یہ بات بھی نہیں بھولے کہ ایک وقت تھا جب قابض حکومت کے فوجی بیروت کی طرف پیش قدمی کررہے تھے اور حزب اللہ ان کو روکتی تھی اور آج اللہ کے فضل سے لبنان پھر دشمنوں کو ان کی جارحیت اور کھوکھلے پن کے اقدامات پر شرمسار کردے گا۔ ایرانی سپریم لیڈر نے مسلمانوں سے اپیل کی کہ تمام مسلمان متحد ہو کر لبنان کے عوام اور حزب اللہ کے ساتھ کھڑے ہوں۔

اسرائیل سے لڑنے کے لیے ایران کی چند دنوں میں لبنان میں فوج بھیجنے کی دھمکی

تہران: ایران نے غیر معمولی کشیدگی کی روشنی میں لبنان میں فوجی دستے بھیجنے کا عندیہ دے دیا۔ ایک ایرانی اہلکار نے اعلان کیا کہ تہران آنے والے دنوں میں اپنی افواج کو لبنان بھیجنے کے لیے رجسٹر کرنا شروع کردے گا۔ امریکی ویب سائٹ "این بی سی نیوز" کی رپورٹ کے مطابق ایران کے نائب وزیر خارجہ برائے بین الاقوامی امور محمد حسن اختری نے وضاحت کی کہ عوامی رجسٹریشن کے ذریعے حکام یقینی طور پر لبنان اور گولان کی پہاڑیوں میں فورسز کو تعینات کرنے کی اجازت دیں گے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہم اسرائیل سے لڑنے کے لیے لبنان میں افواج بھیج سکتے ہیں جیسا کہ ہم نے 1981 میں کیا تھا۔ خیال رہے اسرائیلی فوج نے ہفتے کے روز اعلان کیا تھا کہ حزب اللہ کے سکریٹری جنرل حسن نصر اللہ جمعہ کو بیروت کے مضافات میں پارٹی کی قیادت کے ہیڈکوارٹرز کو نشانہ بنانے والے حملے میں مارے گئے ہیں۔

بیروت پر اسرائیلی حملہ؛ جو بائیڈن کا مشرق وسطیٰ میں امریکی فوج کو تیار رہنے کا حکم

واشنگٹن: امریکی صدر جو بائیڈن نے مشرق وسطیٰ میں موجود امریکی فوج کو تیار رہنے کا حکم دے دیا۔ لبنان کے دارالحکومت بیروت پر اسرائیلی حملے کے بعد امریکی صدر جو بائیڈن کی جانب سے جاری بیان میں مشرق وسطیٰ میں موجود امریکی فوج کو تیار رہنے کا حکم دیا گیا۔ وائٹ ہاؤس سے جاری بیان میں پینٹاگون کو ہدایت کی گئی ہے کہ مشرق وسطیٰ میں موجود امریکی فورسز کی پوزیشنز کا جائزہ لیا جائے اور انہیں کسی بھی خطرے سے نمٹنے کے لیے ہمہ وقت الرٹ اور تیار رکھا جائے۔ امریکی فوج اور امریکی مقاصد کے تحفظ کو یقینی بنایا جائے۔ صدر بائیڈن نے خطے میں امریکی سفارت خانوں کو بھی حکم دیا ہے کہ وہ جتنا اور جیسا مناسب سمجھیں حفاظتی اقدامات کریں۔ امریکی صدر کو ریاست ڈیلاویئر میں بیچ ہاؤس پر قومی سلامتی کی ٹیم نے مشرق وسطیٰ کی صورتحال پر متعدد بار بریفنگ دی۔ اس سے قبل امریکی صدر نے کہا تھا کہ امریکا کو اسرائیل کی کارروائی کے بارے میں کوئی علم نہیں تھا اور نہ ہی وہ اس کارروائی میں شریک تھا۔ تمام صورتحال کے بارے میں معلومات لی جارہی ہیں۔

امریکہ میں سمندری طوفان، 26 افراد ہلاک

واشنگٹن، (یواین آئی) امریکہ میں طاقتور سمندری طوفان ہیلن کی وجہ سے تقریباً 26 لوگوں کی موت ہوگئی ہے۔ اے بی سی نیوز کی رپورٹ کے مطابق ریاست جارجیا میں 11، فلوریڈا میں سات، جنوبی کیرولائنا میں چھ اور شمالی کیرولائنا میں ایک شخص ہلاک ہوا ہے۔ وائٹ ہاؤس کے ایک اہلکار نے بتایا کہ امریکی صدر جو بائیڈن کو سمندری طوفان ہیلن کے تازہ ترین اثرات سے آگاہ کیا گیا۔ واضح رہے کہ جمعرات کی رات دیر گئے امریکہ سے ٹکرانے کے بعد سمندری طوفان ہیلن کمزور ہو کر ٹراپیکل طوفان میں تبدیل ہوگیا۔

حزب اللہ کے اسرائیل کے متعدد شہروں پر 65 راکٹ فائر، کئی مقامات پر آگ لگ گئی

تل ابیب / بیروت: حزب اللہ نے اپنے سربراہ کی شہادت پر جوابی کارروائی کرتے ہوئے اسرائیل پر کم ازکم 65 راکٹ فائر کردیے جس کے سبب کئی شہروں میں آگ لگ گئی جب کہ تل ابیب میں حملوں کا الرٹ جاری کردیا گیا۔ عالمی میڈیا کے مطابق لبنانی اسلامی حریت پسند تنظیم حزب اللہ نے اسرائیل کے خلاف جوابی کارروائی کرتے ہوئے اس کے متعدد شہروں صفاد، کرمیل اور دیگر شہروں پر 65 راکٹ فائر کیے جسسے کئی مقامات پر آگ لگ گئی۔ اس صورتحال کے بعد دارالحکومت تل ابیب میں حملوں کا الرٹ جاری کردیا گیا، فضائی دفاعی نظام ہائی الرٹ ہوگیا، شیلٹر کھول دیے گئے۔ اطلاعات کے مطابق حزب اللہ نے یہ حملے کئی گھنٹے قبل اس وقت کیے تھے جب اسرائیلی حملے میں حسن نصر اللہ شہید ہوگئے تھے تاہم حزب اللہ نے ان کی شہادت کی تصدیق اب کی ہے۔ دریں اثنا یمنی فوج نے بحیرہ احمر میں تین امریکی جہازوں کو نشانہ بنانے کا دعویٰ کیا ہے جبکہ امریکی صدر جو بائیڈن کا کہنا ہے کہ بیروت حملے میں امریکا کا کوئی عمل دخل نہیں۔ ایرانی وزیر خارجہ عباس عراقچی نے جنرل اسمبلی میں خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اسرائیل نے حزب اللہ ہیڈکوارٹرز پر حملے میں امریکی بنکر بسٹر بم استعمال کیے، ایران ہر صورت لبنان کا ساتھ دے گا۔

بیروت میں امریکی بنکر بسٹر بم استعمال کیے گئے: ایرانی وزیر خارجہ

تہران: ایرانی وزیر خارجہ عباس عراقچی نے اسرائیل پر الزام عائد کیا ہے کہ اس نے جمعے کے روز بیروت پر حملے کے لیے کئی امریکی "بنکر بسٹر" (مورچہ شکن) بم استعمال کیے ہیں۔ انہوں نے شرقِ اوسط کے بارے میں اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا، "ابھی صبح ہی اسرائیلی حکومت نے بیروت میں رہائشی علاقوں کو نشانہ بنانے کے لیے 5000 پاؤنڈ وزنی بنکر بسٹر بموں کا استعمال کیا جو انہیں امریکہ نے تحفے میں دیئے۔"

حسن نصر اللہ 'طوفان الاقصیٰ' کی راہ شہید ہوئے: حماس

حزب اللہ کے سربراہ نے بیت المقدس اور فلسطین کے لیے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا، حماس کا سوگ کا اعلان

غزہ: اسلامی تحریک مزاحمت حماس نے لبنانی مزاحمتی تنظیم حزب اللہ کے سکریٹری جنرل حسن نصر اللہ کی بیروت میں بزدل صہیونی دشمن کے وحشیانہ حملے میں شہادت پر گہرے دکھ اور افسوس کا اظہار کیا ہے۔ حماس کی طرف سے جاری ایک پریس بیان میں شہید قائد حسن نصر اللہ کی شہادت پر ان کی خدمات کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا ہے کہ حسن نصر اللہ "طوفان اقصیٰ" معرکے کے شہید ہیں۔ انہوں نے بیت المقدس اور فلسطین کے لیے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا۔ حماس نے لبنان میں اسلامی مزاحمت کے ساتھ تعزیت اور یکجہتی کے ایک بیان میں کہا کہ "ہم اپنے فلسطینی عوام، اپنی عرب اور اسلامی قوم اور پوری دنیا کے آزاد لوگوں کو سید حسن نصر اللہ کی شہادت پر سوگ مناتے ہیں۔ حماس نے بیروت کے جنوبی نواحی علاقے حارہ حریک میں وحشیانہ صیہونی جارحیت اور رہائشی عمارتوں کو نشانہ بنانے کی شدید الفاظ میں مذمت کی ہے اور اسے ایک بزدلانہ دہشت گردانہ کارروائی، قتل عام اور ایک گھناؤنا جرم قرار دیا۔ حماس نے کہا کہ لبنان اور غزہ میں جس بے دردی اور بے رحمی کے ساتھ نہتے لوگوں کا قتل عام کیا جارہا ہے اس پر عالمی برادری، مسلمان اور عرب ممالک کی مجرمانہ خاموشی قابل مذمت ہے۔ عالمی بے حسی کے نتیجے میں اس وقت ایک بدمعاش اور انتہا پسند ٹولے کو نہتے لوگوں کو تہہ تیغ کرنے کی کھلی چھٹی دے دی گئی ہے۔ خیال رہے کہ کل جمعہ کی شام اسرائیلی فوج نے جنوبی بیروت میں وحشیانہ فضائی حملوں میں حزب اللہ کے کمانڈ کو شہید کردیا تھا، شہداء میں حزب اللہ کے سکریٹری جنرل حسن نصر اللہ بھی شہید ہوگئے تھے۔

این آر آئیز کیلئے ہندوستان کی ترقی میں تعاون کے بے شمار مواقع: سیتا رمن

سمرقند (ازبکستان)، (یواین آئی) وزیر خزانہ نرملا سیتا رمن نے جمعہ کو یہاں کہا کہ این آر آئیز کے لیے ہندوستان کی ترقی کی کہانی میں شامل ہونے کے بے شمار مواقع موجود ہیں۔ انہوں نے یقین دلایا کہ ہندوستانی

تارکین وطن کی فلاح و بہبود اور خوشحالی ہمیشہ ہندوستان کے لئے اولین ترجیح رہے گی۔ ہندوستانی حکومت اور جمہوریہ ازبکستان کی حکومت کے درمیان دوطرفہ سرمایہ کاری معاہدہ (بی آئی ٹی) پر مرکزی وزیر محترمہ نرملا سیتا رمن اور ازبکستان کے نائب وزیر اعظم خوجا بیف جمشید عبدالخا کی مووچ نے آج تاشقند میں دستخط کئے۔ ہندوستان اور ازبکستان کے درمیان دوطرفہ سرمایہ کاری کا معاہدہ (بی آئی ٹی) ہندوستان میں ازبکستان کے سرمایہ کاروں اور جمہوریہ ازبکستان میں ہندوستانی سرمایہ کاروں کو متعلقہ بین الاقوامی نظیروں اور طریقوں کی روشنی میں مناسب تحفظ کی یقین دہانی کراتا ہے۔ یہ راحت کی سطح میں اضافہ کرے گا اور ثالثی کے ذریعے تنازعات کے تصفیے کے لیے ایک آزاد فورم فراہم کرنے کے ساتھ ساتھ معاملات کرنے اور غیر امتیازی سلوک کے کم سے کم معیار کی یقین دہانی کر کے سرمایہ کاروں کے اعتماد میں اضافہ کرے گا۔ بی آئی ٹی سرمایہ کاری کو ضبطی سے تحفظ فراہم کرتا ہے اور شفافیت، منتقلی اور نقصانات کا معاوضہ فراہم کرتا ہے۔ تاہم، ایسے سرمایہ کار اور سرمایہ کاری کو تحفظ فراہم کرتے ہوئے، ریاست کے ریگولیٹ کرنے کے حق کے حوالے سے توازن برقرار رکھا گیا ہے اور اس طرح پالیسی کے لیے مناسب جگہ فراہم کی گئی ہے۔ بی ٹی آئی پر دستخط اقتصادی تعاون کو بڑھانے اور سرمایہ کاری کا زیادہ مضبوط اور لچکدار ماحول بنانے کے لیے دونوں ممالک کے مشترکہ عزم کی عکاسی کرتا ہے۔ توقع ہے کہ بی آئی ٹی سے دوطرفہ سرمایہ کاری میں اضافے کی راہ ہموار ہوگی، جس سے دونوں ممالک میں کاروبار اور معیشتوں کو فائدہ ہوگا۔

وزیر خزانہ سیتا رمن نے بخارا کے گورنر سے ملاقات کی

بخارا (ازبکستان)، (یواین آئی) وزیر خزانہ نرملا سیتا رمن نے آج یہاں بخارا شہر کے گورنر بوتیر زریپوف سے ملاقات کی اور کہا کہ ہندوستانی مسافروں اور تاجروں کے بخارا کے ساتھ تاریخی اور ثقافتی تعلقات ہیں۔ محترمہ سیتا رمن نے کہا کہ سیاحتی مقام کے طور پر بخارا کی مقبولیت ہندوستانیوں میں بڑھ رہی ہے اور وہ دونوں فریقوں کو سیاحت اور عوام کے درمیان تعلقات کو مزید مضبوط کرنے کی ترغیب دیں گی۔ انہوں نے 2023 میں بخارا میں آچاریہ یونیورسٹی کے قیام کا حوالہ دیا جو دونوں ممالک کے درمیان گہری ہوتی ہوئی تعلیمی شراکت داری کا ثبوت ہے۔ انہوں نے بخارا اسٹیٹ یونیورسٹی کے ساتھ ہندوستانی سفارت خانے کے قریبی تعاون کو بھی نوٹ کیا، خاص طور پر یونیورسٹی میں انڈیا کارنر کے قیام کا۔ انہوں نے کہا کہ یونیورسٹی کے بہت سے طلباء اور فیکلٹی ممبران حکومت ہند کے آئی ٹی ای سی تربیتی پروگرام کے تحت ہندوستان آتے ہیں۔ مسٹر زریپوف نے بخارا کے دورے پر مرکزی وزیر خزانہ کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ ان کے دورے سے ہندوستان اور ازبکستان کے درمیان تعلقات مزید مضبوط ہوں گے۔ ہندوستان کے پاس دنیا کے سب سے بڑے اور تیزی سے ترقی کرنے والے فن ٹیک ماحولیاتی نظام میں سے ایک ہے۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے وزیر خزانہ نے کہا کہ ہندوستان کے پاس ازبکستان کو پیش کرنے کے لئے بہت کچھ ہے، خاص طور پر ازبکستان کی نوجوان آبادی جو دوطرفہ تعاون کے ذریعہ ہندوستانی اسٹارٹ اپس سے ترقیاتی حل لاسکتی ہے۔ فارما، آئی ٹی، ای وی، ہیلتھ کیئر وغیرہ جیسے مختلف شعبوں میں دونوں ممالک کے درمیان مجوزہ تعاون کی تعریف کرتے ہوئے وزیر خزانہ نے مستقبل میں بخارا میں ہندوستان سے تجارتی وفود کی میزبانی کرنے کی امید ظاہر کی۔

ہندوستان نے اقوام متحدہ میں پاکستانی وزیر اعظم کے خطاب کی مذمت کی

اقوام متحدہ/نئی دہلی، (یواین آئی) ہندوستان نے اقوام متحدہ میں پاکستان پر کڑی تنقید کرتے ہوئے دنیا کو اس کے دہشت گردی کو فروغ دینے، القاعدہ کے سربراہ اسامہ بن لادن کو پناہ دینے اور اس وقت کے مشرقی پاکستان میں لاکھوں بنگالیوں کے قتل عام اور اقلیتوں پر ظلم کرنے کے ساتھ ہی سرحد پار دہشت گردانہ حملوں کی یاددلائی۔ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں ہندوستانی نوجوان سفارت کار بھاویکا منگلانندن نے ہندوستان کو نشانہ بنانے والی تقریر کے لئے پاکستان کے وزیر اعظم شہباز شریف پر پرحملہ بولا جس میں انہوں نے مسئلہ کشمیر اٹھایا اور ان پر "اسلاموفوبیا" کا الزام لگایا تھا۔ انہوں نے دنیا کو پاکستان کی جانب سے ہندوستان کے خلاف سرحد پار دہشت گردی کو ہتھیار کے طور پر استعمال کرنے، 2001 میں پاکستان میں قائم جیش محمد کے پارلیمنٹ پر حملہ، 2008 میں پاکستان میں مقیم لشکر طیبہ کے ذریعہ ممبئی حملوں اور ہندوستان پر دیگر دہشت گردانہ حملے کی یاددلائی۔ بھاویکا منگلانندن نے کہا، "ہندوستان کے خلاف دہشت گردانہ حملوں کی فہرست طویل ہے۔ اس طرح کے ملک کے لیے کہیں بھی تشدد کے بارے میں بات کرنا بدترین منافقت میں سے ایک ہے۔ انہوں نے کہا کہ انتخابی دھاندلی کی تاریخ رکھنے والے ملک کے لیے سیاسی آپشنز کی بات کرنا اور بھی غیر معمولی بات ہے، وہ بھی جمہوریت میں، جب کہ پاکستان کے سابق وزیر اعظم عمران خان کی پارٹی پاکستان تحریک انصاف مسلسل یہ الزام لگاتی رہی ہے کہ پاکستان میں فروری 2024 کے عام انتخابات میں ان کی پارٹی کو باہر رکھنے کے لیے دھاندلی کی گئی۔ محترمہ منگلانندن نے کہا، "اصل سچائی یہ ہے کہ پاکستان کو ہماری سرزمین کا لالچ ہے اور درحقیقت ہندوستان کے ناقابل تقسیم اور اٹوٹ حصے جموں و کشمیر میں انتخابات کو متاثر کرنے کے لیے مسلسل دہشت گردی کا استعمال کیا ہے۔ دہشت گردی کے ساتھ کوئی سمجھوتہ نہیں ہوسکتا۔ انہوں نے کہا، "یہ مضحکہ خیز ہے کہ ایک ایسی قوم جس نے 1971 میں نسل کشی کی اور ایک قوم جو اپنی اقلیتوں پر ظلم کرتی ہے، وہ اب بھی عدم رواداری اور خوف کے بارے میں بات کرنے کی جرات کررہی ہے۔ دنیا خود دیکھ سکتی ہے کہ پاکستان اصل میں کیا ہے۔

غزہ میں اسرائیل کا بہیمانہ قتل عام جاری مزید 52 فلسطینی شہید، 118 زخمی

غزہ: فلسطینی وزارت صحت کا کہنا ہے کہ گذشتہ 48 گھنٹوں کے دوران قابض اسرائیلی فوج نے چار نئے قتل عام کیے جن میں درجنوں افراد شہید اور زخمی ہوئے۔ غزہ کی وزارت صحت نے ہفتے کے روز اپنی رپورٹ میں کہا ہے کہ غزہ کی پٹی کے ہسپتالوں میں ان قتل عام کے نتیجے میں 52 شہداء اور 118 زخمیوں کو منتقل کیا گیا۔ وزارت صحت نے بتایا کہ غزہ پر تقریباً ایک سال سے جاری نسل کشی کی جنگ میں سات اکتوبر 2023ء سے اب تک 586,41 شہداء اور 210,96 زخمی ہوئے ہیں ے کے علاوہ، تعداد بڑھ کر 586,41 ہوگئی ہے۔ وزارت نے کہا کہ بہت سے زخمی اب بھی ملبے کے نیچے اور سڑکوں پر ہیں، جہاں ایمبولینس اور شہری دفاع کا عملہ ان تک نہیں پہنچ سکتا۔ خیال رہے کہ گذشتہ سات اکتوبر سے "اسرائیلی" قابض افواج غزہ کی پٹی پر تباہ کن جنگ کیے ہوئے ہے جس کے نتیجے میں دسیوں ہزار معصوم شہری شہید، زخمی اور لاپتہ ہونے کے علاوہ 20 لاکھ افراد بے گھر ہوچکے ہیں۔ بنیادی ڈھانچے کا 80 فیصد سے زیادہ تباہ ہو چکا ہے اور غزہ کی سخت ناکہ بندی اور مسلسل جنگ کے نتیجے میں گنجان آباد علاقہ قحط کی لپیٹ میں ہے۔ ادویات، پانی اور خوراک کی قلت کے باعث آئے روز بچوں اور دیگر شہریوں کی اموات کی خبریں آرہی ہیں۔ دوسری جانب غاصب صہیونی دشمن ریاست نے جنگ بندی کی تمام کوششیں ناکام بنادی ہیں اور وہ غزہ میں فلسطینیوں کی منظم اور مسلسل نسل کشی پر پوری ڈھٹائی کے ساتھ قائم ہے۔

برکس کی توسیع سے گیس، قابل تجدید توانائی میں تعاون کو فروغ ملے گا

کیپ ٹاؤن، (یواین آئی) جنوبی افریقہ کے بجلی اور توانائی کے وزیر لکوسینتشو راموکگو پا نے کہا ہے کہ برکس (برازیل، روس، ہندوستان، چین اور جنوبی افریقہ) کی توسیع سے گیس اور توانائی کے مختلف قابل تجدید ذرائع کے شعبے میں رکن ممالک کے درمیان تعاون میں اضافہ ہوگا۔ مسٹر راموکگو پا نے روس کی نیوز ایجنسی اسپوتنک سے کہا، "ہم نے ان سرحدوں میں سے ایک کے طور پر سبز ہائیڈروجن کے امکان پر تبادلہ خیال کیا... (ساتھ ہی) توسیع شدہ برکس کے اندر بڑی تعداد میں ایسے ممالک ہیں، جو گیس برآمد کرنے والے ممالک ہیں۔ برکس گروپ کے دیگر ارکان بھی ہوں گے، جو ان ممالک کے پاس موجود گیس کے ذخائر سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ لہٰذا، ہمیں لگتا ہے کہ برکس ایک ایسا پلیٹ فارم ہے جو باہمی طور پر فائدہ مند ہے۔ یہ ایک علامتی رشتہ ہے۔" اس دوران انہوں نے روس، چین اور ہندوستان کی جانب سے چھوٹے ماڈیولرری ایکٹرز پر کیے جانے والے کام کا ذکر کیا اور کہا کہ وہ 300 میگاواٹ تک پیداوار کرسکتے ہیں اور کہیں بھی تعینات کئے جاسکتے ہیں، جس سے پولی سینٹرک توانائی کی پیداوار کے مواقع پیدا ہوں گے۔ انہوں نے کہا، "آپ ایک تقسیم شدہ گرڈ بنانے کے قابل ہیں، آپ کو ملک کے ایک کونے میں صنعتوں کو سپلائی کرنے کے لیے ہزاروں کلومیٹر لمبی لائنیں نہیں لگانے کی ضرورت ہے، آپ (صرف) چھوٹے ماڈیولرری ایکٹر لگا سکتے ہیں۔ اس لئے یہ برکس کے تعاون کا ایک شعبہ ہے، ہم جانتے ہیں کہ وہاں ٹیکنالوجی آگے بڑھ رہی ہے۔ انہوں نے اس اعتماد کا اظہار کیا کہ برکس کا حصہ بننا واقعی ہمیں اپنی متعلقہ معیشتوں اور اپنے لوگوں کے مفاد میں بہتر تعاون کرنے کا موقع فراہم کرتا ہے۔ قابل ذکر ہے کہ برکس کا قیام 2009 میں برازیل، روس، ہندوستان اور چین کو متحد کرتے ہوئے سب سے بڑی ترقی پذیر معیشتوں کے لیے ایک تعاون کے پلیٹ فارم کے طور پر کیا گیا تھا۔ جنوبی افریقہ نے 2010 میں اس گروپ میں شمولیت اختیار کی تھی۔ یکم جنوری 2024 کو، برکس نے مصر، ایتھوپیا، ایران اور متحدہ عرب امارات کو شامل کرنے کے لیے اپنی رکنیت میں توسیع کی۔ سعودی عرب نے اپنی شرکت کو باقاعدہ شکل نہیں دی ہے، لیکن وہ برکس اجلاسوں میں شرکت کررہا ہے۔

شمالی وزیرستان میں ہیلی کاپٹر گر کر تباہ، 6 ہلاک

اسلام آباد: شمالی وزیرستان میں ماڑی پیٹرولیم کمپنی کا چارٹرڈ ہیلی کاپٹر، شیوہ آئل فیلڈ کے نزدیک اڑان بھرتے ہی تکنیکی فالٹ کی وجہ سے کریش کرگیا، ایم آئی ایٹ ہیلی کاپٹر میں تین غیر ملکی روسی پائلٹس اور کریو سمیت 14 مسافر سوار تھے۔ ذرائع کے مطابق ہیلی کاپٹر گرنے کے نتیجے میں چھ افراد جاں بحق اور آٹھ زخمی ہوگئے، زخمیوں کو جائے حادثہ سے سی ایم ایچ تھل پہنچادیا گیا ہے اور تھل سے زخمیوں کو بذریعہ ہیلی کاپٹر منتقل کیا جارہا ہے۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ حادثہ انجن کے فیل ہونے کی وجہ سے ہوا، کسی بھی قسم کی تخریب کاری کے شواہد نہیں ملے، ہیلی کاپٹر میں اڑان بھرتے ہی تکنیکی فالٹ ہوا، ایمرجنسی لینڈنگ کرتے ہوئے ہیلی کاپٹر کا ٹیل روٹرز مین سے ٹکرا گیا تاہم حادثے کی تحقیقات شروع کردی گئی ہیں۔

نیپال میں سیلاب اور لینڈ سلائیڈنگ سے 50 افراد ہلاک، کئی لاپتہ

کھٹمنڈو، (یواین آئی) نیپال میں مسلسل موسلادھار بارشوں کی وجہ سے سیلاب اور مٹی کے تودے گرنے سے ہفتہ کی دوپہر تک کم ازکم 50 لوگوں کی جان چلی گئی اور 36 دیگر زخمی ہوگئے۔ کھٹمنڈو پوسٹ کی رپورٹ کے مطابق آج دوپہر 2 بجے تک کم ازکم 50 افراد کے ہلاک ہونے کی تصدیق ہوچکی ہے، جب کہ کئی لوگ اب بھی لاپتہ ہیں۔ سیلابی پانی میں پھنسے سینکڑوں افراد کو بچالیا گیا ہے۔ اطلاعات کے مطابق کھٹمنڈو ضلع میں سیلاب اور لینڈ سلائیڈنگ کی وجہ سے کم ازکم 11 اموات ہوئی ہیں، جب کہ للت پور میں 16، بھکت پور میں پانچ، کاورے میں چھ، سندھوپالچوک میں دو، پنچتھر میں پانچ، دھنکوٹا میں دو اور سندھولی جھاپا اور دھاڈنگ میں میں بالترتیب ایک ایک شخص موت ہوئی ہے۔ اس کے ساتھ ہی وادی میں کم ازکم 17 افراد لاپتہ ہیں، جب کہ 16 دیگر زخمی ہوئے ہیں۔ دوسری جانب پولیس کی جانب سے جاری بیان کے مطابق ملک کے باقی حصوں کو دارالحکومت کھٹمنڈو سے ملانے والی شاہراہوں سمیت تقریباً تمام شاہراہیں آفات کے باعث متاثر ہوئی ہیں۔ نیپال کی حکومت نے اعلان کیا ہے کہ 000,20 سے زیادہ پولیس اہلکار امدادی کارروائیوں کے لیے تعینات کیے گئے ہیں۔ مٹی کے تودے گرنے سے متعدد افراد زخمی اور متعدد لاپتہ ہیں۔ سینئر سپرنٹنڈنٹ آف پولیس بشوا دھیکاری کے مطابق صرف کھٹمنڈو وادی کے تین اضلاع میں 32 افراد کی موت ہوچکی ہے اور 12 اب بھی لاپتہ ہیں۔ امدادی کارکنوں نے وادی کے اندر سیلابی پانی میں پھنسے 1,053 افراد کو کامیابی سے بچالیا ہے۔ اہلکار کے مطابق وادی میں سیلاب کی وجہ سے کنکریٹ کے چار مکانات تباہ اور 244,1 مکانات زیر آب آگئے ہیں۔

حزب اللہ کو لبنانی فوج سے زیادہ طاقتور بنانے والے حسن نصر اللہ کون تھے؟

حسن نصر اللہ نے 1982 میں اسرائیلی جارحیت کے خلاف مزاحمت کرنے والی تنظیم حزب اللہ میں شمولیت اختیار کی جب کہ 1992 میں حزب اللہ کے رہنما عباس موسوی کی موت کے بعد حسن نصر اللہ کو اس تنظیم کا سربراہ مقرر کیا گیا

بیروت: حزب اللہ کے سربراہ حسن نصر اللہ 1960 میں مشرقی بیروت کے علاقے بورج حمود میں ایک غریب خاندان میں پیدا ہوئے لیکن جب لبنان میں 1975 میں خانہ جنگی شروع ہوئی تو ان کا خاندان جنوبی لبنان میں ان کے آبائی گاؤں بسوریہ چلا گیا۔ انہوں نے عراق کے شہر نجف میں قرآن اور سیاست کی تعلیم حاصل کرنے کے بعد 15 برس کی عمر میں لبنان میں شیعوں کی نمائندہ تحریک 'امل' میں شمولیت اختیار کی۔ بعد ازاں انہیں بقا کے علاقے میں امل ملیشیا کا سیاسی نمائندہ مقرر کیا گیا 1982 میں لبنان میں اسرائیلی در اندازی کے بعد حسن نصر اللہ نے امل تحریک سے علیحدگی اختیار کرلی اور خود کو اسرائیل کے خلاف مزاحمت کے لیے وقف کردیا۔ حسن نصر اللہ نے 1982 میں اسرائیلی جارحیت کے خلاف مزاحمت کرنے والی تنظیم حزب اللہ میں شمولیت اختیار کی جب کہ 1992 میں حزب اللہ کے رہنما عباس موسوی کی موت کے بعد حسن نصر اللہ کو اس تنظیم کا سربراہ مقرر کیا گیا۔ حسن نصر اللہ کی قیادت میں حزب اللہ نے اسرائیل کے خلاف بہترین مزاحمتی حکمت عملی اپنائی اور سال 2000 میں اسرائیلی فوج کو جنوبی لبنان سے انخلا پر مجبور کردیا۔ انھوں نے حزب اللہ کو سیاسی اور عسکری طور پر مضبوط کیا ان کی قیادت میں حزب اللہ نے فلسطینی عسکریت پسند گروہ حماس کے جنگجوؤں کو تربیت دی ہے۔ حسن نصر اللہ کے اسلامی جمہوریہ ایران اور اس کے رہبر اعلیٰ علی خامنہ ای کے ساتھ قریبی تعلقات رہے انہوں نے ایران سے میزائل اور راکٹ سمیت دیگر ہتھیار حاصل کیے تاکہ انھیں اسرائیل کے خلاف استعمال کیا جاسکے۔ حزب اللہ کے پاس ہتھیاروں کا ایک بہت بڑا ذخیرہ ہے جس میں ایسے میزائل شامل ہیں جو اسرائیلی علاقے میں دور تک حملہ کرسکتے ہیں جبکہ ہزاروں تربیت یافتہ جنگجو اس کے علاوہ ہیں۔ حزب اللہ کا مقصد لبنان پر حملہ کرنے والے اسرائیلی فوجیوں کے خلاف لڑنا تھا اب یہ ایک ایسی عسکری طاقت ہے جو لبنان کی فوج سے بھی زیادہ طاقتور ہے اور سیاسی جوڑ توڑ میں بھی حصہ لیتی ہے۔ لبنان میں بہت سے لوگ 2006 میں اسرائیل کے خلاف حزب اللہ کی ایک ماہ تک جاری رہنے والی تباہ کن جنگ کو اب بھی یاد کرتے ہیں اور انہیں خدشہ ہے کہ یہ گروپ ملک کو ایک اور تنازعے میں دھکیل سکتا ہے۔ حسن نصر اللہ نے بعد میں تہران میں اسلامی جمہوریہ ایران کے اس وقت کے رہنما سے ملاقات کی اور خمینی نے انھیں لبنان میں اپنا نمائندہ مقرر کیا یہیں سے حسن نصر اللہ کے ایران کے دوروں کا آغاز ہوا اور ایرانی حکومت میں فیصلہ ساز اور طاقت کے مراکز سے ان کے تعلقات قائم ہوئے۔ لبنان میں بڑھتے ہوئی عدم استحکام کے بیچ اسرائیل نے لبنان پر حملہ کر دیا اور اس ملک کے اہم حصوں پر تیزی سے قبضہ کرلیا اسرائیل نے دعویٰ کیا کہ اس نے فلسطینی حملوں کا مقابلہ کرنے کے لیے لبنان پر حملہ کیا۔ 63 سال کی عمر میں انھیں لبنان میں نا صرف ایک منفرد سیاسی اور عسکری رہنما تصور کیا جاتا تھا بلکہ ان کے ریکارڈ پر کئی دہائیوں کی جدوجہد بھی موجود ہے اور وہ اس کریڈٹ کو اپنے سیاسی حریفوں کی نیندیں اڑانے اور پروپیگنڈا کرنے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ 28 ستمبر کو ہفتے کی صبح اسرائیلی فوج نے دعویٰ کیا تھا کہ بیروت میں فضائی کارروائی کے دوران عسکریت پسند تنظیم حزب اللہ کے سربراہ حسن نصر اللہ کو ہلاک کردیا گیا ہے ایک پیغام میں آئی ڈی ایف نے دعویٰ کیا ہے کہ 'حسن نصر اللہ اب دنیا کو دہشت زدہ نہیں کرسکیں گے اور اس کے بعد حزب اللہ نے اپنے سربراہ حسن نصر اللہ کی ہلاکت کی تصدیق کردی ہے۔

تھری ڈی پرنٹر سے دنیا کے پہلے ہوٹل کی تعمیر کا آغاز

آسٹن: ٹیکساس میں مارفا شہر کے مضافات میں ایک موجودہ ہوٹل میں تھری ڈی پرنٹر کے ذریعے توسیع کی جارہی ہے۔ اس رقبے پر 43 نئے ہوٹل یونٹس اور 60 ایکڑ پر 18 رہائشی مکانات بنائے جارہے ہیں اور یہ سب ایک تھری ڈی پرنٹر کے ذریعے تعمیر کیے جارہے ہیں۔ ایل کاسمیکو ہوٹل کے مالک لز لیمبرٹ اور اس پروجیکٹ کے پیچھے شراکت دار تھری ڈی پرنٹنگ کمپنی ICON اور آرکیٹیکٹس Bjarke Ingels Group کا کہنا ہے کہ یہ دنیا کا پہلا تھری ڈی پرنٹ شدہ ہوٹل ہے۔ لیمبرٹ نے کہا کہ ٹیکنالوجی بے مثال تخلیقی صلاحیتوں کی اجازت دیتی ہے۔ لیمبرٹ نے مزید کہا کہ زیادہ تر ہوٹل چار دیواری کے اندر موجود ہوتے ہیں اور کئی بار آپ ایک ہی یونٹ کو بار بار بنا رہے ہوتے ہیں۔ لیکن اس ٹیکنالوجی کی مدد سے اتنی کم رکاوٹ اور اتنی روانی کے ساتھ تعمیر میں نے کبھی نہیں کی۔ لیمبرٹ کے مطابق یونٹس میں آرکیٹیکچرل خصوصیات شامل ہوسکتی ہیں جو عام طور پر روایتی تعمیر کے ساتھ مہنگی پڑتی ہیں۔

پاکستان: پی ٹی آئی کارکنوں اور پولیس میں جھڑپیں

علاقہ میدان جنگ بن گیا، آنسو گیس کی شیلنگ کی گئی ہے

راولپنڈی: احتجاج کے لیے آنے والے پی ٹی آئی کارکنوں اور پولیس کے درمیان جھڑپیں شروع ہوگئیں، جس سے علاقہ میدان جنگ بن گیا۔ ایکسپریس نیوز کے مطابق پی ٹی آئی کارکنوں کی جانب سے راولپنڈی میں کمیٹی چوک پر لگے کنٹینرز ہٹادیے گئے، اس موقع پر کارکن شدید نعرے بازی کررہے ہیں۔ تحریک انصاف کے کارکنوں کی بڑی تعداد کمیٹی چوک سے لیاقت باغ کی جانب مارچ کررہی ہے۔ پولیس کی جانب سے کارکنوں کو منتشر کرنے کے لیے شیلنگ کردی گئی، جس کے بعد علاقہ میدان جنگ بن گیا۔ مری روڈ، کمیٹی چوک سے لیاقت باغ کے علاقے میں پولیس اور پی ٹی آئی کارکنوں کے درمیان شدید تصادم جاری ہے، کارکن پولیس پر پتھراؤ کررہے ہیں۔ صورت حال کو دیکھتے ہوئے پولیس کی مزید نفری طلب کرلی گئی ہے۔ پولیس کی جانب سے آنسو گیس کی شیلنگ کا سلسلہ جاری ہے، جس کے شیل قریبی گھروں میں گرنے سے خواتین اور بچوں کی حالت غیر ہونے کی اطلاعات ہیں جب کہ میڈیا کے نمائندے بھی شیلنگ کی زد میں آرہے ہیں۔ کمیٹی چوک میں پولیس اور پی ٹی آئی کارکنوں میں مقابلہ جاری ہے۔ کارکن نعرہ بازی کرتے ہوئے پولیس کی جانب سے فائر کیے ہوئے آنسو گیس کے شیل واپس پولیس پر پھینکتے جارہے ہیں۔

ممبئی رنجی ٹیم کے رکن کرکٹر مشیر خان سڑک حادثے میں زخمی

لکھنؤ: (یواین آئی) ممبئی رنجی ٹیم کے رکن مشیر خان، جو ایرانی کپ میں حصہ لینے کے لیے لکھنؤ آرہے تھے، پوروانچل ایکسپریس میں حادثے کا شکار ہو گئے اور انہیں لکھنؤ کے ایک نجی اسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔ باختیار ذرائع کے مطابق مشیر جمعہ کی شام اپنے آبائی شہر اعظم گڑھ سے کار کے ذریعے لکھنؤ کے لیے روانہ ہوئے تھے لیکن پوروانچل ایکسپریس وے پر ان کی کار ڈیوائیڈر سے ٹکرا کر پلٹ گئی۔ اس حادثے میں کرکٹر کی گردن اور کندھے پر چوٹیں آئیں۔ انہیں فوری طور پر لکھنؤ کے میدانتا اسپتال میں داخل کرایا گیا جہاں ان کی حالت خطرے سے باہر ہے لیکن مستحکم ہے۔ ہسپتال انتظامیہ نے ہفتہ کو میڈیکل بلیٹن جاری کیا اور کرکٹر کی صحت کے بارے میں معلومات شیئر کیں۔ انہوں نے کہا کہ مشیر کا علاج آرتھوپیڈکس ڈیپارٹمنٹ کے ڈائریکٹر ڈاکٹر دھرمیندر سنگھ کی نگرانی میں چل رہا ہے۔ ان کی حالت خطرے سے باہر ہے۔ چوٹ کی وجہ سے مشیر کے لکھنؤ کے ایکنا اسٹیڈیم میں یکم اکتوبر سے شروع ہونے والے ایرانی کپ سے باہر ہونے کی امید ہے اور انجری کی شدت سے جلد ہی یہ طے ہو جائے گا کہ آیا وہ رنجی ٹرافی میں شرکت کر پائیں گے یا نہیں۔ پولیس ذرائع نے بتایا کہ اس حادثے میں ان کے والد اور دو دیگر افراد بھی زخمی ہوئے ہیں۔

عالمی ریکارڈ یافتہ پاکستانی امپائر علیم ڈار کا ریٹائرمنٹ کا اعلان

اس عظیم شعبے میں کریئر بنانے والوں کی رہنمائی کے لیے ہمیشہ دستیاب رہوں گا۔

عالمی ریکارڈ یافتہ پاکستانی امپائر علیم ڈار نے 2024-25 کے ڈومیسٹک سیزن کے اختتام پر ریٹائرمنٹ کا اعلان کر دیا۔ ڈان نیوز کے مطابق علیم ڈار جنہیں دنیا کے سب سے زیادہ قابل احترام اور قابل تعریف کرکٹ امپائرز میں سے ایک سمجھا جاتا ہے، پاکستان کرکٹ بورڈ کے 2024-25 کے سیزن کے اختتام پر ریٹائر ہو جائیں گے۔ علیم ڈار کا شاندار اور باوقار کریئر ایک چوتھائی صدی پر محیط ہے، میدان میں اور میدان کے باہر ایک حقیقی جنٹلمین کے طور پر دیکھے جانے والے علیم آئی سی سی امپائر آف دی ایئر (2009-2011) کے لیے ڈیوڈ شیفرڈ ٹرافی کے تین بار فاتح بھی ہیں۔ 56 سالہ علیم نے 1986 سے 1998 کے درمیان 17 فرسٹ کلاس اور 18 لسٹ اے میچز کھیلے۔ انہوں نے 1998 کی قائداعظم ٹرافی کے دوران فرسٹ کلاس امپائرنگ کا آغاز کیا، 2003 سے 2023 تک انہوں نے امپائرز کے آئی سی سی ایلیٹ پینل میں خدمات انجام دیں، جہاں انہوں نے اپنی انتظامی مہارت، کھیل کے حالات کی سمجھ بوجھ، پرسکون رویے اور شاندار فیصلہ سازی کے لیے عالمگیر شہرت حاصل کی۔ وہ ان دنوں پی سی بی کے ایلیٹ پینل کا حصہ ہیں اور آئی سی سی کے بین الاقوامی پینل کے چار پاکستانی امپائرز میں سے ایک ہیں جس کی وجہ سے وہ ون ڈے انٹرنیشنل اور ٹی ٹوئنٹی انٹرنیشنل میں امپائرنگ کے اہل ہیں۔ پاکستانی امپائر علیم ڈار نے اب تک ریکارڈ 145 ٹیسٹ، 231 ون ڈے انٹرنیشنل، 72 ٹی 20 انٹرنیشنل، 5 ویمنز ٹی 20 انٹرنیشنل، 181 فرسٹ کلاس میچز، اور 282 لسٹ اے میچز میں امپائرنگ کی ہے۔ علیم ڈار کا ریٹائر ہونے کے اپنے فیصلے پر کہنا ہے کہ تقریباً 25 سال سے امپائرنگ میری زندگی رہی ہے اور میں نے اس نسل کے عظیم ترین کھلاڑیوں پر مشتمل چند انتہائی یادگار میچوں میں امپائرنگ کرنے کا اعزاز حاصل کیا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ اپنے پورے کریئر میں کھیلوں کے اعلیٰ معیار کو برقرار رکھنے کی کوشش کی ہے اور دنیا کے چند بہترین میچ آفیشلز کے ساتھ کام کرنا اعزاز کی بات ہے، تاہم تمام عظیم سفر بالآخر اختتام کو پہنچتے ہیں اور اب وقت آ گیا ہے کہ میں اپنے سماجی اور چیریٹی کاموں پر پوری توجہ مرکوز کروں۔ انہوں نے کہا کہ میرا اسپتال پروجیکٹ اور دیگر اقدامات میرے دل کے بہت قریب ہیں اور انہیں میری پوری لگن اور توجہ کی ضرورت ہے۔ علیم ڈار کا کہنا ہے کہ اپنے ساتھیوں کی غیر متزلزل حمایت کے ساتھ امپائرنگ میں تقریباً وہ سب کچھ حاصل کرنے کے بعد جس کی میں نے خواہش کی تھی، میں یہ بھی محسوس کرتا ہوں کہ ایک طرف ہو جانا اور ابھرتے ہوئے امپائرز کو ابھرنے اور چمکنے دینے کا یہ صحیح وقت ہے۔ انہوں نے کہا کہ مجھے امید ہے کہ انہیں بھی کرکٹ کے عظیم کھیل پر اپنی شناخت بنانے اور فخر کے ساتھ پاکستان کی نمائندگی کرنے کے ایسے ہی مواقع ملیں گے، میں اس سیزن میں امپائرنگ کرتا رہوں گا جو میرا آخری سیزن ہوگا۔ علیم ڈار کا کہنا تھا کہ میچ آفیشلز کی اگلی نسل کی رہنمائی اور معاونت کے لیے پرعزم ہوں اور میں اس عظیم شعبے میں کریئر بنانے والوں کی رہنمائی کے لیے ہمیشہ دستیاب رہوں گا۔

ہندوستان اور بنگلہ دیش کے درمیان ٹیسٹ میچ کے دوسرے دن کا کھیل بارش کی بھینٹ چڑھا

کانپور: (یو این آئی) ہندوستان اور بنگلہ دیش کے درمیان سیریز کے دوسرے اور آخری ٹیسٹ میچ کے دوسرے دن کا کھیل ہفتہ کو بارش کی بھینٹ چڑھ گیا۔ بارش اور خراب موسم کی وجہ سے پہلے دن صرف 35 اوورز کرائے جا سکے جس میں بنگلہ دیش نے اپنی پہلی اننگز میں تین وکٹوں کے نقصان پر 107 رنز بنائے۔ کل رات سے وقفے وقفے سے جاری بارش آج صبح 11 بجے کے قریب تھم گئی تھی، حالانکہ وقفے وقفے سے ہونے والی ہلکی بارش نے کور کو ہٹانے نہیں دیا۔ آن فیلڈ امپائرز نے دوپہر 2 بجے آخری بار گراؤنڈ کا معائنہ کیا اور پچ کیوریٹر سے بات کرنے کے بعد دن کا کھیل منسوخ کرنے کا باضابطہ اعلان کیا۔ اس سے قبل دونوں ٹیمیں وقت پر گراؤنڈ پہنچ چکی تھیں لیکن انہیں ڈریسنگ روم سے باہر آنے کا موقع بھی نہیں ملا جس کی وجہ سے دونوں ٹیمیں مایوس ہو کر 1130 بجے کے قریب ہوٹل واپس لوٹ گئیں۔ محکمہ موسمیات نے اتوار کی صبح بھی بارش کی پیش گوئی کی ہے تاہم دوپہر میں موسم صاف اور دھوپ نکلنے کی توقع ہے جس کے باعث میچ اب بھی دلچسپ رہنے کی توقع ہے۔ ہندوستان اور بنگلہ دیش کے درمیان دوسرے ٹیسٹ کا دوسرا دن بھی بارش سے متاثر رہا۔ بنگلہ دیش نے 107 رنز پر 3 وکٹوں کے نقصان سے اپنی اننگز شروع کرنی تھی لیکن مسلسل بارش کی وجہ سے یہ ممکن نہ ہو سکا کانپور: ہندوستان اور بنگلہ دیش کے درمیان دوسرے ٹیسٹ کا دوسرا دن بھی بارش سے متاثر رہا اور ہفتہ کو پہلے سیشن میں ایک بھی گیند نہیں پھینکی جا سکی۔ بنگلہ دیش نے 107 رنز پر 3 وکٹوں کے نقصان سے اپنی اننگز شروع کرنی تھی لیکن مسلسل بارش کی وجہ سے یہ ممکن نہ ہو سکا۔ پہلے ٹیسٹ میچ میں تین دن بارش کی پیشگوئی کی گئی تھی، جس کی تصدیق ہفتہ کے دن پہلے سیشن کے ختم ہونے سے ہو گئی۔ اس سے قبل جمعہ کو پہلے دن بھی بارش نے کھیل میں خلل ڈالا تھا اور صرف 35 اوورز کا کھیل ممکن ہو سکا تھا۔ اس دوران بنگلہ دیش نے 3 وکٹوں کے نقصان پر 107 رنز بنائے تھے۔ جمعہ کی رات کی بارش کی وجہ سے میدان گیلا تھا اور کھیل میں تاخیر ہوئی لیکن اس دوران بائیں ہاتھ کے بلے باز شادمان اسلام اور کپتان نجم الحسن شانتو نے ذمہ داری سے بیٹنگ کی اور اپنی ٹیم کو مستحکم کرنے کی کوشش کی۔ تاہم، جیسے ہی بارش دوبارہ شروع ہوئی۔

نئی دہلی میں بین الاقوامی میچوں کی واپسی سے لیجنڈ خوش

نئی دہلی: (یو این آئی) ایک دہائی کے انتظار کے بعد نئی دہلی میں بین الاقوامی میچوں کی واپسی سے سابق ہندوستانی ہاکی لیجنڈ ہر بندر سنگھ اور ظفر اقبال بہت پرجوش ہیں۔ نئی دہلی کے میجر دھیان چند نیشنل اسٹیڈیم میں ہندوستانی ہاکی ٹیم 23 اور 24 اکتوبر کو اولمپک کی سلور میڈلسٹ کا مقابلہ کرے گی۔ طویل عرصے کے بعد ہونے والے اس میچ کو دیکھنے کے لئے ہاکی انڈیا نے کئی سابق ہاکی اسٹارز کو مدعو کیا ہے۔ ہندوستان نے آخری بار جنوری 2014 میں میجر دھیان چند نیشنل اسٹیڈیم میں ہیرو ہاکی ورلڈ لیگ کا فائنل کھیلا تھا۔ اولمپک میں 1964 ٹوکیو گولڈ، 1968 میکسیکو برونز اور 1972 میونخ برونز میڈلسٹ پدم شری ہر بندر سنگھ نے کہا، 1972 میں، میں نے آخری بار دہلی میں قومی ٹیم کے لیے ہاکی کھیلی تھی۔ مجھے یاد ہے کہ شیواجی اسٹیڈیم کھچا کھچ بھرا ہوا تھا اور شائقین کھڑے ہو کر ہمارا جوش و خروش بڑھا رہے تھے۔ مجھے یقین ہے کہ بہت سارے شائقین ہندوستان اور جرمنی کا جوش و خروش بڑھانے کے لئے بھی آئیں گے۔ آخرکار وہ ایک دہائی کے بعد ایک اعلیٰ سطحی بین الاقوامی میچ دیکھیں گے۔ 1980 کے ماسکو اولمپکس میں گولڈ میڈلسٹ اور دہلی میں 1982 کے ایشیائی کھیلوں میں چاندی کا تمغہ جیتنے والی ٹیم کے کپتان ظفر اقبال نے کہا، "ہمارے دور میں ہاکی کے بہت بڑے مداح تھے۔ نہرو گولڈ کپ، ایشین گیمز اور دیگر بین الاقوامی میچوں جیسے ایونٹس میں بہت سارے حامیوں نے شرکت کی اور جن بڑے اسٹیڈیموں میں ہم کھیلے، ان میں ہمیشہ جوش و خروش کا ماحول تھا۔ جرمنی ایک سخت ٹیم ہے، ہم نے انہیں ٹوکیو اولمپکس میں شکست دی اور کانسی کا تمغہ حاصل کیا۔ حال ہی میں پیرس میں سیمی فائنل میں ان سے مقابلہ ہوا تھا، لہٰذا مجھے یقین ہے کہ ہندوستانی ٹیم ان سے آگے نکلنے کے لئے پوری کوشش کرے گی۔ پچھلے سال، چنئی نے مردوں کی ایشین چیمپئنز ٹرافی کی میزبانی کی، جب کہ رانچی نے خواتین کی ایشین چیمپئنز ٹرافی اور ایف آئی ایچ ہاکی اولمپک کوالیفائرز کی میزبانی کی۔ آنے والے نومبر میں، بہار کا راجگیر خواتین کی ایشین چیمپئنز ٹرافی کی میزبانی کرے گا۔

ہندوستان کی مہم کا اختتام

ترشا جولی۔گایتری گوپی چند کی شکست کے ساتھ ہوا

مکاؤ: (یو این آئی) ترشا جولی اور گایتری گوپی چند کی جوڑی کے ہفتہ کو مکاؤ اوپن 2024 بیڈمنٹن ٹورنامنٹ کے خواتین کے ڈبلز سیمی فائنل میں چینی تائی پے کی ہنگ این زو اور ہسی پی شان سے ہارنے کے بعد ہندوستان کی مہم بھی ختم ہو گئی۔ عالمی بیڈمنٹن رینکنگ میں 23 ویں نمبر پر موجود ترشا جولی اور گایتری گوپی چند کو چائنیز تائپے کی 54 ویں رینک کی لڑکیوں نے صرف ایک گھنٹے کے کھیل میں 17-21، 21-16، 10-21 سے شکست دی۔ پہلے گیم میں اچھی شروعات کرتے ہوئے چائنیز تائپے کی جوڑی نے 13-8 کی برتری حاصل کی۔ تاہم، ہنگ اور ہسیہ کی جوڑی نے اگلے آٹھ میں سے چھ پوائنٹس لے کر پہلا گیم جیت لیا۔ تیسری سیڈ ترشا اور گایتری نے دوسرے گیم میں شاندار واپسی کی اور میچ میں واپسی کا راستہ اپنایا۔ ہندوستانی جوڑی نے دوسرا گیم 21-16 سے جیتا۔ بی ڈبلیو ایف سپر 300 ٹورنامنٹ کے فائنل میں جگہ بنانے کے مقصد کے ساتھ چینی تائپے کی ٹیم نے فیصلہ کن مقابلے میں ایک بار پھر ہندوستانی شٹلرز پر دباؤ ڈالا اور ان کے خلاف شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے 21-10 سے گیم جیت لیا۔ اس طرح سیمی فائنل میچ جیت کر فائنل میں اپنی جگہ یقینی بنا لی۔ یہ تیسرا موقع ہے جب اس سال بی ڈبلیو ایف ورلڈ ٹور ٹورنامنٹ میں ہنگ اور ہسیہ نے تریشا اور گایتری کو شکست دینے میں کامیابی حاصل کی ہے۔ ہندوستانی جوڑی نے یو ایس اوپن 2024 میں دونوں ٹیموں کے درمیان پہلے مقابلے میں جیت حاصل کی تھی، لیکن تائی پے کی جوڑی کینیڈا اوپن اور چائنا اوپن میں ٹاپ پر رہی۔ ترشا اور گایتری جون میں سنگاپور اوپن بی ڈبلیو ایف سپر 750 ایونٹ کے سیمی فائنل میں بھی پہنچی تھیں، لیکن اس سال اب تک کوئی ٹائٹل نہیں جیت سکیں۔

سنتوش کی ہیٹ ٹرک، سی آئی ایس ایف اور ہندوستان ایف سی نے اپنے میچ جیتے

نئی دہلی: (یو این آئی) ڈی ایس اے پریمیئر لیگ میں جمعہ کو کھیلے گئے یکطرفہ مقابلے میں سی آئی ایس ایف نے ترون سنگھا فٹبال کلب کو 5-0 سے شکست دے کر بڑی جیت کے ساتھ اپنا کھاتہ کھولا۔ دن کے دوسرے میچ میں پہلی لیگ کی فاتح وائیکا ایف سی کو ہندوستان ایف سی کے ہاتھوں ایک گول سے شکست کا منہ دیکھنا پڑا۔ آج یہاں امبیڈکر اسٹیڈیم میں کھیلے گئے میچ میں سنتوش نے تین گول کر کے ہیٹ ٹرک بنا کر سی آئی ایس ایف کی جیت میں بڑا حصہ ڈالا۔ دوسرے میچ میں ہندوستان ایف سی کے لیے فاتحانہ گول تھنگمین لین میساو نے لمبی سیٹی سے پہلے دی گئی پنالٹی سے کیا۔ اگرچہ تھانگمین کو مین آف دی میچ قرار دیا گیا لیکن میچ کے ہیرو وائیکا کے گول کیپر یش کلکرنی تھے جنہوں نے کئی مواقع پر خوبصورت بچاؤ کیا۔ سی آئی ایس ایف کے لیے سنتوش نے چھٹے منٹ میں گول کر کے ٹیم کا کھاتہ کھولا اور آخری منٹ میں ٹیم کا پانچواں گول کر کے اپنی ہیٹ ٹرک مکمل کی۔ انہیں ان کے شاندار کھیل پر مین آف دی میچ سے نوازا گیا۔ سنتوش تیسری پریمیئر لیگ میں ایسا کرنے والے پہلے کھلاڑی ہیں۔ بھولا سنگھ اور آدتیہ نے ایک ایک گول کیا۔ نارتھ ایسٹ کے کھلاڑیوں سے سجے ترون سنگھا نے کچھ چالیں چلیں لیکن سی آئی ایس ایف کے مضبوط دفاع اور گول کیپر مہاتو نے بہتر بچاؤ کیا۔ پریمیئر لیگ کی فاتح وائیکا اور ہندوستان ایف سی کے درمیان کھیلا جانے والا پہلا میچ رولر کوسٹر رائیڈ تھا۔ اگرچہ ہندوستان نے بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کیا، لیکن فارورڈ لائن کی کوششوں کو گولی یش کلکرنی نے بار بار ناکام بنایا۔ یش نے نصف درجن خوبصورت سیو بنا کر وائیکا کو بڑی شکست سے بچا لیا۔ ایک بات تو طے ہے کہ پریمیئر لیگ کی پہلی فاتح وائیکا میں اس مرتبہ وہ چمک نظر نہیں آئی۔ دوسرے میچ میں ہندوستان ایف سی کے لیے فاتحانہ گول تھنگمین لین میساو نے لمبی سیٹی سے پہلے دی گئی پنالٹی سے کیا۔ اگرچہ تھانگمین کو مین آف دی میچ قرار دیا گیا۔

کانپور ٹیسٹ کے دوران بنگلہ دیشی مداح بیہوش

کانپور: (یو این آئی) کانپور میں ہندوستان اور بنگلہ دیش کے درمیان کھیلے جانے والے ٹیسٹ میچ کے پہلے دن جمعہ کو گرین پارک اسٹیڈیم کمپلیکس میں کھیل کے دوران اس وقت افراتفری مچ گئی جب بنگلہ دیشی ٹیم کا ایک مداح سڑک پر بے ہوش ہو کر گر گیا۔ اسسٹنٹ پولیس کمشنر ابھیشیک کمار پانڈے نے بتایا کہ ٹائیگر نامی بنگلہ دیشی شہری آج اسٹیڈیم کمپلیکس کے گیٹ نمبر سات کے قریب بے ہوش ہو کر گر گیا، جسے فوری طور پر اٹھا کر میڈیا گیلری لایا گیا اور ابتدائی طبی امداد دی گئی۔ کرکٹ شائق کے بے ہوش ہونے کی وجہ امس بھری گرمی بتائی جا رہی ہے۔ ان کی حالت اب ٹھیک ہے لیکن احتیاط کے طور پر ان کی مدد کے لیے ایک کارکن کو مقرر کیا گیا ہے۔ انہوں نے بنگلہ دیشی مداح کے ساتھ مار پیٹ کے واقعے کو محض افواہ قرار دیتے ہوئے کہا کہ وہ اب بالکل ٹھیک ہیں۔ اس سے قبل کچھ میڈیا رپورٹس میں کہا گیا تھا کہ میڈیا گیلری کے باہر سڑک پر ٹائیگر کی پوشاک میں ایک نوجوان کے ساتھ کھیلوں کے مقامی شائقین نے مار پیٹ کی۔ الزام ہے کہ بنگلہ دیشی شہری اپنی ٹیم کا خوش بڑھانے کے ساتھ ہندوستانی فاسٹ بالر محمد سراج کو گالی دے رہا تھا جس کی وہاں بیٹھے کچھ مقامی نوجوانوں نے مخالفت کی تھی۔ بنگلہ دیشی مداح جیسے ہی باہر آیا، نوجوانوں نے اسے گھیر لیا اور مبینہ طور پر مارا پیٹا تاہم سیکیورٹی اہلکاروں نے فوری کارروائی کرتے ہوئے نوجوان کو اٹھا کر کرسی پر بٹھایا اور پانی پلا کر اس کی خیریت دریافت کی۔

ہیرو ویمنز انڈین اوپن میں سرفہرست ہندوستانی اور بین الاقوامی کھلاڑی حصہ لیں گی

نئی دہلی: (یو این آئی) یورپی ٹور (ایل ای ٹی) سیزن کے سات فاتح اور دیگر سرکردہ بین الاقوامی کھلاڑی جنوبی ایشیا کے خواتین کے سب سے بڑے گولف مقابلے ہیرو ویمنز انڈین اوپن کے 16 ویں ایڈیشن میں حصہ لیں گی۔ ڈی ایل ایف گولف اینڈ کنٹری کلب میں 24 سے 27 اکتوبر تک منعقد ہونے والے اس ٹورنامنٹ کا انعامی فنڈ 000,400 امریکی ڈالر ہے۔ اس میں کرسٹین وولف، کیملی شیولیئر اور کیرولین ہیڈوال کے ساتھ 2024 سیزن کے فاتحین کے ساتھ ساتھ ہندوستان کے سرفہرست کھلاڑی بھی شامل ہونے کی امید ہے۔ ہیرو موٹو کارپ کے ایگزیکٹو نائب صدر سنجے بھان نے کہا کہ "ہیرو ویمنز انڈین اوپن نہ صرف ہندوستان کا پریمیئر گولف ٹورنامنٹ ہے بلکہ لیڈیز یورپین ٹور (ایل ای ٹی) کیلنڈر کا ایک اہم حصہ بھی ہے۔ ہمیں ہر ایڈیشن کے ساتھ ٹورنامنٹ کی عالمی ساکھ بڑھتے دیکھ کر فخر ہے۔ ہیرو میں ہم کھیلوں کو فروغ دینے، کھلاڑیوں کو بااختیار بنانے اور عمدگی کو فروغ دینے کے لیے پرعزم ہیں۔ ہم ویمنز گولف ایسوسی ایشن آف انڈیا (ڈبلیو جی اے آئی) کو ہندوستان میں خواتین کے گولف کو فروغ دینے میں ان کے غیر معمولی کام کے لیے سراہتے ہیں اور ایل ای ٹی کے ساتھ اپنی طویل مدتی شراکت کو جاری رکھنے پر بہت خوش ہیں۔ ہم ایک اور دلچسپ ایڈیشن کے منتظر ہیں اور تمام کھلاڑیوں کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کرتے ہیں۔

ٹاپس نے ڈی پی ایل، یو پی ایل اور اتراکھنڈ پریمیئر لیگ ٹیموں کیلئے اسپانسرشپ کا کیا اعلان

نئی دہلی: جی ڈی فوڈز ایم ایف جی (آئی) پرائیویٹ لمیٹڈ (ٹاپس) نے دہلی پریمیئر لیگ، اتر پردیش پریمیئر لیگ اور اتراکھنڈ پریمیئر لیگ میں حصہ لینے والی ریاستی سطح کی کرکٹ ٹی 20 ٹیموں کے لیے اسپانسرشپ کا اعلان کیا ہے۔ ٹاپس دہلی نے پریمیئر لیگ میں مرد و خواتین کی جنوبی دہلی سپر اسٹارز اور نارتھ دہلی اسٹرائیکرز دونوں ٹیموں کو اسپانسر کیا ہے، جس سے دارالحکومت میں ٹیلنٹ کو فروغ دیا جا سکے اور کھلاڑیوں کو ضروری مدد فراہم کی جا سکے۔ یو پی پریمیئر لیگ میں ٹاپس کانپور سپر اسٹارز نے مردوں اور خواتین کی ٹیموں کے لیے ایک ایسوسی ایٹ پارٹنر کے طور پر شمولیت اختیار کی ہے۔ اس سے اتر پردیش میں مسابقتی جذبے اور کھلاڑیوں کی ترقی کو فروغ ملے گا۔ اس کے علاوہ ٹاپس نے اتراکھنڈ میں ابھرتے ہوئے کرکٹ ٹیلنٹ کے فروغ اور ویزیبلٹی کو یقینی بناتے ہوئے اتراکھنڈ پریمیئر لیگ میں نینی تال ایس جی پاپرس مردوں اور خواتین کی کرکٹ ٹیموں کے لیے اپنے تعاون میں اضافہ کیا ہے۔ اس موقع پر جی ڈی فوڈز کے وائس چیئرمین ڈاکٹر نتن سیٹھ نے ان تنظیموں کے لیے اپنے جوش و جذبے کا اظہار کرتے ہوئے کہا "ٹاپس میں، ہم کھیلوں کی طاقت پر یقین رکھتے ہیں جو کمیونٹیز کو متحد کرنے اور افراد کو متاثر کرتی ہے۔ ان ٹیموں کی حمایت کرتے ہوئے، ہم نوجوان کھلاڑیوں کو قومی اسٹیج پر اپنی شناخت بنانے اور ہندوستان کا نام روشن کرنے اور کھلاڑیوں کی اگلی نسل کی حوصلہ افزائی کرنے میں مدد کرنے کی امید کرتے ہیں۔"

ہندوستان کی انڈر ۲۰ فٹ بال ٹیم کو ایران نے ۱۔۰ سے دی شکست

وینٹیانے (لاؤس): (یو این آئی) ہندوستانی فٹ بال ٹیم کو اے ایف سی انڈر-20 ایشیائی کپ کوالیفائر کے گروپ جی کے میچ میں جمعہ کو چار بار کی چیمپئن ایران نے 1-0 سے شکست دی۔ ہندوستان کی انڈر 20 ٹیم نے آج یہاں کھیلے گئے میچ میں شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ لیکن 88 ویں منٹ میں ایران کے یوسف مزرہ نے ہندوستانی گول کیپر پریانش دوبے کو حیران کرتے ہوئے گول داغ کر اپنی ٹیم کی فتح پر مہر ثبت کر دی۔ اس جیت کے ساتھ ایران چھ پوائنٹس کے ساتھ گروپ میں سرفہرست ہے۔ ہندوستان کی انڈر 20 ٹیم دو میچوں میں تین پوائنٹس کے ساتھ گروپ میں دوسرے نمبر پر ہے۔

اولمپکس میں بڑھتا سیاسی اثر و رسوخ

جاپانی آٹو کمپنی ٹویوٹا کا اسپانسرشپ ختم کرنے کا اعلان

جاپانی آٹو کمپنی ٹویوٹا کے چیئرمین نے کہا ہے کہ اولمپکس میں بڑھتے ہوئے سیاسی اثر و رسوخ کی وجہ سے کھلاڑیوں کو درپیش مشکلات کے پیش نظر ہم اولمپکس میں اپنی اسپانسرشپ ختم کرنے جا رہے ہیں۔ ٹویوٹا نے 2015 میں انٹرنیشنل اولمپک کمیٹی (آئی او سی) کے ساتھ 10 سالوں پر مشتمل اسپانسرشپ معاہدہ کیا تھا۔ کمپنی کے چیئرمین آکیو ٹویوڈا نے اپنے یوٹیوب چینل پر اپ لوڈ کی گئی پوڈ کاسٹ کی قسط میں اعلان کرتے ہوئے بتایا کہ پیرس گیمز ختم ہونے کے بعد کمپنی نے معاہدہ ختم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ آکیو ٹویوڈا نے کہا کہ میں کچھ عرصے سے سوچ رہا تھا کہ کیا یہ ایونٹ واقعی کھلاڑیوں کو ترجیح دے رہا ہے، یہ بہت تیزی سے سیاسی ہوتا جا رہا ہے۔ چیئرمین نے کہا کہ اس معاہدے سے دستبرداری کا مطلب یہ ہے کہ فی الحال ٹویوٹا کی مصنوعات پر موجود اولمپکس کے لوگو کو ختم کر دیا جائے گا اور یہ گاڑیاں اب ایونٹ میں مدد کے لیے فراہم نہیں کی جائیں گی۔ سرکاری نشریاتی ادارے این ایچ کے کا کہنا ہے کہ کمپنی پیرالمپکس اسپانسر شپ کا معاہدہ بھی ختم کر رہی ہے۔ آکیو ٹویوڈا نے امریکی آٹو ڈیلرز کو بتایا کہ میرے لیے اولمپکس کا مقصد زندگی کے ہر شعبے سے تعلق رکھنے والے کھلاڑیوں کو دیکھنا ہے جو تمام چیلنجز کا سامنا کرتے ہوئے ناممکن اہداف کو حاصل کرتے ہیں۔ ٹویوٹا نے یہ واضح نہیں کیا کہ وہ کن سیاسی اثر و رسوخ کے پیش نظر یہ فیصلہ کر رہے ہیں۔ کار ساز کمپنی نے ایک اور جاپانی کمپنی پیناسونک کی پیروی کرتے ہوئے اولمپکس سے وابستگی ختم کرنے کا اعلان کیا۔ پیناسونک نے رواں ماہ کے دوران انتظامی امور کا حوالہ دیتے ہوئے ایونٹ سے دستبرداری کا اعلان کیا تھا۔ الیکٹرونکس کمپنی نے کہا کہ ہم نے انٹرنیشنل اولمپک کمیٹی کے ساتھ اس بات پر اتفاق کیا ہے کہ دسمبر میں موجودہ معاہدہ ختم ہونے پر ہم ہم اپنے اسپانسرشپ معاہدے میں توسیع نہیں کریں گے۔ پیناسونک 1987 میں اولمپک کھیلوں کا باضابطہ عالمی شراکت دار بن گیا تھا جس کے بعد اس نے 2014 سے پیرالمپکس میں بھی اسپانسرشپ کی لیکن بعد میں اس نے معاہدے کو ختم کرنے کا فیصلہ کیا۔ پیناسونک نے تفصیلات بتائے بغیر کہا کہ اس جائزے کے نتیجے میں اور آئی او سی کے ساتھ وسیع مشاورت کے بعد فریقین نے اولمپک اور پیرالمپک پارٹنر معاہدے کی تجدید سے گریز کرنے پر اتفاق کیا۔

Property

3BHK|Sale|1080Crpt w/Deck|Nr Hirandandani, Powai|2 parking|Reptd bldr|Higher Flr|open views|Low density|All Communities|2.39cr All.incl|WA

9820748652

CENTRAL RAILWAY

ڈپٹی چیف الیکٹریکل انجینئر (کونسٹ) دادر آفس

کھر باؤ یارڈ ریموڈلنگ کیلئے او۔ایچ۔ای۔ کا کام

ڈپٹی چیف الیکٹریکل انجینئر (کونسٹ) دادر، تلک برج کے قریب، مغربی ریلوے کے پلیٹ فارم نمبر 5 کے سامنے، دادر (مغربی) ممبئی 028 400 - صدر ہند کی جانب سے ویب سائٹ کے ذریعے معزز ٹھیکیداروں سے مندرجہ ذیل کام کے لیے آن لائن اوپن ٹینڈرز مطلوب ہے۔ کام کا نام: سینٹرل ریلوے کے ممبئی ڈویژن میں کھر باؤ یارڈ ریموڈلنگ کے سلسلے میں 25KV AC OHE کی ڈیزائن، مواد کی فراہمی، ترمیم، تعمیر، جانچ، اور کمیشننگ۔ تخمینہ: کام کی کل لاگت -/7,84,48,607 (روپے سات کروڑ چوراسی لاکھ اڑتالیس ہزار چھ سو سات)۔ ارنسٹ منی ویب سائٹ ireps.gov.in کی رہنمائی کے مطابق: -/5,42,300 (روپے پانچ لاکھ بیالیس ہزار تین سو روپے)۔ تکمیل کی مدت: 12 (بارہ) مہینے بشمول مانسون۔ ٹینڈر فارم کی قیمت: NIL۔ پیشکش کی میعاد: 60 (ساٹھ) دن۔ ویب سائٹ: ٹینڈر نوٹس اور ٹینڈر دستاویز کو ویب سائٹ ireps.gov.in سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔ جمع کرنے کی تاریخ اور وقت: 2024.10.18 کو 15:00 بجے تک۔ ٹینڈر کھولنے کی تاریخ اور وقت: 18 202410 کو 15:00 بجے کے بعد۔ نوٹ: ممکنہ ٹینڈر دہندگان سے عرض ہے کہ اپنی پیشکشوں کو الیکٹرانک طور پر ٹینڈر کرنے سے پہلے، وہ شرائط و ضوابط، اہلیت کے معیار، ای۔ایم۔ڈی کی قیمت نیز ٹینڈر شدہ دستاویز جمع کرنے کا طریقہ وغیرہ سے متعلق ٹینڈر کی تفصیلات کے لیے CRIS ویب سائٹ ireps.gov.in سے رجوع کریں۔

اوپن ٹینڈر نوٹس نمبر

LCF/DR/OHE/471/2024/7، تاریخ۔27.09.2024

ٹکٹوں کیلئے UTS APP ڈاؤن لوڈ کریں 445

اطلاع عام

اس نوٹس کے ذریعے تمام لوگوں کو مطلع کیا جاتا ہے کہ ہمارے مؤکل نے غیر کاشت شدہ اور زرعی زمینیں خریدنے پر اتفاق کیا ہے جو درج ذیل زمین کے مالکان کے زیر ملکیت اور زیر قبضہ ہیں۔ تاہم، جس کے پاس مندرجہ ذیل ضمیموں میں مذکورہ اراضی پر کوئی حق، سود، ملکیت یا کسی قسم کا بوجھ، رہن، عطیہ، انعام، لیز یا کوئی اور حق ہے، وہ اس نوٹس کی اشاعت کے 14 (چودہ) دنوں کے اندر ثبوت کے ساتھ درج ذیل پتے پر ہمیں دستاویزات بھیجیں۔ اگر نہیں تو مذکورہ لین دین اس گمان پر مکمل کیا جائے گا کہ کسی کو مذکورہ اراضی کے لین دین پر کوئی اعتراض یا شکایت نہیں ہے اور اگر ایسا ہے تو اس نے اپنے تمام حقوق اور دعوے ترک کر دیئے ہیں تو مذکورہ لین دین مکمل ہو جائے گا اور اگر کسی قسم کا اس کے بعد کسی کی طرف سے اعتراض یا شکایت کی جائے تو اس کا ہم پر پابند نہیں ہوگا۔

موضع بھنار، تلاٹھی سجا-بھنار، تعلقہ بھیونڈی، ضلع تھانے میں ملحقہ

نمبر	اکاؤنٹ ہلڈر کا نام	سروے/حصہ نمبر	رقبہ فی ہیکٹر	سائز روپے پیسہ
ا۔	مبشرہ رئیس احمد انصاری آفرین عبدالقیوم انصاری صبا عبدالکریم انصاری ثناء عرفان انصاری	80/2/2/A/1 80/2/A/2	0-13-02 پوٹ کھرابہ 0-03-10 0-04-90	1.67 1-50
۲۔	اعجاز احمد عباس انصاری	80/1	2-25-00 مربع میٹر	0.31

تاریخ: ۲۹ ستمبر ۲۰۲۴ء

پتہ: 461/4، گراؤنڈ فلور، گالا نمبر-12، نندن آرکیڈ، کپ کنیری، بھیونڈی، ضلع تھانے۔

دستخط

ایڈوکیٹ دلیپ اے۔ پوتدار خریدار کا وکیل

کینوئنگ: اولمپک کا ایک ایسا کھیل جو دماغ اور جسم دونوں کیلئے فائدہ مند

نئی دہلی: (یو این آئی) کینوئنگ ایک شاندار کھیل ہے جو لوگوں کو آبی فطرت سے جوڑتا ہے۔ یہ ایک آرام دہ اور صحت مند ورزش ہے جو دماغ اور جسم دونوں کے لیے فائدہ مند ہے۔ کینوئنگ کی تاریخ کافی پرانی ہونے کے باوجود آج بھی لوگ اسے اپنی زندگی کا اہم حصہ سمجھتے ہیں۔ کینوئنگ ایک مسابقتی کھیل ہے جو سمر اولمپک گیمز میں شامل ہے۔ انسانی تاریخ کے آغاز سے ہی آبی سفر لوگوں کے لیے تفریح اور آرام کا ذریعہ رہا ہے۔ کینوئنگ بھی ان سفروں میں سے ایک ہے کینوئنگ ایک قسم کا کشتی رانی کا سفر ہے جس میں کشتی بان ایک خاص کشتی میں بیٹھتے ہیں اور ایک لمبی، دبی ہوئی لکیر میں اونچے پیڈل کا استعمال کرتے ہوئے کشتی کو پانی میں اتارنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس قسم کی کشتی کو کینو یا کینوئنگ بوٹ کہا جاتا ہے۔ کینوئنگ کا مطلب ہے ہائیک کرنا یا چلانا۔ کینوئنگ ایک فٹنس ورزش ہے جو جسم کو صحت مند رکھنے میں مدد دیتی ہے۔ اس سے جسم کا میٹابولزم بھی بڑھتا ہے جس سے صحت مند رہنے میں مدد ملتی ہے۔ کینوئنگ قدرتی طور پر آپ کے جسم میں دباؤ کو کم کرتی ہے۔ یہ خاص طور پر پرامن جگہوں پر آرام دہ محسوس کرتا ہے۔ کینوئنگ کے وقت آپ کو کینوئنگ میں محتاط رہنا ہوگا۔ یہ آپ کو ذہنی سکون فراہم کرتا ہے اور آپ کے مزاج کو بہتر بناتا ہے۔ کینوئنگ ایک سماجی سرگرمی بھی ہے جو لوگوں کو مل کر کرنے پر مجبور کرتی ہے۔ یہ آپ کو اپنے گروپ کے ساتھ وقت گزارنے اور نئے لوگوں سے ملنے کا موقع فراہم کرتا ہے۔ کینوئنگ پانی کے رابطے کا ایک اہم ذریعہ ہے اور اسے مختلف زاویوں سے دیکھا جا سکتا ہے۔ چاہے آپ سیدھے پانی پر جا رہے ہوں یا پانی کے قریب کہیں جانے کا انتخاب کر رہے ہوں، کینوئنگ آپ کو ایسی جگہوں تک پہنچنے میں مدد دیتی ہے جہاں دوسری گاڑیاں نہیں جا سکتیں۔ 16 ویں صدی میں لوگوں نے بڑی کشتی میں دریاؤں کے اندر جانا شروع کیا۔ یہ کشتی کینو کا آغاز تھا۔ یہ کشتی زمین کے نیچے سے گزرتی تھی۔ 17 ویں صدی میں، کینوئنگ کے ساتھ ایک نیا نظام سامنے آیا جس میں لوگوں نے چھوٹے کینو کا استعمال شروع کیا۔ یہ کینو بہت ہلکے تھے اور مختلف جگہوں سے بنائے گئے تھے۔ بعد میں ان کے ساتھ کینو آہستہ آہستہ مختلف انداز اور مختلف سائز میں تیار کیے گئے۔ اس کے بعد جب 19 ویں صدی میں لوگوں کا جوش و خروش بڑھ گیا تو کینوئنگ سے متعلق بہت سے ٹورنامنٹ منعقد کیے گئے۔ یہ ٹورنامنٹ آج بھی چلتے ہیں اور دنیا بھر سے کینوئنگ سے محبت کرنے والوں کو دیکھنے کا موقع فراہم کرتے ہیں۔ کینوئنگ کی بہت سی مختلف اقسام ہیں جیسے فلیٹ واٹر کینوئنگ۔ اس قسم کی کینوئنگ ان جگہوں کے لیے زیادہ موزوں ہے جہاں پانی بہت کم ہو اور کشتی پانی کے لیے کھلی ہو۔ اس کی ایک دوسری قسم وائٹ واٹر کینوئنگ ہوتی ہے۔ یہ کینوئنگ تیز رفتار ندیوں کے لیے موزوں ہے اور اس میں کچھ حد تک خطرہ بھی شامل ہے۔ اس قسم کی کینوئنگ میں کشتی کو اونچائی سے نیچے کرنے اور کشتی کو موڑنے کے لیے مستقل اسٹیئرنگ کی ضرورت ہوتی ہے۔ کینوئنگ ایک دیگر قسم ملٹی ڈے کینوئنگ کہلاتی ہے۔ اس قسم کی کینوئنگ میں کشتی کے ساتھ زیادہ وقت گزارا جاتا ہے، اس لیے اسے ملٹی ڈے کینوئنگ کہا جاتا ہے۔ یہ ایک دن کے سفر سے لے کر کئی دن کے سفر تک ہیں۔ اس کے بعد ریور کینوئنگ کا نمبر آتا ہے۔ یہ کینوئنگ دریا کی نیویگیشن کے لیے زیادہ موزوں ہے اور تیز دھاروں میں کشتی کو متوازن رکھنے کے لیے استعمال ہوتی ہے۔ کینوئنگ کی اور قسم اولڈ ٹائم کینوئنگ ہے، یہ کینوئنگ پرانی طرز کی کینوئنگ کی طرح ہے۔ یہ پرانی تکنیکوں کا استعمال کرتا ہے، جیسے کشتی کے آدھے حصے میں بلاکس بنانا، طویل جہاز رانی اور سست حرکت وغیرہ شامل ہیں۔ کینوئنگ کے لیے کچھ سامان درکار ہوتا ہے اور یہ سامان کینوئنگ کے لیے انتہائی ضروری ہے۔ کینو کی بہت سی قسمیں ہیں جیسے سواری، دھرنا، ریسنگ وغیرہ۔ ان میں پیڈل ایک اور ضروری ٹول ہے جو کینوئنگ میں استعمال ہوتا ہے۔ اس سے کینو کو پانی میں آگے بڑھایا جاتا ہے۔ یہ سامان کینو کے ساتھ آتا ہے۔ اس کے بعد کشتی کے لئے جوتے درکار ہوتے ہیں جو اس سامان کا ایک اور اہم حصہ ہیں اور جو پانی سے کینو کو اٹھانے میں مدد کرتے ہیں۔

قارئین کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ اخبار میں شائع ہونے والے کسی بھی اشتہار کے سلسلے میں اخراجات، معاملات یا لین دین کرنے سے قبل ذاتی طور پر اطمینان کرلیں۔ آپ کا محبوب روزنامہ اشتہارات شائع ہونے والے مشمولات کے دعوؤں سے واقف نہیں ہوتا۔ مشتہرین جو بھی مواد اور دعوے مشتہر کرتے ہیں ادارہ ان کی تائید یا توثیق نہیں کرسکتا لہٰذا ان کے تعلق سے ادارہ کے مالک، پرنٹر، پبلشر اور ایڈیٹر قطعی ذمہ دار نہیں ہوں گے۔ (ادارہ اردو ٹائمز)

روزنامہ اردو ٹائمز ممبئی
The Urdu Times Daily
ممبئی صفحہ
29-09-2024 | 12

صبح صادق ۵ ر بج کر ۱۵ ر منٹ
طلوع آفتاب ۶ ر بج کر ۲۸ ر منٹ
زوال آفتاب ۱۲ ر بج کر ۲۹ ر منٹ
غروب آفتاب ۶ ر بج کر ۲۸ ر منٹ

گلدستہ حدیث

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ''(فارس، روم وحبشہ کے بادشاہوں کے پاس بھیجے جانے والے خطوط پر مہر لگانے کے لیے) مہر بنوائی جو چاندی کی انگوٹھی تھی اس میں نقش تھا'' محمد رسول اللہ''(مسلم) دوسری حدیث میں ہے کہ مہر میں تین سطریں تھیں ایک میں ''محمد'' دوسری میں ''رسول'' اور تیسری سطر میں اللہ۔(بخاری) ترتیب اس طرح تھی (اللہ رسول محمد)

اپنے کاروبار کو فروغ دینے کیلئے
روزنامہ اردو ٹائمز ممبئی
کلاسیفائیڈ اشتہارات
رابطہ قائم کریں
کی اسکیم سے فائدہ اٹھائیں
+91 7666439019

حاجی علی درگاہ میں بم نصب کرنے کی دھمکی کے پیش نظر

ممبئی میں عبادت گاہوں بالخصوص شہر کی مساجد اور مندروں پر سیکورٹی بڑھادی گئی ہے

ممبئی (اسٹاف رپورٹر): ممبئی میں عبادت گاہوں بالخصوص شہر کی مساجد اور مندروں پر سیکورٹی بڑھادی گئی ہے۔ محکمہ انٹیلی جنس کی وارننگ کے پیش نظر احتیاطی تدابیر کے طور پر ممبئی میں سیکورٹی بڑھادی گئی ہے۔ دریں اثناء چند روز قبل کسی نے درگاہ حاجیالی کے دفتر میں فون کرکے بم نصب کرنے کی دھمکی دی۔ اس لیے پرہجوم مقامات اور عبادت گاہوں میں فرضی مشقیں کی جائیں گی اور تمام ڈپٹی کمشنر آف پولیس نے اپنے اپنے علاقوں میں حفاظتی انتظامات کی نگرانی کی ہے۔ جنوبی ممبئی کے کرافورڈ مارکیٹ علاقے میں پولیس کی بھاری نفری رکھی گئی تھی۔ تاہم یہ کارروائی ایک حفاظتی مشق تھی۔ پولیس نے وضاحت کی کہ آنے والے تہواروں کے موسم اور مہاراشٹر کے آئندہ اسمبلی انتخابات کے پیش نظر کرافورڈ مارکیٹ اور شہر کے دیگر اہم مقامات پر حفاظتی مشقیں کی جارہی ہیں۔ لیکن پولیس نے مزید تفصیلی معلومات دینے سے انکار کردیا۔ ایک سینئر پولیس افسر نے چیمبور میں مندر میں حفاظتی انتظامات کا معائنہ کیا، جب کہ پولیس کی طرف سے صبح کے معائنہ کے بعد ماٹونگا میں مندر کو عقیدت مندوں کے لیے بند کردیا گیا۔ مہاراشٹر اسمبلی کے

انتخابات نومبر میں ہونے کا امکان ہے۔ ذرائع نے بتایا کہ کسی بھی ناخوشگوار واقعے کو روکنے کے لیے ممبئی میں سخت حفاظتی انتظامات کیے گئے ہیں۔ تادیو پولیس نے بدھ کو حاجی علی درگاہ کے انتظامی افسر محمد احمد طاہر شیخ (42) کی شکایت پر مقدمہ درج کیا۔ افسر نے بتایا کہ تعزیرات ہند کی دفعہ 351(2)، 352، 353(2)، 353(3) کے تحت مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ ملزم نے منگل اور بدھ کو دو دھمکی آمیز فون کالز کیں۔ اس کے لیے دو مختلف موبائل استعمال کیے گئے۔ لیکن شیخ نے شکایت میں کہا ہے کہ فون کرنے والا ایک ہی شخص ہے۔ سب سے پہلے 24 ستمبر کو شام 5 بجے کے قریب ملزم نے شکایت کنندہ کے موبائل فون پر کال کی۔ شبہ ہے کہ اس نے شیخ کا موبائل ویب سائٹ سے حاصل کیا۔ میں دہلی سے پون سے بات کررہا ہوں۔ حاجی علی درگاہ میں بم نصب کیا گیا ہے اور جلد سے جلد درگاہ خالی کردیں۔ درگاہ خالی نہ کی گئی تو بمباری کی جائے گی۔ اگر کوئی اندر آیا تو اسے گولی مار کر قتل کردیا جائے گا، ملزم نے فون پر دھمکی دی۔ اس کے بعد ملزم نے ایک بار پھر فون کال کی، شکایت میں کہا گیا ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ پولس کسی قسم کا رسک نہیں لینا چاہتی کیونکہ آگے تہوار ہی تہوار ہے اس لئے احتیاطی تدابیر کے طور پر ابھی سے حفاظتی انتظام کررہی ہے نیز پولس نے عوام سے بھی اپیل کی ہے کہ اگر کوئی مشکوک شخص نظر آئے یا کوئی ایسی سرگرمی کررہا ہو جس سے نقضامن کا خطرہ پیدا ہوجائے تو اسکی اطلاع فوری طور سے پولس کو دی جائے۔

ممبئی میں بارش: ٹیکسی پر درخت گرگیا، 3 زخمی

بارش کے دوران شہر میں 11 شارٹ سرکٹ اور 8 دیواریں گرنے کی اطلاع

ممبئی (اسٹاف رپورٹر): مانسون کے پیچھے ہٹنے کے ساتھ ہی شہر میں اس ہفتے شدید بارش ہورہی ہے۔ ممبئی میں بدھ اور جمعرات کو موسلا دھار بارش ہوئی، اور جمعہ کے لیے بھی اورنج الرٹ جاری کیا گیا تھا نیز سینیچر کو بھی بارش ہوئی۔ اس ہفتے مسلسل بارش اور گرج چمک کے بعد، جمعہ کو شہر میں درختوں کی 25 شاخیں گرنے سے تین افراد زخمی ہوئے۔ سرکاری طور پر 11 شارٹ سرکٹ اور 11 دیواریں گرنے کی بھی اطلاع ملی۔ ممبئی میونسپل کارپوریشن کی ہفتہ کی صبح 8 بجے کی رپورٹ کے مطابق، پچھلے 24 گھنٹوں میں، مشرقی مضافاتی علاقوں میں 07.47 ملی میٹر، مغربی مضافاتی علاقوں میں 67.44 ملی میٹر اور شہر میں 68.43 ملی میٹر بارش ہوئی۔ ممبئی میں، اس مانسون کی کل اوسط بارش پہلے ہی سالانہ اوسط سے بڑھ چکی ہے۔ شدید بارش کے درمیان، جمعہ کی شام 6.01 بجے ممبئی کے ڈیزاسٹر مینجمنٹ سیل کو ٹیکسی پر درخت گرنے سے تین لوگوں کے زخمی ہونے کی کال موصول ہوئی۔ بی ایم سی کی رپورٹ کے مطابق یہ حادثہ رانی لکشمی چوک میں وٹھل مندر کے قریب پیش آیا۔ تینوں زخمیوں کو سیون اسپتال لے جایا گیا، جن میں سے ایک کو

مزید علاج کے لیے اسپتال میں داخل کیا گیا اور دو کو ضروری طبی امداد کے بعد فارغ کردیا گیا۔ شہر میں جمعہ کو سرکاری طور پر 11 شارٹ سرکٹ اور دیوار گرنے کے 8 واقعات بھی دیکھے گئے۔ کسی زخمی کی اطلاع نہیں ملی۔ آج کا موسم ممبئی والے الگ تھلگ حصوں میں ہلکی بارش کے ساتھ ابر آلود ماحول سے بیدار ہوگئے۔ آئی ایم ڈی کے مطابق آج (ہفتہ) شہر میں ہلکی بارش ہونے کی پیش گوئی کی گئی ہے۔ ممبئی اور تھانے کے لیے جاری کردہ پیلے رنگ کے الرٹ کو سبز کردیا گیا ہے، جو بارش کی کم توقعات کی نشاندہی کرتا ہے۔ اسی طرح، پالگھر، رائے گڑھ، پونے، اور کئی دوسرے اضلاع جو جمعہ کو اورنج الرٹ کے تحت تھے، نے بھی ان کی وارننگز کو سبز کردیا ہے، جو پہلے سے متوقع موسلا دھار بارشوں کے بجائے درمیانی بارش کی پیشن گوئی کررہے ہیں۔

وزیراعلیٰ شندے اور نتیش رانے کیخلاف مقدمہ درج کیا جائے

مسلم مخالف تبصرے کرکے نفرت پھیلانے کے الزام کے تحت ہائی کورٹ میں عرضداشت داخل

ممبئی (اسٹاف رپورٹر): ایک مفاد عامہ کی عرضی ہائی کورٹ میں دائر کی گئی ہے جس میں چیف منسٹر ایکناتھ شندے اور ایم ایل اے نتیش رانے کے خلاف مسلم مخالف تبصرے کرکے دو برادریوں کے درمیان دراڑ پیدا کرنے کا مقدمہ درج کرنے کے حکم کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ سنت مہنت رام گیری مہاراج کا پیغمبر اسلام کے بارے میں اشتعال انگیز تبصرہ کرنے کا ویڈیو سامنے آیا ہے۔ اس کے علاوہ، ایک عوامی اجلاس میں، وزیراعلیٰ ایکناتھ شندے اور ایم ایل اے نتیش رانے نے مہنت رام گیری مہاراج کے ریمارکس کی حمایت کی۔ درخواست گزار محمد وصی نے درخواست کے ذریعے دعویٰ کیا ہے کہ وزیراعلیٰ نے رام گیری مہاراج کے بیان کی حمایت کی اور پولیس کو حکم دیا کہ وہ ان کے خلاف کارروائی نہ کرے۔

درخواست گزار پیشے کے اعتبار سے وکیل ہیں۔ درخواست گزار نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ ریاست کے تقریباً تمام 36 اضلاع میں 2022 سے کم از کم 50 ہندو جن آوچ مورچہ منعقد کیے گئے، جن میں سے زیادہ تر کا اہتمام گوا میں قائم ہندو جنجاگرتی سمیتی، ایک دائیں بازو کی این جی او نے خفیہ طور پر کیا تھا۔ اس کے علاوہ ہندو جن آوچ مورچہ کی قیادت کرنے والے مقررین اقلیتوں، مسلم سماج اور وقف بورڈ کے بارے میں اشتعال انگیز بیانات دیتے ہیں۔ لو جہاد، حلال، مسلمانوں کی دکانوں کا بائیکاٹ، بازار جہاد، لینڈ جہاد، جبری تبدیلی کے بارے میں اشتعال انگیز تقریریں بھی کی جاتی ہیں اور مسلم کمیونٹی کے معاشی بائیکاٹ کا مطالبہ کیا جاتا ہے۔ اس حوالے سے خبریں بھی جاری کی گئی ہیں۔ درخواست میں یہ بھی دعویٰ کیا گیا ہے کہ سوشل میڈیا کو مسلم مخالف تقاریر یا بیانات کے لیے بھی استعمال کیا جاتا ہے، یہ سب کچھ فنڈز اکٹھا کرنے اور سیاسی فائدے کے لیے کیا جاتا ہے۔ لہٰذا درخواست گزار نے اس طرح کے مسلم مخالف بیانات کو روکنے کا مطالبہ کیا ہے اور ان لوگوں کے خلاف کارروائی کرنے کا بھی حکم دیا ہے جو دونوں برادریوں کے درمیان دراڑ پیدا کرتے ہیں۔ امکان ہے کہ یہ مفاد عامہ کی عرضی جلد ہی سماعت کے لیے آئے گی۔

دیویندر فڑنویس کے دفتر میں توڑ پھوڑ کرنے والی عورت کی شناخت ہوگئی

منترالیہ کے دو پولیس اہلکاروں کو سزا، پہلے عورت کا درد سنے گے اس کے بعد کارروائی: فڈنویس

ممبئی (اسٹاف رپورٹر) ریاست کے نائب وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس کے دفتر کے باہر ایک خاتون کے ذریعہ توڑ پھوڑ کا ایک سنسنی خیز واقعہ جمعہ کو سامنے آیا ہے۔ وزارت میں مضبوط حفاظتی نظام ہونے کے باوجود یہ خاتون دیویندر فڑنویس کے دفتر تک کیسے پہنچی؟ اس دوران ایک اہم خبر سامنے آئی ہے۔ ابتدائی تحقیقات میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ منترالیہ کے دو پولس اہلکار نائب وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس کے دفتر میں ایک خاتون کی طرف سے ہنگامہ آرائی کرنے کے معاملے میں قصوروار ہیں۔ یہ دونوں پولیس اہلکار اس روز منترالیہ کے گیٹ کے قریب گشت کررہے تھے۔ یہ سوال بھی اٹھایا جارہا ہے کہ ہنگامہ آرائی کرنے والی خاتون اس گیٹ سے کیسے داخل ہوئی جب اس کے پاس پاس نہیں تھا؟ ان دونوں پولس کانسٹیبلوں کے خلاف آج

کارروائی کا امکان ہے۔ اس معاملے میں اعلیٰ پولیس نے اعلیٰ سطحی تحقیقات کا حکم دیا ہے۔ دیویندر فڑنویس کی منترالیہ کے دفتر میں توڑ پھوڑ کرنے والی اس خاتون کا نام دھناشری سہستر ابدھے ہے۔ تخریب کاری کرنے والی عورت ذہنی مریض ہے۔ مذکورہ خاتون دادر کی ایک سوسائٹی کی رہائشی ہے۔ عورت گھر میں اکیلی رہتی ہے۔ مذکورہ خاتون کے والدین کا انتقال ہوچکا ہے اور بہن کی شادی ہوچکی ہے۔ اس خاتون نے پہلے بھی بی جے پی کے دفتر میں ہنگامہ مچادیا تھا۔ جس معاشرے میں خاتون رہتی ہے وہاں کئی بار لڑائیاں ہوچکی ہیں۔ کئی بار سوسائٹی میں چاقو لے کر گھومتے دیکھا۔ گھر کے پڑوسیوں کے دروازے پر جھاڑو دیتے ہوئے مذکورہ خاتون کا ویڈیو بھی سامنے آیا ہے۔ یہ اطلاع کہ مذکورہ خاتون پہلے بھی کئی بار وزارت میں آچکی ہے۔ مجھے بالی ووڈ اداکار سلمان خان کا نمبر دو... وہ شادی کرنا چاہتی ہے۔ کئی سیاسی لیڈروں کو فون کرکے سلمان خان کا نمبر مانگا۔ دیویندر فڑنویس نے کیا کہا؟ ہم یقیناً سمجھ جائیں گے کہ مذکورہ خاتون کیا کہہ رہی تھی اور اس نے یہ کیسے کیا۔ کیا آپ نے تجسس سے ایسا کیا؟ اس کے ساتھ کیا غلط ہے؟ ہم اسے ضرور سمجھیں گے اور درد کو دور کرنے کی کوشش کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ وہ اس بارے میں معلومات حاصل کریں گے کہ خاتون کو کس نے بھیجا ہے۔

یوپی-بہار کے مسافروں کو سنٹرل ریلوے کا تحفہ

دیوالی پر پونے سے 180 خصوصی ٹرینیں چلیں گی!

ممبئی/پونے (پریس ریلیز) دیوالی کے دوران ٹرین ریزرویشن مکمل ہونے کی وجہ سے، ریلوے مسافر سوچ رہے ہیں کہ گاؤں کیسے جائیں؟ لیکن ریلوے انتظامیہ نے اب اعلان کیا ہے کہ دیوالی کے دوران تقریباً 180 خصوصی ٹرینیں چلائی جائیں گی۔ اس سے وقت پر گاؤں جانے والے مسافروں کو بڑی راحت ملے گی۔ شمالی ہندوستان، جنوبی ہندوستان، ودربھ کے لوگ نوکریوں اور کاروبار کے سلسلے میں پونے میں رہتے ہیں۔ یہ لوگ ہر سال دیوالی کا تہوار منانے گاؤں جاتے ہیں۔

اس لیے ہر سال دیوالی کے دوران شمال کی طرف جانے والی ٹرینوں کو بہت زیادہ ہجوم کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس کے لیے لوگ دیوالی کے لیے ٹرینوں کے لیے پیشگی بکنگ کرواتے ہیں۔ دراصل اس سال دیوالی کے دوران زیادہ تر ٹرینوں کی بکنگ فل ہوچکی ہے۔ دیوالی پر گاؤں جانے والے مسافروں کی منصوبہ بندی درہم برہم ہوکر رہ گئی ہے۔ ٹرینوں میں ریزرویشن نہ ملنے کی وجہ سے مسافر دھوکہ دہی کا شکار ہورہے ہیں۔ دیوالی سے دو ماہ قبل ٹرینیں بھر جانے سے ریلوے مسافر مایوس ہوگئے ہیں۔ اس سے یہ سوال پیدا ہوا ہے کہ دیوالی پر دور دراز کے لوگ اپنے گاؤں کیسے جائیں؟ اس لیے مسافر ریلوے سے اضافی ٹرینیں چلانے کا مطالبہ کررہے تھے۔ دیوالی کے دوران مسافروں کے رش کو دیکھتے ہوئے ریلوے انتظامیہ نے پونے سے 180 اضافی ٹرینیں چلانے کا منصوبہ بنایا ہے۔ رش کے باعث مسافروں کو پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ اس کے لیے مزید ٹرینیں چلانے کا منصوبہ بنایا جارہا ہے۔ ناگپور، گورکھپور، داناپور، جہلم، آزاد ہند ایکسپریس اور پونے کی کچھ دوسری بڑی ٹرینوں میں انتظار دکھائی دے رہا ہے اور کچھ ٹرینوں میں کوئی سیٹ نہیں دکھائی دے رہی ہے۔ مسافروں کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر ریلوے انتظامیہ نے پونے ڈویژن سے 180 اضافی ٹرینوں کا منصوبہ بنایا ہے۔ اس کے علاوہ ریلوے انتظامیہ نے کہا کہ مزید ٹرینیں چلانے کا منصوبہ ہے۔ اس کے مطابق مالدہ ٹاؤن اور داناپور میں 30 سے زیادہ ٹرینیں چلانے کا منصوبہ مکمل ہوچکا ہے۔ یہ بڑی ٹرینیں ہیں پونے سے دوسری ریاستوں کے لیے بڑی ٹرینیں: پونے-داناپور، پونے-جہلم، پونے-دربھنگہ، پونے-ہاؤڑا، پونے-منڈوواڑی، پونے-گورکھپور، پونے-لکھنؤ، پونے-نظام الدین۔ ممبئی سے پونے کے راستے جنوب کی طرف جانے والی ٹرینیں: ممبئی-چنئی، ممبئی-بھونیشور، ممبئی-حیدرآباد، ممبئی-بنگلور، پونے-ناگپور۔

کاما اسپتال میں خواتین کیلئے خصوصی یورولوجی ڈیپارٹمنٹ

ملک بھر سے علاج کے لئے آنے والی خواتین کو سہولت ملے گی

ممبئی (اسٹاف رپورٹر) ممبئی اور ممبئی کے باہر کاما اسپتال میں غریب اور عام خاندانوں کی خواتین کی بڑی تعداد علاج کے لیے آتی ہے۔ ہسپتال میں یورولوجی کا شعبہ شروع کیا جارہا ہے تاکہ ان خواتین کو زیادہ سے زیادہ جدید سہولیات اور علاج مل سکے۔ اس شعبہ کے لیے درکار تمام جدید سہولیات ان سائٹس اور ٹاٹا ٹرسٹ کے ذریعے دستیاب کرائی گئی ہیں۔ کسی سرکاری ہسپتال میں یہ پہلا شعبہ ہے جو مکمل طور پر لیس اور جدید ترین ہے۔ اس شعبہ میں مریضوں کی جانچ کے لیے الگ کمرے ہیں۔ اس کمرے میں خواتین کو مختلف بیماریوں کا علاج کیا جائے گا جیسے کہ بچہ دانی کا بڑھ جانا، پیشاب کی نالی کا طوالت، پیشاب کا بے ساختہ اخراج۔ اس انتہائی جدید محکمہ کا افتتاح آنے والے دنوں میں ممبئی کے سرپرست وزیر دیپک کیسرکر، قانون ساز اسمبلی کے اسپیکر راہل نارویکر اور طبی تعلیم کے وزیر حسن مشرف کریں گے۔ یورولوجی کے شعبہ کے سربراہ ڈاکٹر۔ اپرنا ہیگڑے کو مقرر کیا گیا ہے۔ ڈاکٹر اپرنا ہیگڈے کی رہنمائی میں کاما اسپتال کی انتظامیہ اس شعبہ میں آنے والے مریضوں کے علاج کے ساتھ ساتھ اس شعبہ میں زیر تعلیم طلباء کو جدید ترین سہولیات فراہم کرنے پر توجہ دے گی۔ ڈاکٹر کاما ہسپتال کے میڈیکل سپرنٹنڈنٹ نے بتایا کہ یورولوجی ڈیپارٹمنٹ کا آؤٹ پیشنٹ ڈیپارٹمنٹ پیر تا ہفتہ صبح 9 بجے سے دوپہر 1 بجے تک کھلا رہے گا۔ تشار پالوے نے دیا۔ یورولوجی ڈیپارٹمنٹ میں طلباء کے لیے دو سالہ فیلوشپ کاما ہسپتال میں کھولے جانے والے جدید یورولوجی ڈیپارٹمنٹ سے مریضوں کے ساتھ ساتھ ہسپتال میں تربیت کے لیے آنے والے ڈاکٹروں کو بھی فائدہ ہوگا۔ اس شعبہ میں تعلیم کے لیے آنے والے مریضوں کو دو سال کے لیے اسکالرشپ دی جائے گی۔ طلباء اس اسکالرشپ سے بہت فائدہ اٹھائیں گے۔ کاما ہسپتال کے میڈیکل سپرنٹنڈنٹ نے بتایا کہ اس سے ان کے تعلیمی اخراجات کو کم کرنے میں بھی مدد ملے گی۔

پولس اسٹیشن کے اندر خاتون پولس پر قاتلانہ حملہ

ملزم خود کو چاقو مار کر زخمی حالت میں پولس اسٹیشن آیا تھا متاثرہ کانسٹبل نے بیٹھنے کے لئے کہا تو اس پر حملہ کردیا

کلیان (اسٹاف رپورٹر) الہاس نگر کے وٹھل واڑی پولیس اسٹیشن میں ڈیوٹی پر مامور ایک خاتون پولیس اہلکار کو ایک زبردست حملہ آور نے تھانے کے سیل میں بند کردیا جس نے اس پر تیز دھار چاقو سے حملہ کیا اور اسے مارنے کی کوشش کی۔ یہ واقعہ جمعرات کی صبح پیش آیا۔ اس واقعہ سے پولیس فورس میں سنسنی پھیل گئی ہے۔ شدید زخمی خاتون پولیس اہلکار کا نام شیتل بھگونت بمبلے (32) ہے۔ وہ وٹھل واڑی پولیس اسٹیشن میں ڈیوٹی پر ہے۔ حملہ آور کا نام باباصاحب جنگلو سوناونے (42، رہائش بھیم کالونی، الہاس نگر کیمپ 4) ہے۔ پولیس کے مطابق خاتون پولیس اہلکار شیتل بمبل بدھ کو رات کی نگرانی کے لیے پولیس اسٹیشن میں ڈیوٹی پر تھیں۔ ان کی ڈیوٹی جمعرات کی صبح تک تھی۔ جمعرات کی صبح جب کانسٹیبل بمبل تھانے میں تھا تو ملزم باباصاحب سونوانے تیز دھار چاقو سے خود پر وار کرنے کے بعد خون میں لت پت تھانے پہنچا۔ وہ غصے میں تھا۔ کانسٹیبل بمبلے نے ملزم باباصاحب سونوانے کو بیٹھنے کو کہا۔ وہ اس کے لیے فوری طبی علاج کے لیے سرکاری اسپتال جانے کے لیے دستاویزات تیار کررہی تھی۔ اس وقت وہ ناراض باباصاحب کو پرسکون رہنے پر آمادہ کررہی تھیں۔ پولیس تھانہ آر۔ ٹی۔ پی۔ سی۔ کمرے میں یہی چل رہا تھا۔ کانسٹیبل بمبلے اس کمرے میں اپنی کرسی پر بیٹھا تھا۔ اس سے پہلے کہ بمبلے کو کچھ معلوم ہوتا، حملہ آور باباصاحب سونوانے نے کمرے کا دروازہ بند کردیا۔ کانسٹیبل بمبلے کو پکڑ لیا گیا۔ اس سے پہلے کہ کانسٹیبل بمبلے کو کچھ معلوم ہوتا، باباصاحب نے بمبلے کے ہاتھ، گال، گردن اور پیشانی پر اپنے قریب سے تیز دھار چاقو سے وار کرکے اسے مارنے کی کوشش کی۔ بمبلے نے اسے روکنے کی بہت کوشش کی۔ کمرے کا دروازہ بند ہونے کی وجہ سے وہ خود کو بچانے کے لیے کچھ نہ کرسکے۔ بمبلے کے چیخنے کے بعد اس کے ساتھی دوڑتے ہوئے آئے اور دروازہ کھول کر حملہ آور باباصاحب کو پکڑ لیا۔ اس کے ہاتھ میں موجود تیز دھار بلیڈ پہلے ہٹایا گیا۔ اسے فوری طور پر علاج کے لیے الہاس نگر کے مدھیہ ورتی سرکاری اسپتال میں داخل کرایا گیا۔ پولیس اس کا علاج کررہی ہے۔ کانسٹیبل بمبلے کا علاج چل رہا ہے۔ بمبلے پر سر پھیرنے والے حملے سے پولیس اہلکار دنگ رہ گئے۔ پولیس اس بات کی تحقیقات کررہی ہے کہ اس نے یہ حملہ کیوں کیا کانسٹیبل شیتل بمبلے کی شکایت پر وٹھل واڑی تھانے میں باباصاحب کے خلاف سرکاری کام میں رکاوٹ ڈالنے اور جان سے مارنے کا معاملہ درج کیا گیا ہے۔ پولیس انسپکٹر وی۔ آر گوڑ معاملے کی تحقیقات کررہے ہیں۔

ممبئی میں پانچ ڈپٹی کمشنر آف پولیس کے تبادلے

ممبئی (اسٹاف رپورٹر): شہر میں پانچ ڈپٹی کمشنر آف پولیس کا تبادلہ کردیا گیا ہے۔ تیجسوینی ستپوتے کو پونے میں تعینات کیا گیا ہے جبکہ راج تلک روشن کو ریاست میں لاء اینڈ آرڈر کے اسسٹنٹ انسپکٹر جنرل آف پولیس کا عہدہ سونپا گیا ہے۔ ممبئی شہر کے پانچ ڈپٹی کمشنروں کے تبادلے کے احکامات جمعہ کو جاری کیے گئے۔ سیکورٹی ڈپارٹمنٹ کے ڈپٹی کمشنر آف پولیس گنیش گاوڑے کو سرکل پانچ، سرکل آٹھ کے ڈپٹی کمشنر آف پولیس ڈکشٹ کمار گیڈم کو سرکل نو میں، ڈیفنس ڈیپارٹمنٹ کے ڈپٹی کمشنر آف پولیس منیش کلوانیہ کو سرکل آٹھ میں تبدیل کیا گیا ہے۔ اسسٹنٹ کمشنر آف پولیس کرائم برانچ شیلیش پاسلوار کو گھاٹکوپر ڈویژن، ڈیفنس اینڈ سیکورٹی ڈویژن کے سینئر پولیس انسپکٹر راجیو شبائی کو وڈالا پولیس اسٹیشن، اینٹی کرپشن ڈویژن کے مہیش بلونترا ؤ کو ایم ایچ بی تھانے میں

ایئرپورٹ پر مگرمچھ کے 5 بچے ضبط، دو افراد گرفتار

ممبئی (اسٹاف رپورٹر): جنگلی حیات کی اسمگلنگ کی ایک اہم کارروائی میں، ممبئی کسٹمز نے چھترپتی شیواجی مہاراج بین الاقوامی ہوائی اڈے پر بچے کیمن مگرمچھ کو اسمگل کرنے کی مبینہ کوشش کے الزام میں دو مسافروں کو گرفتار کیا، مگرمچھ کے بچے ٹرالی بیگز میں ایک ڈبے کے اندر چھپائے گئے تھے۔ 02 مسافروں کو گرفتار کیا گیا تھا۔" کسٹم کے اہلکار نے بتایا کہ ممبئی کسٹمز کے ایئر انٹیلی جنس یونٹ (AIU) نے جمعہ کی رات دیر گئے بینکاک (تھائی لینڈ) سے وستارا کی پرواز پر آنے والے دو مسافروں کو روکا۔ انہوں نے کہا کہ رینگنے والے پانچ بچے پائے گئے جوان کے ہاتھ کے سامان میں ٹوتھ پیسٹ کے ڈبوں میں چھپے ہوئے تھے۔ ایک مگرمچھ کی نسل جو امریکہ کی ہے، جھیلوں، دریاؤں اور دلدلوں میں پائی جاتی ہے۔

آج سنٹرل ریلوے پر میگا بلاک؛ یہ لوکل شیڈول ہوگا

ممبئی (اسٹاف رپورٹر): سنٹرل ریلوے کے ممبئی سیکشن میں انجینئرنگ اور دیکھ بھال کے مختلف کاموں کو انجام دینے کے لیے اتوار کو ایک بلاک لیا جائے گا۔ لہٰذا، مغربی ریلوے کی طرف سے نان انٹر لاکنگ کے کاموں کے لیے، ہاربر لائن پر اپ اور ڈاؤن روٹ پر اندھیری-گورگاؤں کے درمیان ہفتہ کی رات 10 گھنٹے کا بلاک رکھا جائے گا۔ سنٹرل ریلوے مین لائن: کہاں: ماٹونگا-مولنڈ کے درمیان اپ اور نیچے ست روٹ پر کب: 11.05AM سے 03.55PM تک۔ نتیجہ: ماٹونگا مولنڈ کے درمیان اپ اور ڈاؤن ست روٹ پر لوکل سروس کو بلاک کی مدت کے دوران تیز روٹ کی طرف موڑ دیا جائے گا۔ یہ لوکل شیو، کرلا، گھاٹکوپر، وکھرولی، بھنڈوپ اور ملنڈ اسٹیشنوں پر رکیں گی۔ لہٰذا، ودیاوہار، کنجرمرگ، ناہور اسٹیشنوں پر لوکل سروس دستیاب نہیں ہوگی۔

مالیگاؤں 2008 بم دھماکہ مقدمہ: 16 رسال مکمل، انصاف کی امیدیں متاثرین کی نظروں سے اوجھل ہوتے جارہی ہیں

ممبئی (اسٹاف رپورٹر) ۲۹ رستمبر 2008 کو مہاراشٹر کے گنجان مسلم آبادی والے شہر مالیگاؤں میں ماہ رمضان کے مبارک ایام میں قلب شہر میں واقع بھکو چوک میں شکیل گڈس کمپنی کے دروازے پر بم دھماکے ہوئے تھے جسمیں 6 رلوگوں کی موت اور 101 رلوگ زخمی ہوئے تھے جس میں بوڑھے بچے اور خواتین شامل ہیں۔ مالیگاؤں 2008ء بم دھماکہ کو آج 16 رسال مکمل ہوچکے ہیں، خصوصی این آئی اے عدالت میں ٹرائل تو یومیہ کی بنیاد پر چل رہی ہے لیکن متاثرین اور انصاف پسند عوام کی نظروں سے انصاف اوجھل ہوتے جارہا ہے۔ ٹرائل کب ختم ہوگا کسی کو نہیں معلوم۔ ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ نے بھی ٹرائل جلد از جلد مکمل کیئے جانے کا حکم دیا ہے۔ سرکاری اور دفاعی گواہان کی گواہی کے بعد استغاثہ نے حتمی بحث شروع کی تھی جس کا اختتام ہوچکا ہے۔ پیر کے دن سے دفاعی وکلاء ملزمین کے دفاع میں بحث کا آغاز کریں گے۔ تقریباً دو ماہ تک سرکاری وکلاء نے بحث کی اب یہ دیکھنا ہوگا دفاعی وکلاء کتنا وقت لیں گے۔ جمعیۃ علماء مہاراشٹر (ارشد مدنی) قانونی امداد کمیٹی کی جانب سے بم دھماکہ متاثرین کی نمائندگی کرنے والے ایڈوکیٹ شاہد ندیم نے اس مقدمہ کو 16 رسال مکمل ہونے پر کہا کہ اس مقدمہ کو یہاں تک لانے کا کریڈیٹ دھماکہ متاثرین کی نمائندگی کرنے والے وکلاء کو دینا چاہئے کیونکہ اگر وہ بروقت مداخلت نہیں کرتے تو آج ٹرائل اس مقام پر نہیں پہنچتا ملزمین مقدمہ سے ڈسچارج ہوجاتے یا چارج فریم نہیں ہونے دیتے اور مالیگاؤں 2006ء بم دھماکوں کی طرح یہ مقدمہ بھی ٹھنڈے بستے میں ڈال دیا جاتا۔ بم دھماکہ کے متاثرین نے بھگواء ملزمین کو ٹرائل کا سامنا کرنے پر مجبور کیا جس وجہ سے انہیں

پروسیس پنیشمنٹ لگنے لگا۔ ایڈوکیٹ شاہد ندیم نے مزید بتایا کہ بم دھماکوں کے بعد بھگواء ملزمین کو گرفتار کرنے والی ریاستی اے ٹی ایس کی اس مقدمہ سے عدم دلچسپی تشویش کا باعث ہے۔ مرکز اور ریاست میں اقتدار کی تبدیلیوں کی وجہ سے ایجنسیوں کے رویہ میں بھی تبدیلیاں دیکھی گئیں لیکن مقدمہ کے ہر موڑ پر سیشن عدالت سے لیکر سپریم کورٹ تک بم دھماکہ متاثرین کی مداخلت نے ملزمین کو فائدہ اٹھانے سے روکے رکھا اور انہیں عدالت سے راحت نہیں ملنے دی پھر چاہئے وہ یو اے پی اے سینکشن کا ایشو ہو یا اور کوئی قانونی پہلو۔ ایڈوکیٹ شاہد ندیم نے مزید بتایا کہ 30 راکتوبر 2018ء خصوصی این آئی اے عدالت نے ملزمین کے خلاف چارج فریم کیا تھا جس کے بعد باقاعدہ گواہوں کے بیانات کا اندراج شروع ہوا جو 4 رستمبر 2023ء تک چلتا رہا اس دوران استغاثہ نے 323 رسرکاری گواہان کو عدالت میں گواہی کے لیئے پیش کیا۔ دفاعی وکلاء نے 8 ردفاعی گواہان کو عدالت میں گواہی کے لیئے حاضر کیا۔ اس مقدمہ میں ابتک 10271 ردستاویزات ایگزیبیٹ ہوئے ہیں جبکہ 404 ردستاویزات اور دیگر چیزوں کو آرٹیکل نمبر دیا گیا۔ اس مقدمہ کا سامنا کررہے سوامی دیانند پانڈے عرف سدھاکر دھر دویدی نے بم دھماکوں میں ہلاک ہونے اور زخمی ہونے والوں کی میڈیکل رپورٹ کو ماننے سے ہی انکار کردیا اور یہ کہا کہ پوسٹ مارٹم رپورٹ اور زخمیوں کی رپورٹ جعلی ہے جسے اے ٹی ایس نے تیار کیا ہے تاکہ ملزمین کو دہشت گردی جیسے سنگین الزامات میں پھنسایا جاسکے۔ ملزم کی جانب سے میڈیکل رپورٹ قبول نہیں کرنے کی وجہ سے این آئی اے کو 101 رگواہان کو عدالت میں پیش کرنا پڑی جنہوں نے بم دھماکوں کی وجہ سے ہونے والے زخموں کے تعلق سے عدالت کو بتایا، دوران جرح سوامی دیانند پانڈے کے وکلاء نے زخمی گواہوں پر الزام عائد کیا کہ وہ عدالت میں جھوٹی گواہی دے رہے ہیں اور جس زخم کی وہ بات کررہے ہیں وہ بم دھماکوں سے ہونے والے زخم نہیں ہیں۔